عشقِ محمل

از قلم فروا خالد

وہ سڑک کے کنارے کھڑی کیب کا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔جب ایک گاڑی فل سپیڈ سے آتی اس کے سامنے آن رکی تھی۔۔۔

جس کے نتیجے میں وہاں پڑا کیچڑ گاڑی کے ٹائرز سے اڑتا شفاء کے صاف شفاف لباس کو داغدار کر گیا تھا۔۔۔

شفاء نے شاکی نگاہوں سے اپنے کپڑوں کو دیکھتے اس گاڑی کے سیاہ شیشیوں کو گھورا تھا۔۔۔جن سے پار دیکھ پانا ممکن نہیں تھا۔۔۔

وہ غصے کے عالم میں آگے بڑھی تھی اور پوری قوت کے ساتھ اس گاڑی کے شیشے کو بجاتے توڑ دینے کے در پر تھی۔۔۔

"نیچے کرو شیشہ۔۔۔اندھے ہو گئے ہو کیا۔۔۔ گاڑی چلانی نہیں آتی۔۔یا پہلی بار اتنی بڑی گاڑی میں بیٹھ کر دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔"

شفاء بنا سوچے سمجھے بولنا شروع ہو چکی تھی۔۔۔

غصے کے عالم میں بے ڈھنگے الفاظ استعمال کرنا اس کی پرانی عادت تھی۔۔۔

جب اسی لمحے شیشہ نیچے کیا گیا تھا۔۔۔

جبکہ اندر بیٹھے شخص اور اس کے برابر اسلحہ سے لیس گارڈ کو دیکھ شفاء کے ہونٹوں سے بے اختیار چیخ بر آمد ہوئی تھی۔۔۔اس شخص کی رنگت سانولی

سی تھی۔۔۔بڑھی ہوئی مونچھیں اور آنکھوں پر لگی سن گلاسز۔۔۔اس شخص میں کسی قسم کی کشش موجود نہیں تھی۔۔۔

شفاء ایک دم گھبرا کر پیچھے ہٹی تھی۔۔

جبکہ وہ شخص آنکھوں سے سن گلاسز ہٹاتا دلچسپی بھری نگاہوں سے شعلہ جوالہ بنی اس لڑکی کو سر سے پیر تک گھور گیا تھا۔۔۔

شفاء کا دل چاہا تھا ایک لمحے کے اندر یہاں سے غائب ہو جائے۔۔۔مگر ان لوگوں کے ہاتھوں میں ہتھیار دیکھ اس کے قدم اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہل پائے تھے۔۔۔

اس شخص کو گاڑی سے نکلتا دیکھ شفاء کے پسینے چھوٹ چکے تھے۔۔۔

"مم۔۔میں معافی۔۔۔۔۔"

شفاء نے بولنا چاہا تھا۔۔۔ مگر اس شخص کو اپنے مقابل آکر کھڑا ہوتا دیکھ۔۔ شفاء کے ہونٹوں سے خوف کے عالم میں الفاظ گم ہوئے تھے۔۔۔ وہ بہت بہادر تھی۔۔ مگر بے وقوف نہیں تھی کہ سامنے موجود شخص کے ہاتھ میں اسلحہ دیکھ کر بھی الٹا سیدھا بولتی رہتی۔۔۔

"میں اس حرکت کے لیے معافی چاہتا ہوں۔۔۔ میرے ڈرائیور کو دیکھ کر گاڑی روکنی چاہیے تھی۔۔۔ میں اس کی اس غلطی پر بہت شرمندہ ہوں۔۔۔ اور اس کا ازالہ کرنے کو بھی تیار ہوں۔۔۔ آپ میرے ساتھ آکر اپنے لیے نیو ڈریس خرید لیں۔۔۔ اس طرح شاید میری شرمندگی کچھ کم ہو سکے۔۔۔"

وہ شفاء کے حسین چہرے پر نگاہیں گاڑھے بہت مہذب لہجے میں بولا تھا۔۔۔ سامنے کھڑی لڑکی کا بے پناہ حسن۔۔ ایسے ہی بڑے بڑوں کو مہذب بنا دیتا تھا۔۔۔

اس شخص کے منہ سے نکلے والے الفاظ شفاء کو ایک نئے شاک میں مبتلا کر گئے تھے۔۔۔ کیا اس کے کانوں نے جو سنا تھا وہ سچ تھا۔۔۔۔

"لگتا ہے آپ بہت زیادہ مائنڈ کر گئی ہیں۔۔۔"

شفاء کو خاموش بت بنا دیکھ وہ پھر سے بولا تھا۔۔۔ اس سے اپنی نگاہیں ہٹا پانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔ اس کا دل اس حسین چڑیا کو اپنی دسترس میں دیکھنے کا خواہاں ہوا تھا۔۔

اس کی بات پر شفاء کو اچانک سے ہوش آیا تھا۔۔۔

"نن نہیں۔۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ غلطی میری ہے مجھے اتنا آگے ہو کر کھڑا نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔بہت شکریہ آپ کا۔۔۔خدا حافظ۔۔۔"

شفاء اس کے دیکھنے کے انداز سے گھبراتی فوراً وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

جبکہ وہ شخص وہیں کھڑا نگاہوں سے اوجھل ہونے تک اسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔

اس بات سے انجان کے وہ اس وقت دو خون آشام نگاہوں کے حصار میں قید ہو چکا ہے۔۔۔جن کے شکار سے بچنا آسان نہیں تھا۔۔۔

"سر آپکا یہاں کھڑے رہنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔۔۔۔"

اپنے گارڈ کے کہنے پر وہ سر ہلاتا گاڑی میں جا بیٹھا تھا۔۔۔کچھ ہی لمحوں میں اس کی گاڑیاں وہاں سے نکلتی چلی گئی تھیں۔۔۔

جبکہ درختوں کے جھنڈ میں کھڑا شخص مٹھیاں بھینچے خود پر ضبط کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔

"سائیں۔۔۔۔"

اپنے پیچھے ابھرتی آواز پر وہ پلٹا تھا۔۔۔

"مولوی صاحب یہ لڑکی دوبارہ اگر اس طرح باہر آئی تو اسے میرے قہر سے کوئی نہیں بچا پائے گا۔۔۔"

وہ اپنے پیچھے کھڑے شخص کو وارننگ دیتی نگاہوں سے دیکھتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

موسم شدید ابر آلود تھا۔۔ ہلکی ہلکی بوندا باندی آہستہ آہستہ تیز بارش کا روپ دھار رہی تھی۔۔۔

لوگ بارش سے بچنے کے لیے اردگرد چھپنے کی جگہ تلاش کررہے تھے۔۔۔ روڈ پر چلتی گاڑیاں کناروں پر روک دی گئی تھیں۔۔۔

یہ طوفانی بارش شہریوں کے لیے رحمت سے زیادہ زحمت بن چکی تھی۔۔

مگر ان سب باتوں سے بے پرواہ ایک لڑکی ایسی بھی تھی۔۔ جو اس وقت اپنے دوپٹے کو کمر کے گرد باندھتے اس شدید طوفانی بارش کے باوجود وہ اپنے گھر کی پچھلی سائیڈ سے پائپ کے راستے اوپر چڑھتی

ڈرائنگ روم کی کھڑکی تک آن پہنچی تھی۔۔۔ بارش اور گیلے پائپ پر اس کے پیر کئی بار پھسلے تھے۔۔۔

مگر اس لڑکی سے ہمت نہیں ہاری تھی۔۔

وہ دو بار نیچے گری تھی۔۔۔

اس کی کہنیاں بری طرح چھل گئی تھیں۔۔۔

تکلیف کے احساس سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

لیکن اوپر تک پہنچنا اس کے لیے زندگی اور موت کا سوال تھا۔۔

اگر آج وہ اوپر نہ جا پاتی تو شاید دوبارہ ایسے موقع کے لیے زندگی بھر کے لیے اسے ترسنا پڑتا۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

وہ کھڑکی کے آگے بنے شیڈ کا سہارا لیتی وہاں اپنی بیٹھنے کی جگہ بنا چکی تھی۔۔۔

اس کی خوش قسمتی ہی تھی کہ کھڑکی کا ایک پٹ کھلا تھا۔۔۔ جہاں سے وہ باآسانی اندر جھانک سکتی تھی۔۔۔

اس کی آنکھیں روشن ہوئی تھیں۔۔۔ اتنے عرصے سے وہ جس مقصد کے لیے ہر جگہ خوار ہوتی پھر رہی تھی۔۔۔ وہ اب پورا ہونے والا تھا۔۔۔

اس نے جھک کر اندر جھانکا تھا۔۔۔ مگر اندر نظر آتا منظر اس کے ارمانوں پر جیسے پانی پھیر چکا تھا۔۔۔

اسے سامنے اپنے بابا کا چہرا واضح طور پر نظر آرہا تھا۔۔۔ وہ اسی کی جانب رخ موڑے بیٹھے تھے۔۔۔

مگر ان کے سامنے موجود شخص جس کی صورت دیکھنے کے لیے وہ یہاں تک آن پہنچی تھی۔۔۔ وہ شخص اس کی جانب سے رخ موڑے بیٹھا تھا۔۔۔

شفاء کا دل چاہا تھا یہی سے کوئی شے اٹھا کر اس کے سر پر دے مارے۔۔۔

بارش تیز سے تیز تر ہوتی جارہی تھی۔۔۔

شفاء کے لیے دیکھنا دشوار ہوا تھا۔۔۔ مگر وہ پھر بھی نجانے کتنی ہی دیر وہیں جمی رہی تھی۔۔۔ اسے اپنے ہاتھ کی انگلیاں تکلیف کے مارے ٹوٹتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

اسے وہاں ایسے کی بیٹھے پندرہ منٹ گزر چکے تھے۔۔۔ مگر وہ شخص اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں تھا۔۔۔

شفاء کو لگ رہا تھا کہ وہ کسی بھی لمحے یہاں سے گر جائے گی۔۔۔ اور اگر یہاں سے گرتی تو بچ پانا ناممکن تھا۔۔۔

اس کے باوجود وہ وہی کھڑے اس شخص کے اٹھنے کے انتظار میں تھی۔۔۔

جب بہت دیر بعد جاکر اس کی دعائیں رنگ لائی تھیں اور وہ شخص اس کے بابا کے سامنے سے اٹھا تھا۔۔۔

لمبا چوڑا سراپا اور کشادہ شانے۔۔ اس کی بے پناہ وجاہت اور شاندار پرسنیلٹی کا پتا دے رہے تھے۔۔۔

لیکن شفاء کو اس سب سے کوئی غرض نہیں تھی۔۔۔

اسے تو بس اس شخص کا چہرا دیکھنا تھا۔۔۔

اس کے بابا سے بغلگیر ہوتا وہ شخص دروازے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

شفاء کی نگاہیں اس کی جانب بالکل فکس ہوچکی تھیں۔۔۔

مگر کھڑکی کے عین سامنے رکھے ڈیکوریشن پیس نے سارا کام خراب کردیا تھا۔۔۔

وہ اس شخص کی صورت نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

جو اب وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

شفاء نے اپنی نازک ہتھیلی کا مکا بنا کر دیوار پر دے مارا تھا۔۔۔

اسے یہاں سے نیچے اترنے میں دس سے پندرہ منٹ لگ جانے تھے۔۔۔ اور تب تک اس شخص نے ان کے گھر سے نکل جانا تھا۔۔۔ وہ اس شخص کو نہ دیکھ پاتی۔۔۔۔

وہ اتنی مشکل سے اوپر تک اس لیے ہی آئی تھی کہ ہر حال میں اس کو آج دیکھ لے گی۔۔۔

مگر یہاں بھی اس کی بدقسمتی اس کو منہ چڑھا کر رہ گئی تھی۔۔۔ وہ شخص آج پھر بہت ہوشیاری کے ساتھ اس کے ہاتھ سے نکل چکا تھا۔۔۔

یہ اتفاق تھا یا پھر اس شخص کی کوئی چالاکی۔۔۔۔

شفاء اندازہ نہیں لگا پائی تھی۔۔۔

شفاء کا موڈ سخت آف ہو چکا تھا۔۔۔

ایک پل کے لیے اس کا دل چاہا تھا کہ یہیں سے نیچے جمپ لگا دے۔۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنا قصہ ہی تمام کر دے۔۔۔

مگر وہ ایسا کر پانے میں بھی بالکل بے بس تھی۔۔۔۔

شفاء کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

وہ آج پھر اپنی منزل کے نہایت قریب پہنچ کر ناکام ہوچکی تھی۔۔۔ نجانے پھر اسے ایسا موقع دوبارہ کب ملنا تھا۔۔۔

ملنا تھا بھی یا نہیں۔۔۔

شفاء بے دلی کے ساتھ نیچے اتر رہی تھی جب بے دھیانی اور آنسوؤں کی وجہ سے دھندلائی آنکھوں کی وجہ سے وہ ٹھیک سے دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔ اچانک سے اس کا پیر پائپ سے پھسلا تھا۔۔۔

شیڈ کو تھامنے کی کوشش کے باوجود وہ اپنا توازن برقرار نہیں رکھ پائی تھی۔۔ اس کا سر بہت بری دیوار سے ٹکرایا تھا۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے ہوش سے بیگانہ ہوتی وہ دوسری منزل سے زمین بوس ہوکر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دنیا کو خیر آباد کہہ دینے والی تھی۔۔۔

جب عین موقع پر دو مضبوط بانہوں نے اس کے نازک وجود کو کسی موم کی گڑیا کی طرح اپنے آہنی شکنجے میں جکڑ لیا تھا۔۔۔۔۔

شفاء نے آخری بار خود کو کسی کی مضبوط بانہوں میں محسوس کیا تھا۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے وہ شدید خوف اور سر پر لگی چوٹ کی وجہ سے اپنے حواس پوری طرح سے گنواتی اس کے کندھے پر لڑھک گئی تھی۔۔۔

جبکہ مقابل تو جیسے اپنی جگہ پر پتھر کا ہو چکا تھا۔۔۔

گھنی پلکوں سے سجے خوبصورت نین کٹورے، آنکھیں بند ہونے کی وجہ سے وہ ان کا رنگ نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔ مگر وہ یہ ضرور جانتا تھا کہ ان آنکھوں کا رنگ ہیزل گرین تھا۔۔۔ جو اس مومی گڑیا کو سب سے منفرد بنا دیتا تھا۔۔۔

گولڈن براؤن زلفیں جو اس وقت بھیگ کر اس کے کندھوں پر بکھری ہوئی تھیں۔۔۔ اس کی دودھیا رنگت مسلسل بارش میں رہنے کی وجہ سے شدید ٹھنڈ کے باعث نیلی پڑ چکی تھی۔۔

اس کا پورا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔

جبکہ تراشیدہ لب ایک دوسرے میں بہت سختی سے پیوست تھے۔۔۔ نچلے ہونٹ کا کونا سوجا ہوا تھا۔۔۔

جس کا ریزن وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔

مگر ان نازک ہونٹوں پر ڈھائے گئے اس ستم پر وہ ہونٹ بھینچ کر رہ گیا تھا۔۔۔

اس کے وجود کے حسین نشیب و فراز سے ہوتے اس شخص کی نگاہیں شفاء کی ناک میں پہنی نتھلی میں جیسے اٹک کر رہ گئی تھی۔۔۔

اس نے بے اختیار اپنی نگاہیں چرائی تھیں۔۔۔ یہ لڑکی نہ صرف اپنی حرکتوں سے بلکہ اپنے دلکش روپ کی وجہ سے بھی چلتی پھرتی قیامت تھی۔۔۔ جس سے اس کا بچ کر رہنا ہی بہتر تھا۔۔۔

وہ گہرا سانس ہوا میں خارج کرتا ہاتھ اٹھا کر دور کھڑے اپنے آدمیوں کو اشارے سے پورے گھر کی لائٹس آف کرنے کا حکم دیتا گھر کے پچھلے حصے سے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

شفاء اعوان کو اس کے مطلوبہ روم میں پہنچا کر۔۔۔ اس کے بستر پر لٹاتے۔۔ اس پر کمبل اچھی طرح اوڑھا گیا تھا۔۔۔ وہ اس ساحرہ سے دور رہنا ہی اپنے لیے بہتر سمجھتا تھا۔۔۔ جس کا بھیگا وجود کسی کا بھی ایمان ڈگمگا سکتا تھا۔۔۔

وہ شخص بھی جاتے جاتے پلٹا تھا۔۔۔ اور دل کی ہاتھوں مجبور اس دلفریب منظر کی تصویر اپنے موبائل میں قید کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

پنجاب کے دہی علاقوں کی شادیوں کے فنکشنز کو پورے پاکستان میں مقبولیت حاصل تھی۔۔۔ جن میں روایتی رسومات کو پوری طرح سے فالو کیا جاتا تھا۔۔۔

شادی سے ایک ہفتہ پہلے ہی ڈھولکی کے ساتھ ساتھ مایوں مہندی اور دیگر تقریبات کا آغاز کردیا جاتا تھا۔ جس میں تمام رشتہ دار پورے حق کے ساتھ شرکت کرتے اور اپنی بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے تھے۔۔۔

ایسا ہی کچھ حال شکر گڑھ کے ساتھ ملتے پچاس سے زائد گاؤں کے گدی نشین سید شماس بخش کے جگری دوست باسم خان کی شادی کا تھا۔۔۔

پچھلے ایک ہفتے سے اس کی شادی کے فنکشن جاری تھے۔۔۔ آج آتش بازی اور سہرا بندی کی رسم کی جانی تھی۔۔ جس میں شماس بخش کی شرکت یقینی تھی۔۔۔

خواتین اور مردوں کی محفل کا الگ الگ انتظام کیا گیا تھا۔۔۔

لیکن آج آتش بازی اور سہرا بندی کی رسم دیکھنے کی خاطر خواتین کے بیٹھنے کا انتظام اس طرح کیا گیا تھا کہ وہ لوگ با آسانی وہاں لگا رونق میلا دیکھ سکتی تھیں۔۔۔

وہاں زیادہ تر خواتین شماس بخش کو دیکھنے کی منتظر بھی تھیں۔۔۔ جو ان سب کو بہت کم ہی کبھی دیکھنے کو ملتا تھا۔۔۔ وہ گدی نشین ہونے کے باوجود زیادہ تر گاؤں سے باہر ہی رہتا تھا۔۔۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ اسے اپنے لوگوں کا خیال نہیں تھا۔۔۔

وہ اپنے گاؤں والوں کے مسائل حل کرنے کے لیے ہر وقت میسر رہتا تھا۔۔۔ اس کے آدمی ہمہ وقت گاؤں میں متحرک رہتے تھے۔۔ گاؤں میں نہ رہ کر بھی اس کی گاؤں والوں تک رسائی رہتی تھی۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ اس کے لوگ بہت ہی خوشحال زندگی بسر کررہے تھے۔۔۔

"السلام وعلیکم خانم سائیں۔۔۔"

خجستہ خانم کے وہاں آتے ہی سب خواتین ان کی عزت و تکریم میں اٹھ کر انہیں ملنے لگی تھیں۔۔۔ جب سب سے آخر میں امامہ داؤد بخش ان کے مقابل آتی جھک کر سلام کر گئی تھی۔۔۔

"وعلیکم السلام !جیتی رہو۔۔ خوش رہو۔۔۔۔"

خجستہ خانم نے ہاتھ بڑھا کر اس کے سر پر رکھتے باقی سب کی طرح اسے بھی دعا دی تھی۔۔۔ جو سنتے امامہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

کونسی خوشی۔۔؟؟ وہ خوشی جو اپنے لالچ اور خود غرضی میں آکر وہ اپنے ہاتھوں سے برباد کرچکی تھی۔۔۔

بخش حویلی کی تمام خواتین کی نگاہیں امامہ کے آنسوؤں پر تھیں۔۔۔ وہ اس کے رونے کی وجہ جانتی تھیں۔۔۔ مگر اب ان میں سے کوئی کچھ نہیں کرسکتا تھا۔۔۔

اس لڑکی نے اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کیا تھا۔۔ جس کی سزا اسے کب تک بھگتنی تھی کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

آتش بازی کے ساتھ ساتھ سہرا بندی کی رسم بھی شروع ہوچکی تھی۔۔۔ جب امامہ سمیت سب کی نگاہوں کا مرکز وہاں آتے شماس بخش کی جانب مڑ چکا تھا۔۔۔۔۔

سفید کلف لگے قمیض شلوار میں ملبوس، مہرون رنگ کی شال کندھوں پر پھیلائے وہ باسم کے ساتھ شاہانہ انداز میں بیٹھا کسی سلطنت کا شہزادہ معلوم ہورہا تھا۔۔۔

سب کی نگاہیں اس پر ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔

خجستہ خانم نے بے اختیار اپنے لاڈلے پوتے کی نظر اتاری تھی۔۔۔ جبکہ ایک جانب بیٹھی شہناز بیگم جل کر خاک ہوئی تھیں۔۔۔ وہ خجستہ خانم اور اس کی اولاد کو جتنا گرانے کی کوشش کرتی تھیں وہ اتنا ہی بڑھ چڑھ کر سامنے آتے تھے۔۔۔

خجستہ خانم کے پوتے کی وجہ سے اپنی پوتی کی آنکھوں سے نکلتے آنسو ان کے دل پر رقم ہورہے تھے۔۔۔ جس کی وجہ وہ خود اور ان کا

خاندان تھا۔۔۔ مگر ہمیشہ کی طرح انہوں نے یہ قصور بھی شماس بخش اور اس کے خاندان کے زمے ڈال دیا تھا۔۔۔

"تم نے باسم بھائی سے بات کی۔۔۔؟؟؟؟ آج تمہیں اپنی دوستی کا امتحان دینا ہو گا۔۔۔"

امامہ دلہن بنی مدیحہ کے پاس آتی بے چینی سے بولی تھی۔۔۔

"بات تو میں نے کرلی ہے۔۔۔ پر دیکھ لو۔۔ کہیں گڑبڑ نہ ہو جائے۔۔۔ باسم بھی شماس بھائی کے غصے سے ڈر رہے ہیں۔۔۔"

مدیحہ نے اپنی ضدی دوست کے سامنے بے چارگی کا اظہار کیا تھا۔۔۔

"میں سب سنبھال لوں گی۔۔۔ تم بس باسم بھائی کو کہو۔۔۔"

امامہ آج ہر حال میں شماس سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ اپنی غلطی پر شدت سے پچھتا رہی تھی۔۔۔ اور اب اس کا ازالہ کرنے کی ایک کوشش کرنا چاہتی تھی۔۔۔

باسم ان دونوں کے کہنے پر شماس کو کوئی ضروری بات کرنے کے بہانے اندر لے آیا تھا۔۔۔ جہاں باسم کے بجائے امامہ کو اندر داخل ہوتا دیکھ شماس بخش نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔

"شماس پلیز ایک بار میری بات سن لیں۔۔۔۔"

شماس کو صوفے سے اٹھتا دیکھ امامہ فوراً اس کے مقابل آئی تھی۔۔۔

جبکہ شماس نے اس کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھنا بھی گوارہ نہیں کی تھی۔۔۔

"ہمارے بیچ اب ایسا کوئی رشتہ نہیں رہا امامہ داؤد بخش۔۔ کہ ہم اس طرح بند کمروں میں ملیں۔۔۔ تم سب کچھ اپنے ہاتھوں سے ختم کر چکی ہو۔۔۔ پھر اب دوبارہ کیا لینے آئی ہو میرے پاس۔۔۔۔"

شماس کی نگاہیں دیوار پر بنے ڈیزائن پر تھیں۔۔۔ جبکہ چہرے نقوش بالکل بے تاثر تھے۔۔۔ جیسے اس لڑکی کے اپنے قریب ہونے نہ ہونے سے اب اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

جبکہ شماس کی یہ بے رخی امامہ کا دل چیر گئی تھی۔۔۔

"میں محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔۔"

امامہ نے روتے گڑگڑاتے اسے یقین دلانا چاہا تھا۔۔۔

"مجھ سے یا میرے اس تخت و تاج سے۔۔۔۔ مجھے لگا تھا اس دنیا میں ایک محبت ہی ایسا جذبہ ہے جو ہر طرح کی ملاوٹ اور منافقت سے پاک ہے۔۔۔ مگر تم نے تو اس میں بھی ملاوٹ کر دی۔۔۔ تمہیں مجھ سے کبھی محبت تھی ہی نہیں امامہ۔۔۔ اور نہ ہی مجھے تم سے۔۔۔ وہ بچپن کی ایک انیست تھی۔۔ جسے ہم دونوں اپنی نادانی میں محبت کا نام دے بیٹھے۔۔۔ اگر محبت ہوتی تو تمہارے یوں بے دردی سے ٹھکرا دینے کے بعد شماس بخش ختم ہوچکا ہوتا۔۔۔۔ مگر دیکھو میں اپنی جگہ پہلے سے بھی زیادہ پاور کے ساتھ کھڑا ہوں۔۔۔

میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔۔ مجھے اب تمہارے ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔ میں نے اپنی زندگی سے تمام مطلبی لوگوں کو نکال پھینکا ہے۔۔۔ جس کے بعد میں اب اپنی زندگی میں بہت پرسکون ہوں۔۔۔

شکریہ تم نے مجھے محبت کا اصل چہرا دکھا دیا۔۔۔ ورنہ اگر اس سفر میں بہت آگے جاکر یہ دھوکہ ملتا تو شاید میں برداشت نہ کر پاتا۔۔۔ مجھے پوری امید ہے کہ تم اپنے لیے کسی بہت اچھے سے جیون ساتھی کا انتخاب کرکے اپنی نئ زندگی کی شروعات کروگی۔۔ کیونکہ میں بہت جلد ایسا کرنے والا ہوں۔۔۔"

شماس اپنی بات کہتا وہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔

جبکہ امامہ لٹے پٹے مسافر کی طرح اس شہزادوں جیسی آن بان والے شخص کو اپنی زندگی سے جاتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔۔۔ تمہاری زندگی میں۔۔ میرے علاوہ کوئی نہیں آسکتا شماس بخش۔۔۔ تم شروع سے میرے تھے اور آگے بھی ہمیشہ میرے ہی رہو گے۔۔۔ جس نے بھی تمہاری زندگی میں میری جگہ لینے کی کوشش کی تو اس کا انجام بہت عبرت ناک ہو گا۔۔۔ تم بھی نہیں بچا پاؤ گے اسے۔۔۔۔"

امامہ اپنے آنسو صاف کرتی خود سے عہد کرتے بولی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی شماس اس سے محبت کرتا تھا۔۔۔ صرف اس سے شدید غصے اور ناراضگی میں یہ سب بول رہا تھا۔۔

شماس باہر آکر شدید غصے کے عالم میں باسم کو اس دھوکے پر دوبارہ کبھی اپنی شکل نہ دکھانے کا کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ جبکہ باسم ان دو لڑکیوں کے چکر میں اپنے دوست کو خود سے اس قدر ناراض ہوتا دیکھ۔۔۔ اپنا سر پکڑ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"تم اب تک پتا نہیں لگوا سکے کون ہے وہ لڑکی۔۔۔ میں پاگل ہوا پڑا ہوں اس کے پیچھے۔۔۔ اور تم لوگ اس کے بارے میں کچھ پتا ہی نہیں لگوا پارہے۔۔۔"

وہ اپنے آدمیوں پر چلا رہا تھا۔۔۔جو بے بسی کے عالم میں سر جھکائے کھڑے تھے۔۔۔اس لڑکی کو وہ ہر جگہ تلاش کر چکے تھے۔۔۔ مگر اس کا کہیں پر کوئی نام ونشان نہیں مل رہا تھا۔۔۔

یہ بات اس مافیہ کے پاور فل ڈان کے لیے انتہائی اشتعال کا باعث تھی۔۔۔

"سر اس لڑکی کا پتا چل چکا ہے۔۔۔۔"

اس سے پہلے کے وہ غصے سے مزید آپے سے باہر ہوتا اس کا خاص آدمی اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

"مجھے تم سے یہی امید تھی۔۔۔ لیکن اگر پتا چل گیا ہے تو اس لڑکی کو اٹھا کر کیوں نہیں لائے۔۔۔۔"

وہ اپنے اس آدمی کو بھی خالی ہاتھ آتے دیکھ بپھر کر بولا تھا۔۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ آخر اس لڑکی میں ایسا کیا تھا کہ وہ اس کو ایک نظر دیکھنے کے بعد ہی پاگل ہو اٹھا تھا۔۔۔

اس کے آس پاس بے پناہ حسین لڑکیاں موجود تھیں۔۔۔جو ہر وقت اس کے ڈیرے پر پائی جاتی تھیں۔۔۔وہ جب چاہے انہیں استعمال کرتا تھا۔۔۔ اس کے ڈیرے پر شراب و شباب کی محفل عام تھی۔۔۔

اس کے نجانے کتنی بڑی بڑی ماڈلز کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے۔۔۔ مگر یہ لڑکی ایک نظر میں ہی اس کے دل و دماغ پر ایسے نقش چھوڑ گئی تھی کہ وہ اس کے نشے سے باہر ہی نہیں آپارہا تھا۔۔۔۔

وہ جلد از جلد اس لڑکی کو اپنے پاس دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

مگر اتنے دن گزر جانے کے بعد بھی وہ اس لڑکی تک رسائی حاصل نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

آج اگر اس کے بارے میں پتا چلا بھی تھا تو تب بھی وہ اس تک رسائی حاصل نہیں کر پایا تھا۔۔۔

"سر اس لڑکی کو اٹھا کر لانا آسان نہیں ہے۔۔۔اس پر بہت بڑا ہاتھ ہے۔۔۔میں یہ تھوڑی بہت معلومات بھی بہت مشکل سے نکال کر لا پایا ہوں۔۔۔اور مجھے لگ رہا ہے۔۔۔کہ جس کا اس لڑکی پر ہاتھ ہے وہ میرے بارے میں جان چکا ہے۔۔۔اور اگر وہ مجھے جان چکا ہے تو اس کا مطلب عنقریب وہ آپ تک بھی پہنچنے والا ہے۔۔۔۔"

اس کا آدمی خوفزدہ لہجے میں بولتا اسے غصے سے پاگل کر گیا تھا۔۔۔

"ایسا کون ہے جو مجھ سے زیادہ طاقتور ہے۔۔۔۔؟ دیکھتا ہوں وہ اب کیسے بچا پاتا ہے اس لڑکی کو مجھ سے۔۔۔۔"

اس شخص کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔شدید غصے میں اس کی سانولی رنگت بالکل سیاہ پڑ چکی تھی۔۔۔

"سر میرے خیال میں آپ کو اس لڑکی کا خیال دل سے نکال دینا چاہیے۔۔۔۔وہ لڑکی آپ کی تباہی کا باعث بن سکتی ہے۔۔۔۔"

اس کا آدمی پھر سے بولا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی بات کے جواب میں وہ دوبارہ بولنے کے قابل نہیں بچا تھا۔۔۔۔

اس کا باس اسے گولیوں سے بھون چکا تھا۔۔۔

"مجھے کوئی نہیں بتا سکتا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں۔۔۔۔اس لڑکی کو تو حاصل کر کے رہوں گا۔۔۔چاہے مجھے برباد ہی کیوں نہ ہونا پڑے۔۔۔۔ اب تو وہ میری ضد بن چکی ہے۔۔۔"

اپنے چہرے پر پڑے خون کے دھبوں کو رومال سے صاف کرتا وہ وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ وہیں اس کے آدمیوں کے بیچ موجود شخص اپنی مٹھیاں بھینچتا بہت مشکل سے خود کو روکے ہوئے تھا۔۔۔ورنہ اس ڈان کے منہ سے اس لڑکی کا ذکر اس شخص کو کوئلوں پر لٹا گیا تھا۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"میں کہاں ہوں۔۔۔؟؟ کیا میں اتنی جلدی جنت میں پہنچا دی گئی ہوں۔۔۔"

شفاء نے درد سے پھٹتے سر کے ساتھ آنکھیں کھولتے ارد گرد دیکھا تھا۔۔۔ جب خدیجہ کے ساتھ ساتھ اپنی چاروں ماؤں کو اپنے سر پر کھڑا دیکھ وہ سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

جس طرح وہ وہاں سے گری تھی۔۔۔ اس کے بچنے کے کوئی چانسز نہیں تھے۔۔۔ مگر پھر بھی خود کو زندہ سلامت دیکھ کتنے ہی لمحے کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔۔

"کتنی بار منع کیا ہے بارش میں مت بھیگا کرو۔۔۔ مگر کبھی جو ہماری کوئی بات مانی ہو۔۔۔ جانتی بھی ہو رات کو کتنا شدید بخار ہو گیا تھا

تمہیں۔۔۔ اور پتا نہیں سر پر یہ چوٹ کیسے لگوا لی۔۔۔۔ کبھی جو آرام سے ٹک کر بیٹھ جائے یہ لڑکی۔۔۔۔"

اس کی بڑی ماں صالحہ بیگم اس کی حالت دیکھ خفگی کا اظہار کرتے بولی تھیں۔۔۔

جو سنتے شفاء نے حیرت سے ان سب کے چہروں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ سب بالکل نارمل تھیں۔۔۔

جبکہ اپنے دماغ پر زور دیتے شفاء نے کل شام کے مناظر یاد کیے تھے۔۔۔ وہ اپنے بابا سے ملنے آئے اس شخص کو دیکھنے کے لیے چھت پر چڑھی تھی۔۔۔

اور پھر شدید بارش کی وجہ سے اس کا پیر سلپ ہوا تھا۔۔ اس کا سر بہت زور سے دیوار پر لگا تھا۔۔ جس کے بعد وہ توازن برقرار نہ رکھتے نیچے گری تھی۔۔۔ مگر کسی نے اسے گرنے سے بچا کر اپنے حصار میں لیا تھا۔۔۔

اس کے بعد اس کے ساتھ کیا ہوا تھا وہ کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔ آخر اسے کس نے بچایا تھا۔۔۔ وہ جو کوئی بھی تھا اسے اتنی آسانی سے اس کے گھر والوں کو خبر ہونے دیئے بغیر روم تک پہنچا گیا تھا۔۔۔

شفاء کا دماغ بالکل ماؤف ہوا تھا۔۔۔

"آخر کون تھا وہ شخص۔۔۔۔؟؟"

Don’t Copy Paste and Share Without My Permission

کیا وہ وہی تھا۔۔۔؟؟

تو کیا وہ جانتا تھا کہ میں اس کی تلاش میں ہوں۔۔۔؟؟

نجانے کتنے سوال تھے جو اس کو مزید الجھا گئے تھے۔۔۔

مگر کسی ایک کو جواب بھی ڈھونڈ پانا اس کے لیے بالکل تقریباً ناممکن تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اسے مزید کچھ دن لگے تھے اور وہ اس لڑکی کے بارے میں اے ٹو زیڈ ساری انفارمیشن نکلوا چکا تھا۔۔۔اسے یہ جان کر بہت زیادہ حیرت کے ساتھ ساتھ خوشی بھی ہوئی تھی۔۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page “Farwa Khalid Novels”.

Also,Subscribe My Youtube Channel “Farwa Khalid Novels”.

وہ لڑکی کوئی عام لڑکی نہیں تھی۔۔۔اس کے بہت بڑے دشمن کی زمہ داری تھی۔۔۔

اب تو اس لڑکی کو حاصل کر کے اس کے ساتھ کھیلنے میں زیادہ مزہ آنا تھا اسے۔۔۔

"ملک بول رہا ہوں۔۔۔۔کیسے ہو۔۔۔۔کہاں تک پہنچا تمہارا خفیہ مشن۔۔۔۔مجھے زندہ پکڑنے کی ڈیوٹی ملی ہے نا تمہیں۔۔۔اور میرے پاس موجود سارا خفیہ ڈیٹا بھی ہر قیمت پر حاصل کرنا ہے تمہیں۔۔۔۔پر افسوس صد افسوس۔۔۔۔

تمہاری ایک بہت بڑی کمزوری خود میرے سامنے چل کر آچکی ہے۔۔۔۔

اب اسے بچاؤ گے مجھ سے یا اپنے ملک کو۔۔۔۔"

وہ خباثت سے مسکراتا مقابل کو آگ لگا گیا تھا۔۔

"تم اپنی موت کر مزید عبرت ناک بنا رہے ہو۔۔۔ تمہارا مرنا تو میرے ہاتھوں ہی طے ہے۔۔۔ پہلے تو شاید تمہیں آسان موت دے دیتا۔۔ پر اب کیا پتا خود پر کنٹرول نہ رکھ پاؤں۔۔۔"

سیگریٹ کا گہرا کش لیتے اس نے اپنی پیشانی کو مسلا تھا۔۔۔ غصے کو ضبط کرنے کی کوشش میں اس کی سفید رنگت خطرناک حد تک لال پڑ چکی تھی۔۔۔

"سارا قصور میرا نہیں ہے۔۔۔ تم خود ہی اپنی شے کی حفاظت نہیں کر پائے۔۔۔ وہ خود چل کر میرے پاس آئی ہے۔۔۔ میں نہیں گیا اس کے پاس۔۔۔ شاید قسمت بھی یہی چاہتی ہے کہ وہ خوبصورت چڑیا میرے حصے میں آئے۔۔۔"

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

ملک کی بات ابھی ختم بھی نہیں ہوئی تھی جب اسے دوسری جانب سے کانچ ٹوٹنے کی آواز آئی تھی۔۔۔

جس کے ساتھ ہی ملک کا قہقہ برآمد ہوا تھا۔۔۔

یہ شخص خفیہ ایجنسی کا سب سے قابل کمانڈو تھا۔۔۔وہ آہستہ آہستہ اس کے گرد اپنا گھیرا تنگ کر کے اس پر حملہ آور ہونے ہی والا تھا کہ شفاء نے بیچ میں آکر سب کچھ خراب کر دیا تھا۔۔۔

ملک کی گندی نظریں شفاء پر پڑ چکی تھیں۔۔۔۔

اور جیسے ہی ملک کو پتا چلا تھا کہ شفاء کس سے منسلک ہے وہ اب کسی بھی قیمت پر اس لڑکی کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

اگر وہ شخص بیچ میں نہ ہوتا تو ملک کے لیے شفاء کو اٹھوانا مشکل کام نہیں تھا۔۔۔

اس وقت بھی وہ شفاء کے دفتر کے باہر بیٹھا اس کا منتظر تھا۔۔۔ اسے اطلاع ملی تھی کہ شفاء یہاں آئی ہوئی ہے۔۔۔ اس کا ارادہ شفاء کو یہاں سے اٹھوانے کا تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے وہ اپنے لوگوں کی بہت بڑی نفری لے کر آیا ہوا تھا۔۔۔ اس بات سے انجان کے وہ خود اس وقت کسی کے نشانے پر تھا۔۔۔

وہ جس لڑکی کو اپنا شکار بنانا چاہتا تھا۔۔۔ اس لڑکی کا محافظ اس سے کہیں زیادہ پاور فل تھا۔۔۔

شفاءاس وقت براؤن کلر کے عبایا میں ملبوس آفس سے نکلی تھی۔۔۔۔وہاں قریب کوئی ٹیکسی نہیں تھی۔۔۔

اسے یہاں سے پیدل چل کر آگے جا کر ہی کوئی رکشہ یا ٹیکسی ملنی تھی۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تیز تیز چلتی آفس کے ایریے سے کافی آگے آچکی تھی۔۔۔جب اچانک اسے احساس ہوا تھا کہ وہ کسی کی نگاہوں کے حصار میں ہے۔۔۔۔

وہ واپس پلٹی تھی۔۔۔

مگر اسے دور دور کوئی دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔

کچھ فاصلے پر ایک سیاہ شیشیوں والی گاڑی نظر آئی تھی۔۔۔مگر اسے ایک جگہ کھڑا دیکھ شفاء اپنا سر جھٹکتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ اس پر کتنا بڑا خطرہ منڈلا رہا تھا۔۔۔

جس سے کسی نے اپنا نقصان کروا کر اسے بچا لیا تھا۔۔۔

وہ رکشے میں بیٹھی اپنے گھر کے لیے نکل گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"علی تم سے چاہے جتنی فضول بکواس کروا لو۔۔۔ تم کر لیتے۔۔۔ مگر جب کوئی کام کہا جائے تو تمہاری بولتی بن ہو جاتی ہے۔۔ ویسے تو ہر وقت اس کمپیوٹر میں گھسے رہتے ہو۔۔۔ مگر ایک موبائل کا پاسورڈ نہیں کھل رہا تم سے۔۔۔"

شفاء اپنے کلاس فیلو پلس دوست علی کو کوستے ہوئے بولی تھی۔۔۔

جو پچھلے ایک دن سے موبائل کا پاسورڈ نہیں کھول پایا تھا۔۔۔

"کھل گیا ہے میری ماں۔۔۔ کبھی تو حوصلے سے کام لیا کرو۔۔۔۔"

علی نے اس کی نان سٹاپ چلتی زبان پر بریک لگواتے۔۔۔ موبائل اس کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔۔

یہ اس کے بابا کا موبائل تھا۔۔۔ جسے وہ چوری گھر سے اٹھا لائی تھی۔۔۔ تاکہ اس شخص کا نمبر نکال سکے۔۔۔ جسے اس کے بابا اکثر فون پر بات کرتے بھی نظر آتے تھے۔۔۔

"اب تمہیں کیسے پتا چلے گا کہ اتنے سارے نمبرز میں اس شخص کا نمبر کون سا ہے۔۔۔۔"

علی نے فون ڈائریکٹری میں گھسی شفاء کو گھورتے پوچھا تھا۔۔

"سائیں۔۔۔ بابا اسے سائیں کہہ کر بلاتے ہیں۔۔۔ ضرور اسی نام سے ہی نمبر سیو کر رکھا ہو گا۔۔۔"

شفاء سارے کانٹیکٹس دیکھ رہی تھی۔۔۔ جب اچانک اس کی آنکھیں چمکی تھیں۔۔۔ سائیں نام سے سیو نمبر مل چکا تھا اسے۔۔۔

مگر جب تک وہ اس نمبر کے مالک کے بارے میں سوری انفارمیشن نہیں نکلوا لیتی۔۔ وہ خوشی ہو اظہار نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ کیونکہ اب تک ہمیشہ وہ شخص اسے منزل کے نہایت قریب پہنچ کر مات دیتا آیا تھا۔۔۔

"باسط صاحب آپ کو ایک نمبر بھیج رہی ہوں۔۔۔ پلیز اس نمبر کی ساری انفارمیشن ابھی چاہئیں مجھے۔۔"

شفاء نے جس طرح منت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔ باسط صاحب انکار نہیں کر پائے تھے۔۔۔ ویسے بھی شفاء ان کی ایک بہت ہی قابل صحافی تھی۔۔۔ وہ اسے انکار نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔

"شفاء آپ کو یہ نمبر کہاں سے ملا۔۔۔۔؟؟ یہ تو ملک نامی بہت ہی بڑا ڈان ہے۔۔۔ جو اپنے جرائم پیشہ عناصر کی وجہ سے پولیس کو مطلوب ہے۔۔۔ مگر ابھی تک نہ تو اس کی شناخت ہوسکی ہے اور نہ اس کے بارے میں پولیس کچھ جان پائی ہے۔۔۔ مگر تمہارے پاس یہ نمبر کہاں سے آیا۔۔۔۔ یہ بہت خطرناک شخص ہے۔۔۔۔"

باسط شیخ نے ساری انفارمیشن شفاء کو سینڈ کرنے کے بعد اسے کال کرکے اپنی حدردجہ حیرت کا اظہار کیا تھا۔۔۔

جبکہ دوسری جانب شفاء ان کی بات سنتی شاک میں جاچکی تھی۔۔۔

"مجھے اس شخص سے ملنا ہے سر۔۔۔ آپ کچھ بھی کرکے میرا اس سے انٹرویو رکھوائیں۔۔۔"

شفاء بضد ہوئی تھی۔۔۔ جبکہ باسط صاحب اس لڑکی کے الٹے دماغ پر اپنا سر پکڑ کر رہ گئے تھے۔۔

وہ اس بات کی فرمائش ایسے کر رہی تھی۔۔۔ جیسے چھ سال کی بچی اپنی فیورٹ آئس کریم مانگ رہی ہو۔۔۔

"تمہارا باس ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔ یہ بہت خطرناک شخص ہے۔۔

اس سے دور رہنا ہی بہتر ہے۔۔۔"

علی نے بھی اسے سمجھایا تھا۔۔۔

"میری زندگی و موت تو پہلے ہی داؤ پر لگی ہوئی ہے۔۔ مجھے کسی

قسم کا بھی کوئی خوف نہیں ہے۔۔۔ چاہیے مجھے جو بھی کرنا

پڑے۔۔ میں اس شخص سے تو مل کر ہی رہوں گی۔۔۔"

شفاء پرعزم سی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی اب اسے کیا کرنا تھا۔۔۔

ملک کے خلاف ایک آرٹیکل لکھ کر اس کی نظروں میں آنا تھا۔۔۔

تاکہ وہ شخص خود اسے اپنے پاس بلانے پر مجبور ہو جائے۔۔

وہ شخص بہت شاطر تھا۔۔ بہت بری گیم کھیل رہا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

مگر شفاء بھی کچھ کم نہیں تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کہاں جارہی ہو تم۔۔۔۔؟؟"

شفاء اپنا عبایہ پہن کر چہرے کو نقاب سے ڈھکتی مرر کے سامنے سے ہٹی تھی۔۔

جب خدیجہ کمر پر دونوں ہتھیلیاں جمائے گھورتے ہوئے اس کے سامنے آئی تھی۔۔۔ کیونکہ آج تک شفاء نے اتنی سعادت مندی کے ساتھ عبایہ کبھی نہیں پہنا تھا۔۔۔

"مدرسے جا رہی ہوں اور کہاں جانا ہے۔۔۔؟؟ "

شفاء نے اس کی گھوری کو نظر انداز کرتے تکیے کے کور میں چھپا کر رکھا موبائل نکال کر اپنے بیگ میں رکھا تھا۔۔۔

"اچھا اور جیسے مجھے تو کچھ پتا ہی نہیں ہے۔۔۔"

خدیجہ نے اس کے ہاتھ میں موجود موبائل دیکھ اسے گھورا تھا۔۔۔

مولوی یحیٰی اعوان اپنے علاقے کے امام اور بہت ہی قابلے احترام شخصیت تھے۔۔۔ ان کا گھر مسجد کے عین سامنے واقع تھا۔۔

لوگ ان کی بہت زیادہ عزت کرتے تھے۔۔ اور اکثر اپنے گھریلو مسائل کے حل کے لیے بھی مشورہ لینے انہیں کے پاس آتے تھے۔۔۔

مولوی یحییٰ دین اسلام کو اپنے زندگی کے ہر پہلو میں فالو کرتے نظر آتے تھے۔۔۔

ان کے حسنِ سلوک اور پرہیزگاری کی مثالیں دی جاتی تھیں۔۔

انہوں نے چار شادیاں کر رکھی تھیں۔۔۔ اور چاروں بیویاں ایک ہی گھر کے اندر بہت ہی حسن سلوک کے ساتھ رہ رہی تھیں۔۔۔

ان کی چھ بیٹیاں تھیں۔۔۔۔

چار شادیاں کرنے کی وجہ ہی ان کی اولاد نرینہ کی خواہش تھی۔۔۔

جو پوری نہ ہو سکی تھی۔۔۔

ان کی یہی محرومی انہیں ان کی بیٹیوں سے دور کر گئی تھی۔۔۔ ان کا رویہ اپنی بیٹیوں کے ساتھ ہمیشہ سخت ہی رہا تھا۔۔۔

ان کی خواہش سنے بغیر آج تک وہ ان سب پر بس اپنی مرضی ہی تھوپتے آئے تھے۔۔۔

ان کی بڑی پانچ بیٹیوں نے تو کبھی ان کی کسی بات پر کوئی اعتراض نہیں اٹھایا تھا۔۔۔ ہمیشہ ان کا ہر حکم خاموشی سے مانا تھا۔۔۔

مگر شفاء ان سب سے الگ تھی۔۔۔ وہ آج تک ہمیشہ وہی کرتی آئی تھی جس میں اس کی اپنی خوشی تھی۔۔۔

Don’t Copy Paste and Share Without My Permission

اسے اس کی بہنوں نے باغی کا لقب دے رکھا تھا۔۔ وہ اکثر اپنے ابا سے ڈانٹ کھاتی نظر آتی تھی۔۔۔ اور ساتھ ہی اپنی چاروں ماؤں کو بھی ڈانٹ پڑواتی تھیں۔۔۔

جنہیں ہمیشہ مولوی صاحب سے یہی طعنہ ملتا تھا کہ چار مائیں مل کر بھی اس لڑکی کی اچھی تربیت نہیں کر پائیں۔۔۔۔

مگر شفاء ہمیشہ ان کی باتیں ایک کان سے سن کر دوسری سے نکال دیتی تھی۔۔۔

اسے جرنلسٹ بننے کا بہت شوق تھا۔۔ جس کے پیچھے ایک بہت بڑی وجہ بھی تھی۔۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page “Farwa Khalid Novels”.

Also,Subscribe My Youtube Channel “Farwa Khalid Novels”.

ان کے گھر ٹی وی نہیں تھا۔۔ نہ ہی ان بہنوں کو دسویں کے بعد آگے پڑھنے کی اجازت تھی۔۔۔

ان کی زندگی گھر سے مدرسہ اور مدرسے سے گھر تک کی محدود تھی۔۔۔ کسی کزن تک سے بات کرنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔ نہ وہ لوگ اپنے پسند کے کپڑے لے سکتی تھیں نہ ہی پہن سکتی تھیں۔۔۔

حتیٰ کے پسند کا کھانا کھانے کے لیے بھی ان سب کو مولوی صاحب کی اجازت درکار ہوتی تھی۔۔۔

باقی سب بہنوں نے تو جیسے تیسے یہ قیدیوں جیسی زندگی کاٹ لی تھی۔۔۔ مگر شفاء ان سب بہنوں سے مختلف تھی۔۔ وہ بچپن سے

لے کر اب تک اپنی ساری بہنوں اور ماؤں سے اپنی ہر بات منواتی آئی تھی۔۔۔

مولوی صاحب کی ہر بات ماننے والیں شفاء کے معاملے میں کبھی کبھار ان سے جھوٹ بول جایا کرتی تھیں۔۔۔

شفاء نے اپنے ابا سے چھپ کر پرائیویٹ بی اے بھی کرلیا تھا۔۔۔ وہ مدرسے کے بہانے مدرسے کے پچھلے دروازے سے نکل کر پیپر دینے چلی جاتی تھی۔۔۔ جس کے بارے میں گھر کی ساری خواتین کو خبر تھی۔۔۔ وہ ہر حال میں جرنلسٹ بننا چاہتی تھی۔۔۔

اس نے چھپ چھپا کر موبائل بھی خرید رکھا تھا۔۔۔

جہاں سے وہ چھوٹے چھوٹے آرٹیکل لکھ کر اپنا چھوٹا موٹا نام بھی بنا چکی تھی۔۔۔

اس کے آرٹیکلز کچھ ہی عرصے میں بہت زیادہ وائرل ہوئے تھے۔۔ اس کے لکھنے کا انداز بہت بے باک تھا۔۔۔ اسے کئی سارے چینلز سے جابز کی آفر بھی آئی تھیں۔۔۔ مگر اپنے بابا کے ڈر سے وہ ان کو انکار کرگئی تھی۔۔

مگر ان لوگوں کے بار بار فورس کرنے پر شفاء نے چینل کے ہیڈ باسط شیخ کو اپنے گھر کے سارے حالات بتاتے اعتماد میں لیا تھا۔۔ اور ان سے خفیہ طور پر ان کے چینل کے ساتھ کام کرنے کی حامی بھر لی تھی۔۔۔ جو سن کر وہ خوشی خوشی مان بھی گئے تھے۔۔۔

انہیں اپنے چینل کے لیے ایک بہت ہی ٹیلنٹڈ صحافی مل رہی تھی۔۔۔ انہیں بھلا اور کیا چاہیے تھا۔۔۔

شفاء گھر رہ کر بہت اچھے سے کام کررہی تھی۔۔۔

یہ سب کرنے کے پیچھے اس کا کیا مقصد تھا۔۔۔ اس نے اب تک کسی کو نہیں بتایا تھا۔۔۔ گھر کی خواتین جسے اس کا شوق سمجھ رہی تھیں۔۔۔ اس کے پیچھے اصل وجہ کیا تھی۔۔۔ وہ سب اس بات سے بے خبر ہی تھیں۔۔

اگر بتا دیتی تو ان سب نے دو منٹ نہیں لگانے تھے اسے یہ جاب چھڑوانے میں۔۔

اس نے خود کو ہی مشن دے رکھا تھا کہ اسے ہر حال میں ملک نامی ڈان کو ایکسپوز کرنا تھا۔۔ جو کئی بار ایک معزز انسان بن کر اس کے گھر اس کے بابا سے ملنے آچکا تھا۔۔

وہ بس اتنا جانتی تھی کہ اس کے بابا اسی شخص کے آرڈرز فالو کرتے تھے۔۔ اس کے بابا کا ریموٹ اسی شخص کے ہاتھ میں تھا۔

اور شاید اس کی پوری زندگی کا بھی۔۔۔

شفاء نے جب سے ہوش سنبھالے تھے تب سے اس کے کانوں میں ایک دن یہ بات پڑ گئی تھی کہ مولوی یحیٰی اس کے سگے والد نہیں تھے۔۔ اس دن کے بعد سے شفاء اپنی شناخت ڈھونڈنے کے مشن پر لگی اپنا آپ بھول چکی تھی۔۔

اس نے بہت بار مولوی صاحب سے اپنے اصل ماں باپ کے بارے میں جاننے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہ اپنی جگہ بالکل بے بس تھے۔۔۔ ان کی ڈور ان کے سائیں کے ہاتھ میں تھی۔۔۔ جس نے انہیں شفاء کو کچھ بھی بتانے سے سختی سے منع کر رکھا تھا۔۔۔ اور نہ ہی وہ خود شفاء کے سامنے آرہا تھا۔۔۔

اب بھی بہت مشکلوں سے شفاء نے اس کا نمبر حاصل کیا تھا۔۔۔

باسط صاحب کی جانب سے یہ تھوڑی بہت انفارمیشن ملنے کے بعد سے وہ اپنی خفیہ ریسرچ شروع کر چکی تھی۔ جس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہورہی تھی۔۔۔

ملک کے نام اور اس کی اپنی جانب سے دی گئی معلومات سے زیادہ

اس کے بارے میں آج تک کوئی بھی کچھ نہیں جان پایا تھا۔۔۔

اور نہ ہی کوئی جرنلسٹ اس سے رابطہ کر پایا تھا۔۔۔۔

مگر شفاء نے اپنے زہانت کو استعمال کرتے" ملک "کے خلاف ایک

ایسا آرٹیکل لکھا تھا کہ جس کے بعد" ملک "کے لوگ خود ہی اس

کے چینل والوں سے رابطہ کرنے پر مجبور ہوگئے تھے۔۔۔

اس کے باس کو دن دہاڑے آفس سے اٹھوا لیا گیا تھا۔۔۔

یہ خبر شفاء کے لیے بہت زیادہ پریشان کن تھی۔۔۔

مگر اگلے ہی روز اس کے باس کو اس شرط پر چھوڑ دیا گیا تھا کہ جس لڑکی نے" ملک "کے خلاف وہ آرٹیکل لکھا ہے اسے" ملک "کا انٹرویو لینے کے لیے ان کے اڈے پر بھیجی جائے۔۔۔

باسط شیخ یہ بات سن کر شش و پنج میں مبتلا ہوچکے تھے۔۔۔ وہ اپنی وجہ سے اس لڑکی کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتے تھے جس کی محنت نے ان کے چینل کو کامیابی کی بلندیوں پر پہنچا دیا تھا۔۔۔

مگر جیسے کی ان لوگوں کی یہ شرط شفاء تک پڑی۔۔۔ اس نے خوشی سے پاگل ہوتے فوراً حامی بھر لی تھی۔۔۔

وہ نجانے کتنے سالوں سے جس وقت کا انتظار کررہی تھی۔۔ وہ آن پہنچا تھا۔۔۔

شفاء خوشی سے پاگل نہ ہوتی تو اور کیا کرتی۔۔۔

آج اسے اس انٹرویو کے لیے نکلنا تھا۔۔۔ جس کے بارے میں اس نے گھر میں کسی کو بھی کانوں کان خبر نہیں ہونے دی تھی۔۔۔

"تم جانتی ہو آج شہلا آپی کو لڑکے والے دیکھنے آرہے ہیں۔۔۔ اور ابا جان نے سختی سے حکم جاری کیا ہے کہ سب نے گھر کے اندر ہی رہنا ہے۔۔۔ خاص کرکے تم نے۔۔۔ کیا پتا وہ شہلا آپی کے ہونے والے دیور کے ساتھ تمہارا رشتہ بھی پکا کر دیں۔۔۔

ویسے بھی شہلا آپی کے لیے وہ ان لوگوں کو پسند تو کر ہی چکے ہیں۔۔ یہ تو بس ایک فارمیلٹی ہی ہے۔۔۔"

خدیجہ کی بات پر شفاء نے کوئی خاص ری ایکشن نہیں دیا تھا۔۔ وہ اسی طرح اپنی تیاری میں مگن رہی تھی۔۔۔

"میں تم سے بات کررہی ہوں۔۔۔"

خدیجہ نے اسے بیگ اٹھاتے دیکھ ٹوکا تھا۔۔

"آپ کو کیا لگتا ہے آپا میں مولوی عبد الغفار صاحب کے ان چھوٹے صاحب زادے سے شادی کروں گی۔۔ جسے سر اٹھا کر سلام کرنے کا بھی نہیں پتا۔۔ وہ اس قدر شرمیلا انسان ہے کہ اگر اس سے سلام کے بعد حال احوال پوچھ لیا جائے تو وہ شرم کے مارے بے ہوش ہونے کو آجاتا ہے۔۔۔

ایسے شرمیلے اور ڈرپوک مردوں سے مجھے سخت چڑھ ہے۔۔۔ میری طرف سے تو صاف انکار ہی سمجھیں۔۔۔"

شفاء نے رک کر انہیں تفصیل سے اپنی ناپسندیدگی بتائی تھی۔۔۔

"اچھا تو آپ میڈم کو کیسا لڑکا چاہیے۔۔۔ بتانا پسند فرمائیں گی آپ۔۔۔۔؟؟"

خدیجہ نے سینے پر بازو باندھے طنزیہ لہجے میں سوال کیا تھا۔۔۔

"مجھے۔۔۔ مجھے ایسا لڑکا چاہیے جس میں ایک غیرت مند مضبوط مرد کی ساری کوالٹیز ہونی چاہیں۔۔۔ جو بہت غصے والا ہو۔۔ اور مجھ سے بہت زیادہ پیار کرے۔۔۔ جس سے پوری دنیا ڈرے اور وہ صرف مجھ سے ڈرے۔۔۔ جو لڑکیوں کی طرح شرمائے نہیں بلکہ

پوری دنیا کے سامنے پوری مردانگی اور جرات کے ساتھ اپنا حق وصول کرے۔۔۔۔"

شفاء خدیجہ کے گرد بانہوں کا حصار باندھے اس کے کندھے پر سر رکھے مخمور لہجے میں بولتی اپنے خوابوں کے شہزادے میں کھو سی گئی تھی۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہوچکا ہے۔۔ سیدھی طرح کہو تمہیں ایک شریف اور سعادت مند شوہر نہیں بلکہ ایک غنڈہ بدمعاش چاہیے شادی کرنے کے لیے۔۔۔۔"

خدیجہ نے اسے سر پر چپت لگاتے ہوش کی دنیا میں لاپٹخہ تھا۔۔

"اگر یہ ساری خوبیاں کسی غنڈے بدمعاش میں ہوئیں تو وہ بھی چل جائے گا۔۔۔۔"

شفاء نے ان کے گال پر بوسہ دیتے شوخی سے کہا تھا۔۔۔

"بیٹا جی انہیں خوبیاں نہیں خامیاں کہتے ہیں۔۔۔ بولنے میں بہت مزا آرہا ہے۔۔ اگر خدانخواستہ ایسا کوئی مل گیا نا تو ساری زندگی سر پکڑ کر روؤ گی۔۔۔"

خدیجہ نے اس کی باتوں کی سرزنش کی تھی۔۔۔

"ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔ شفاء اعوان رلانے والوں میں سے ہے رونے والوں میں سے نہیں۔۔۔۔"

شفاء اپنا نقاب درست کرتی دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"مت جاؤ شفاء ابا غصہ کریں گے۔۔۔"

شہلا نے بھی اسے ہانک لگائی تھی۔۔۔

"آج جانا بہت ضروری ہے۔۔۔ مجھے پورا یقین میری یہ بیوٹیفل لیڈیز سب سنبھال لیں گی۔۔۔"

شفاء ان سب خواتین کی جانب فلائنگ کس اچھالتی گھر سے نکلتی مدرسے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

جس کے پچھلے گیٹ سے ہمیشہ وہ خفیہ طور پر نکلتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

شفاء رکشے میں بیٹھ کر اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی۔۔۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کی ایکسائٹمنٹ بڑھتی ہی جارہی تھی۔۔۔

اس کے چہرے پر دور دور تک خوف کا نام و نشان تک نہیں تھا۔۔۔" ملک " کے آس پاس ہونے کا سن کر لوگوں کی جان نکل جاتی تھی۔۔۔ اور وہ" ملک "کا انٹرویو لینے کے لیے اس کے سامنے جارہی تھی۔۔۔

شفاء ہمیشہ مدرسے سے نکلتے وقت عبایا اتار دیتی تھی۔۔۔ مگر آج اس نے ایسا نہیں کیا تھا۔۔۔ احتیاط کے زیر اثر اس نے گرے رنگ کا عبایا پہن رکھا تھا۔۔۔ مگر نقاب نہیں کیا تھا۔۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page "Farwa Khalid Novels".

Also,Subscribe My Youtube Channel "Farwa Khalid Novels".

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم رکشے میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔ جب اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔

اپنے باس کا نمبر دیکھ اس نے فوراً کال پک کی تھی۔۔۔

"شفاء آپ جہاں تک بھی پہنچی ہیں فوراً واپس لوٹے وہاں سے۔۔۔ آپ" ملک "کے علاقے میں داخل نہیں ہو نگی۔۔۔"

باسط صاحب کی گھبرائی بوکھلائی آواز سپیکر پر ابھرتی شفاء کو کافی ناگوار گزری تھی۔۔۔

اسے ڈرتے ہوئے مرد بہت زیادہ برے لگتے تھے۔۔

" مگر کیوں۔۔۔؟؟ مجھے تو انٹرویو لینا ہے نا ان کا۔۔۔"

شفاء کا یہاں سے پلٹنے کا بالکل بھی ارادہ نہیں تھا۔۔۔

"وہ آپ کو انٹرویو لینے نہیں بلکہ جان سے مارنے کے لیے بلوا رہے ہیں۔۔۔ کل کی تاریخ میں وہ اسی طرح ایک صحافی کے ساتھ کر چکے ہیں۔۔۔ اس صحافی نے بھی آپ کی طرح" ملک "کے خلاف ایک آرٹیکل لکھا تھا۔۔۔ اسے بھی انٹرویو کا کہہ کر بلایا گیا اور کل رات کو چینل کے آفس کے باہر سے اس کی لاش پائی گئی ہے۔۔۔ آپ پلیز واپس آئیں۔۔۔ وہ آپ کو بھی مار دیں گے۔۔۔"

باسط صاحب کے ہر ہر انداز سے ان کی فکر جھلک رہی تھی۔۔۔ وہ نہیں چاہتے تھے یہ لڑکی اپنے جذباتی پن میں اپنی زندگی گنوا بیٹھے۔۔۔

"آئم سوری سر میں آپ کی یہ بات نہیں مان سکتی۔۔۔ میں واپس نہیں لوٹوں گی۔۔۔ مجھے" ملک "کا بیان ریکارڈ کرنا ہے اور میں کرکے ہی لوٹوں گی۔۔۔ اور ویسے بھی میں نے وہ آرٹیکل" ملک " کے خلاف نہیں لکھا تھا جو وہ مجھے قتل کریں گے۔۔۔"

شفاء کی ضد کا مقابلہ آج تک کوئی نہیں کر پایا تھا۔۔۔ وہ کیسے کر پاتے۔۔۔

اسے بہت زیادہ سمجھانے کے بعد انہوں نے تھک ہار کر کال کاٹ دی تھی۔۔۔ وہ اس بات سے بالکل انجان تھے کہ شفاء وہاں کس نیت سے جارہی تھی۔۔۔

کیونکہ شفا اب" ملک "کے علاقے میں داخل ہونے والی تھی۔۔۔

"میڈم آپ کو کہاں لے کر جانا ہے۔۔۔ یہاں سے آگے جانا خطرے سے خالی نہیں ہے۔۔۔ اور نہ ہی یہاں جانے کی اجازت ہے۔۔۔۔"

رکشے والے نے پلٹ کر شفاء کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

اس شخص کے عجیب سے حلیے اور دیکھنے کے انداز پر شفاء گھبرا کر پیچھے ہٹی تھی۔۔۔

"مم۔۔ میں چلی جاؤں گی۔۔۔۔"

اس شخص کی بے حد لال آنکھیں، بے حد سانولی رنگ اور بڑی بڑی مونچھیں شفاء کو گھبراہٹ میں مبتلا کر گئی تھیں۔۔۔

وہ جس طرح سر سے پیر شفاء کو دیکھ رہا تھا۔۔ اس نے اس رکشے سے اترنا ہی مناسب سمجھا تھا۔۔

بنا دیکھے رکشے والے کو ہزار کا نوٹ تھماتی وہ بھاگنے کے سے انداز میں آگے بڑھ گئی تھی۔۔ اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔ رکشے والے نے بقیہ پیسے لوٹانے کے لیے ہانک لگائی تھی۔۔ جسے ان سنی کرتے شفاء تیز قدموں سے چلتی وہاں سے دور نکل آئی تھی۔۔

اس نے ایک بار بھی پلٹ کر رکشے والے کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔

"پتا نہیں کیسے کیسے لوفر رکشہ چلانے نکل آتے ہیں۔۔"

شفاء نے اس رکشے والے کی لال آنکھوں کو تصور میں لاتے جھرجھری سی لی تھی۔۔۔

وہ چلتی ہوئی بہت آگے آگئی تھی۔۔۔ جہاں اب اسے اسلحہ اٹھائے نقاب پوش افراد کھڑے نظر آنے لگے تھے۔۔۔

ان کو دیکھ کر شفاء ایک بار تو خوفزدہ ہوئی تھی مگر اگلے ہی لمحے وہ سر جھٹکتی آگے بڑھی تھی۔۔۔۔ اس نے کچھ غلط نہیں کیا تھا۔۔۔ پھر یہ لوگ بھلا کیوں اسے نقصان پہنچاتے۔۔۔۔

"مجھے" ملک "سے ملنا ہے۔۔۔ انہوں نے خود بلوایا ہے مجھے۔۔۔"

شفاء نے اپنا کارڈ دکھاتے انہیں بڑا سا زنگ آلود گیٹ کھولنے کا کہا تھا۔۔۔۔

جس پر بنا اسے کوئی جواب دیئے وہ گارڈ بندوق اس پر تان گیا تھا۔۔۔

خوف کے عالم میں شفاء کے ہونٹوں سے چیخ نکلی تھی۔۔۔ جس کے جواب میں دو گارڈ مزید اس کے اوپر بندوق تان گئے تھے۔۔۔

شفاء کی اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔

"خاموشی سے چلو ہمارے ساتھ۔۔۔ ملک کو عورتوں کی چیخوں سے سخت نفرت ہے۔۔۔ اگر دوبارہ چلائی تو تمہیں گولی مار دی جائے گی۔۔۔"

وہ گارڈ اس کی کنپٹی پر بندوق کی نال دباتے اسے خطرناک لہجے میں وارن کر گیا تھا۔۔۔

جس کے جواب میں شفاء نے بس اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

وہ اندر سے کانپ رہی تھی۔۔۔

نجانے کون کون سی سیڑھیوں اور کوریڈور عبور کرتے اسے ایک اندھیرے کمرے میں لے جاکر کرسی پر بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔

اس پورے کمرے میں تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ صرف شفا کی کرسی کے اوپر ایک چھوٹا سا بلب روشن کیا گیا تھا۔۔۔

اسے اپنے اردگرد اندھیرے کے سوا کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔

"شفاء اعوان ولد یحییٰ اعوان۔۔۔ اپنے باپ سے چھپ کر جرنلسٹ بنی پھر رہی ہو۔۔۔ صرف اور صرف مجھے۔۔۔۔" ملک "کو ایکسپوز کرنے کے لیے۔۔۔ رائٹ؟؟؟؟۔۔۔۔"

شفاء اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جکڑے دل ہی دل میں مختلف دعاؤں کا ورد کرتی اپنے گرد حفاظتی حصار باندھ رہی تھی۔۔۔ جب اس کے کانوں میں ایک سحر انگیز اور دلفریب سی آواز گونجی تھی۔۔۔

شفاء نے جھٹکے سے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔

کیونکہ وہ انڈرورلڈ کا ڈان چند الفاظ میں ہی اس کے بارے میں سب کچھ بیان کر گیا تھا۔۔۔

شفاء کی گھبراہٹ میں اضافہ ہوا تھا۔۔ کیا وہ پہلے سے اس کے ارادوں سے واقف تھا۔۔ اگر ایسا تھا تو اب شفاء کی جان خطرے میں تھی۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔۔"

شفاء نے فوراً نفی میں سر ہلاتے اس کے آخری جملہ کو ماننے سے انکار کیا تھا۔۔

اس نے آنکھیں پھاڑ کر اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کی تھی۔۔ مگر اسے سوائے سیاہی کے کچھ بھی دکھائی نہیں دیا تھا۔۔ وہ شاید چہرا دوسری جانب موڑے ہوئے تھا۔۔

کیونکہ شفاء کے کانوں میں ریوالونگ چیئر کے گھومنے کی آواز آئی تھی۔۔۔

"تو پھر کیوں لکھا میرے بارے میں۔۔۔؟؟؟ تم جانتی ہو ایسی گستاخی کرنے والوں کے ساتھ میں کیا کرتا ہوں۔۔"

اس شخص کے لہجے میں زرا برابر بھی لچک نہیں تھی۔۔۔

شفاء جو بظاہر یہاں انٹرویو لینے مگر درحقیقت کسی اور نیت سے آئی تھی۔۔۔ اس شخص کی دھمکیاں اس کا خون خشک کررہی تھیں۔۔۔

"میں نے آپ کے بارے میں کچھ غلط نہیں لکھا۔۔۔"

وہ بھی شفاء اعوان تھی۔۔۔ نہ اسے ڈرپوک لوگ پسند تھے اور نہ ہی وہ خود کسی سے ڈرتی تھی۔۔۔

ابھی وہ اتنا ہی بولی تھی جب اچانک سے اسکے سر پر روشن بلب بھی آف کر دیا گیا تھا۔۔۔

ایک دم سے کمرے میں بالکل اندھیرا پھیل گیا تھا۔

شفاء کو خوف کے عالم میں اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

بھاری قدموں کی آواز اس کے قریب آرہی تھی۔۔۔

شفاء گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

جب اسے اپنے دائیں کندھے پر کسی کی گرم سانسوں کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔۔

شفاء نے ہٹنا چاہا تھا جب اسے اپنی گردن پر گن کی نوک محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ ہولے ہولے لرزنے لگی تھی۔۔۔

ایسی سچویشن کا سامنا آج تک نہیں ہوا تھا اس کا۔۔۔

"تم جو چاہتی ہو وہ نہیں ہو سکتا۔۔۔ تمہارے ساتھ کب کیا ہونا ہے اس بات کا فیصلہ صرف میں کر سکتا ہوں۔۔ تم سوچ بھی نہیں سکتی میرے بارے میں لکھ کر تم نے خود کو کتنی بڑی مشکل میں ڈال دیا ہے۔۔۔ اپنے باپ کی چار دیواری میں رہ کر آرام سے پر سکون زندگی گزارو۔۔۔۔ یہی بہتر رہے گا تمہارے لیے۔۔۔"

اس نے شفاء کی گردن میں بہت سختی سے گن پیوست کر رکھی تھی۔۔ شفاء کی آنکھوں سے تکلیف کے مارے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

"مجھے آپ کے بارے میں سب کچھ جاننا ہے۔۔۔"

وہ اب بھی اپنی ضد پر قائم تھی۔۔۔

اس کا یہ ضدی انداز ملک کو بھی چونکا رہا تھا۔۔۔

"اگر میرے بارے میں سب کچھ جان گئی تو تمہاری زندگی مزید تنگ ہو جائے گی۔۔ خود پر رحم کھاؤ۔۔۔۔"

ملک اتنی وارننگز کسی کو نہیں دیتا تھا۔۔۔ مگر اس لڑکی کو بار بار مہلت دی جا رہی تھی۔۔۔ جس کا وہ ناجائز فائدہ اٹھا رہی تھی۔۔۔

اس کی گرم سانسیں اب بھی شفاء اپنے کندھے پر محسوس کر پا رہی تھی۔۔۔ وہ اس کے پیچھے کھڑا تھا۔۔۔

اردگرد پوری طرح سے اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔

"مجھے موت سے ڈر نہیں لگتا۔۔۔۔"

وہ لڑکی ہاشم دادا کو دو بدو جواب دے رہی تھی۔۔۔

"نہ ہی اندھیرے سے۔۔۔۔ اور نہ تم سے۔۔۔۔"

شفاء جانتی تھی یہ شخص اس کے سامنے کبھی نہیں آئے گا۔۔ اور نہ ہی کبھی اسے اس کی شناخت تک پہنچنے دے گا۔۔۔ وہ ایسے ہی اندھیرے میں اسے بے وقوف بناتا رہے گا۔۔۔

جب تک یہ شخص زندہ تھا۔۔۔ وہ شاید کچھ نہ کر پاتی۔۔۔ اس لیے اس کا مر جانا ہی سب سے بہترین تھا۔۔۔

اس لیے شفاء نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے وہ اس کے آگے سے ہٹتی۔۔ اپنے پرس میں موجود گن نکالتی اپنے پیچھے کھڑے" ملک "کے اوپر کھول چکی تھی۔۔۔

اس نے زرا سا بھی رحم کھائے اور بنا کسی ہچکچاہٹ کے پوری میگزین اس کے وجود پر خالی کردی تھی۔۔۔

اندھیرے میں اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ مگر جس طرح وہ فائر کر رہی تھی۔۔۔ اسے دیکھ کر کوئی بھی" ملک "کے لیے اس کی شدید نفرت کا اندازہ لگا سکتا تھا۔۔۔

"کتنے سالوں سے تم تک پہنچنا چاہتی تھی میں۔۔۔ تمہارا انٹرویو لینے نہیں بلکہ تمہیں موت کے گھاٹ اتارنے۔۔۔ کیونکہ تم سے شدید نفرت کرتی ہوں میں۔۔۔۔"

شفاء نے موبائل ٹارچ نکال کر اپنی تسلی کرنی چاہی تھی۔۔۔ کہ کیا وہ اس شخص کی قید سے اپنے زندگی کو آزاد کروا پانے میں کامیاب ہوئی ہے یا نہیں۔۔۔

جب اسے وہ خون میں لت پت شخص زمین بوس ہوا نظر آیا تھا۔۔۔ شفاء نے اس کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس کے چہرے کو دیکھنا چاہا تھا۔۔۔

مگر اسی لمحے اس کے ہاتھ میں پکڑی ٹارچ بند ہوئی تھی۔۔۔ ہر جانب اندھیرا پھیل گیا تھا۔۔۔ وہ چاہنے کے باوجود اس شخص کا چہرا نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔۔

مگر اس کی دلکش آواز اب بھی شفاء کو اپنے اردگرد گونجتی محسوس ہورہی تھی۔۔۔ اس نے اپنا موبائل نکالنے کے لیے اپنا بیگ ٹٹولا تھا۔۔۔

تاکہ وہ اس شخص کا چہرا دیکھ سکے۔۔۔

مگر قریب آتی قدموں کی آواز پر وہ حواس باختہ سی اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

"نفرت ہے مجھے تم سے۔۔۔ میں بتا نہیں سکتی مجھے کتنی خوشی محسوس ہورہی ہے تمہیں جان سے مار کر۔۔۔"

شفاء جاتے جاتے بھی اپنی نفرت کا اظہار کرنا نہیں بھولی تھی۔۔۔۔۔۔

شفاء کو امید نہیں تھی کہ وہ اتنی آسانی سے "ملک "کے اڈے سے نکل آئے گی۔۔۔ باہر آکر اسے حیرت ہوئی تھی کہ سب لوگ اندر سے فائرنگ کی آتی آواز پر اس جانب بھاگتے انٹرنس کو بالکل خالی چھوڑ چکے تھے۔۔۔

جس کی وجہ سے شفاء با آسانی وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

یہ دیکھے بغیر کہ اوپر ٹیرس پر کھڑا شخص سیگریٹ کا دھواں فضا میں خارج کرتا اسے گہری پر تپش نگاہوں سے گھور رہا تھا۔۔۔

"نفرت۔۔۔۔۔۔"

یہ لفظ زیر لب بڑبڑاتا" ملک "ایک زور دار مکہ کانچ کی ونڈو پر رسید کرتا اپنے ہاتھ کو لہولہان کر گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔ تم جب سے واپس آئی ہو بہت چپ چپ سی ہو۔۔۔ سب خیریت ہے نا۔۔؟"

شہلا گم صُم سی کھڑکی کے ساتھ لگی کھڑی شفاء کے پاس آتے فکرمندی سے بولی تھی۔۔۔ جو کبھی زندگی میں اتنی خاموش نہیں رہی تھی۔۔۔

"جی آپا میں ٹھیک ہوں۔۔۔ بس تھک گئی تھی۔۔ ابھی سونے لگی ہوں۔۔ تھکن بھی اتر جائے گی اور موڈ بھی فریش ہو جائے گا۔۔۔"

شہلا سے نگاہیں چراتے وہ بیڈ کی جانب بڑھتی خود کو پوری طرح سے لحاف میں چھپا گئی تھی۔۔۔ اس کے کانوں میں بار بار اس شخص کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔

اس کی دلفریب مہک ابھی بھی شفاء کو اپنے اردگرد بکھری محسوس ہورہی تھی۔۔۔

جسے آج وہ اپنے ہاتھوں سے مار کر آئی تھی۔۔۔

اپنے باس کو اس نے یہی کہا تھا کہ وہ اندر ہی نہیں گی۔۔۔ ان کے کہنے پر راستے سے ہی لوٹ آئی ہے۔۔۔

وہ اپنے راز کسی کو نہیں بتاتی تھی۔۔۔ اس لڑکی کا ہر راز اسکے دل میں دفن تھا۔۔۔ وہ اب تک اس شخص تک پہنچنے کے لیے ہزاروں الٹے کام کر چکی تھی۔۔۔

مگر کبھی بھی نہ تو پکڑی گئی تھی اور نہ کامیاب ہوئی تھی۔۔۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اس بار اتنی آسانی سے کیسے کامیاب ہوگئی تھی۔۔۔

وہ اس شخص کو تو ختم کر چکی تھی۔۔ جو اس کے بابا کو اس کی اصل شناخت بتانے سے روکتا آیا تھا۔۔ جو اس کی ہر اذیت کا زمہ دار تھا۔۔

مگر اب آگے وہ کیسے اپنے اصل تک پہنچنے والی تھی۔۔۔ اس بارے میں ابھی اس کے دماغ میں کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

اسے لگا تھا کہ اس شخص کو مار کر وہ بہت خوش ہوگی۔۔ مگر گھر واپس آنے کے بعد وہ نہ تو ٹھیک سے خوش ہو پارہی تھی۔۔۔ نہ ہی اپنی کیفیت کو سمجھ پارہی تھی۔۔۔

شہلا اسے سوتا دیکھ لائٹ آف کرتی روم سے نکل آئی تھی۔۔۔

شہلا کے جاتے ہی شفاء نے پہلے اٹھ کر دروازہ اندر سے لاک کیا تھا۔۔۔

اس نے اپنا موبائل آن کرتے اب تک" ملک "کے حوالے سے ملک میں نشر ہوجانے والی خبر پڑھنی چاہی تھی۔۔ جس کے بارے میں کم ہی کوئی نیوز نشر ہوتی تھی۔۔۔ سب لوگ اسکی دہشت سے خوفزدہ رہتے تھے۔۔۔

مگر موبائل آن کرتے ہی سکرین پر جگمگاتی خبر پڑھ کر شفاء چکرا کر رہ گئی تھی۔۔۔

یہ خبر تھی تو" ملک " کے بارے میں ہے۔۔۔

مگر

یہ اس کے قتل کے بارے میں نہیں تھی۔۔

"ملک اپنے آدمیوں کے ساتھ آج شام چھ بجے لاہور کے ایک مشہور شاپنگ مال پر حملہ آور ہوا تھا۔۔۔ وہاں موجود ایک سیاسی پارٹی کے لیڈر کو اتنے سارے لوگوں کے سامنے قتل کر دیا گیا تھا۔۔۔ دو لوگ زخمی ہوئے تھے۔۔ مزید کوئی بھی جانی اور مالی نقصان نہیں ہوا تھا۔۔ وہ وہاں کیوں آیا تھا اس سیاسی شخصیت سے اس کی کیا دشمنی تھی۔۔ اب تک کسی کو کچھ بھی پتا نہیں چل پایا تھا۔۔۔"

یہ خبر پڑھ کر شفاء کو اپنے سامنے کمرے کی ہر شے گھومتی نظر آئی تھی۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔

فکس اسی ٹائم پر تو وہ ملک کو اس کے اڈے پر مار کر نکلی تھی۔۔۔۔

اگر ملک اُس وقت مال میں تھا تو پھر وہ شخص کون تھا جسے اس نے مارا تھا۔۔

"یہ کیا کیا میں نے۔۔۔۔؟؟؟ کیا ملک نے پھر میرے ساتھ کوئی کھیل کھیلا ہے۔۔۔ یا واقعی میں نے غلط بندے پر اٹیک کر دیا۔۔"

شفاء اپنے بالوں کو دونوں مٹھیوں میں تھام کر رہ گئ تھی۔۔۔

وہ اتنی بڑی غلطی کیسے کر سکتی تھی۔۔۔

شفاء ابھی اسی کشمکش میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔ جب اس کا موبائل کسی ان نون کال پر روشن ہوا تھا۔۔۔

شفاء نے بے دھیانی میں کال اٹینڈ کرتے فون کان سے لگایا تھا۔۔۔

"شفاء اعوان۔۔۔ کیسی ہو۔۔۔؟؟"

دوسری جانب سے وہی سنسناہٹ بھرا گھمبیر لہجہ۔۔۔

شفاء کا دل اچھل کر حلق میں آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"کک کون۔۔۔۔؟؟؟"

شفا کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمایاں ہوئی تھیں۔۔۔

"اتنی جلدی بھول گئی۔۔۔ آج ہی تو ملاقات ہوئی تھی ہماری۔۔۔"

ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس شخص کے لہجے کے سرد پن میں اضافہ ہورہا تھا۔۔۔

"تت۔۔ تم ززندہ۔۔۔ ہو۔۔۔ نن نہیں ایسے کیسے ہوسکتا ہے۔۔۔؟؟"

شفاء خوف کے مارے ہکلا گئی تھی۔۔۔۔

جب اسی لمحے دوسری جانب سے زور دار قہقہہ سنائی دیا تھا۔۔

" میں زندہ بھی ہوں اور تم سے ملنے کو بے قرار بھی۔۔۔ پہلی بار کسی ایسے دشمن سے پالا پڑا ہے۔۔۔ تمہارے ساتھ دشمنی نبھانے میں بہت مزا آئے گا۔۔۔"

اس شخص کے الفاظ جتنے نارمل تھے۔۔۔ اس کا لہجہ اتنا ہی سنگین تھا۔۔۔

شفاء خوف سے کانپ رہی تھی۔۔۔

"اسے جو کام بہت ہی آسان لگا تھا وہ اتنا ہی مشکل نکلا تھا۔۔ وہ کس بری طرح سے پھنس چکی تھی۔۔۔ اس بات کا اندازہ اسے اب ہورہا تھا۔۔۔

"کیا ہوا تمہیں مجھ سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ تمہیں تو ڈرپوک لوگوں سے سخت نفرت ہے۔۔۔"

وہ شخص اس کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا۔۔۔

شفاء کی گھبراہٹ میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔

"تم ملک نہیں ہو۔۔۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے تمہیں ختم کیا تھا۔۔۔ تم کوئی اور ہو۔۔۔۔ تم میرے ساتھ کھیل کھیل رہے ہو۔۔۔ بہت شاطر ہو تم۔۔۔ مگر دیکھنا جیت پھر بھی میری ہی ہو گی۔۔۔"

شفاء نے خود کو مضبوط ظاہر کرنا چاہا تھا۔۔۔

جس کے جواب میں اسے پھر سے دوسری جانب سے قہقہ سنائی دیا تھا۔۔۔

"تم میرے بارے میں کچھ بھی جانے بغیر مجھے قتل کرنے نکل پڑی۔۔۔ پہلے میرے بارے میں جان تو لیتی کہ میں کون ہوں۔۔۔ ملک کون ہے۔۔۔ دشمنی کا آغاز اس تعارف کے بعد ہونا چاہیے

تھا۔۔۔ مزا تب ہی آتا۔۔۔ مگر تمہاری جلد بازی نے دشمنی کا مزا ہی کر کرا کر دیا ہے۔۔۔"

وہ شخص جس طرح افسوس کر رہا تھا۔۔۔

شفاء کو اس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا تھا۔۔۔۔

"میں تم سے شدید نفرت کرتی ہوں۔۔۔ میری دشمنی کے لیے اتنا تعارف ہی کافی ہے۔۔۔"

شفاء کے لہجہ میں اس شخص کے لیے کوئی رعایت نہیں تھی۔۔۔

"مجھے نفرت اور دشمنی دونوں ہی نبھانے میں بہت مزا آتا ہے۔۔۔ بہت اچھی گزرے گی ہم دونوں کی۔۔۔۔"

Don’t Copy Paste and Share Without My Permission

اس شخص کے لہجے سے شعلے لپک رہے تھے۔۔۔

شفاء کے لیے اس کے انداز میں کوئی مہلت نہیں تھی۔۔۔

دونوں طرف نفرت کا زور بہت سخت لگ رہا تھا۔۔۔ کس کی جیت اور کس کو مات ہونے والی تھی۔۔ یہ بات آنے والا وقت ہی بتا سکتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"شفاء ابا تمہیں بلا رہے ہیں۔۔۔"

شفاء بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہی تھی۔۔۔ جب خدیجہ کے دیے جانے والے پیغام پر اس کے چہرے کا رنگ بدلہ تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔۔؟؟"

شفاء کے چہرے پر خوف کا سایہ لہرایا تھا۔۔۔

"کوئی بات کرنی ہوگی۔۔۔ تم اتنا گھبرا کیوں رہی ہو۔۔۔؟"

خدیجہ نے اس کی زرد پڑتی رنگت دیکھ فکرمندی سے پوچھا تھا۔۔۔

"نہیں ویسے ہی۔۔۔۔"

شفاء اپنے سر پر دوپٹہ درست کرتی مولوی یحییٰ کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

جہاں وہ صوفے پر بیٹھے ہاتھ میں تسبیح تھامے سر جھکائے ہوئے تھے۔۔۔

"جی ابا جان۔۔۔۔۔"

شفاء کا سر بالکل جھکا ہوا تھا۔۔۔

ایک عجیب سا خوف اس کے چہرے پر منڈلا رہا تھا۔۔۔۔

"اپنا بوریا بسترا سمیٹوں اور نکل جاؤ میرے گھر سے۔۔۔ تم اب یہاں ایک پل کے لیے بھی نہیں رہ سکتی۔۔۔"

مولوی صاحب نے بنا اس کی جانب دیکھے اپنا فیصلہ سنا دیا تھا۔۔

"ابا جان آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔؟؟ میرا قصور اتنا بڑا نہیں ہے جتنی بڑی سزا دے رہے ہیں آپ مجھے۔۔۔۔"

شفاء ان کے قدموں میں گرتی سسکیوں سے رو دی تھی۔۔۔

"تمہارا قصور کتنا بڑا ہے تم بہت اچھے سے جانتی ہو۔۔۔ تم نے ملک پر قاتلانہ حملہ کیا ہے۔۔۔ ہمارے محسن کو مارنے کی کوشش کی ہے تم نے۔۔۔ یہ قصور نہیں گناہ ہے۔۔۔۔"

مولوی صاحب کے لہجے میں زرا سی بھی لچک نہیں تھی۔۔۔

شفاء نے تڑپ کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

"وہ اچھا انسان نہیں ہے بابا۔۔۔"

شفاء نے نگاہیں چراتے جواب دیا تھا۔۔۔

جس پر مولوی صاحب نے زخمی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ہم سے بھی زیادہ تمہارے محسن ہیں وہ۔۔۔ میں نہیں جانتا کیوں اتنی نفرت بھر گئی ہے تمہارے دل میں ان کے لیے۔۔۔"

مولوی صاحب اپنے محسن کے بارے میں مزید غلط نہیں سن سکتے تھے۔۔۔

"میرا محسن نہیں ہے وہ۔۔۔ جو انسان نفرت کے قابل ہے اسے میری نفرت ہی ملے گی۔۔۔"

شفاء اس شخص کے بارے میں اچھے الفاظ نہیں بول پائی تھی۔۔۔

"تم نے غلطی نہیں گناہ کیا ہے۔۔۔ جس کی سزا میں تمہیں ہمارے منتخب کیے گئے لڑکے سے شادی کرنی ہوگی۔۔۔ وہ بھی آج رات۔۔۔۔ اگر چاہتی ہو کہ میں تم سے اپنی بیٹی ہونے کا حق نہ چھینوں تو تمہیں میرا حکم ماننا ہوگا۔۔۔ ورنہ بھول جانا کہ تمہاری زندگی میں مولوی یحییٰ نامی کوئی انسان آیا تھا۔۔۔

میرا تم سے ہر تعلق ختم ہو جائے گا۔۔۔۔"

مولوی صاحب نے انتہائی سنگین فیصلہ سنا دیا تھا۔۔۔

جس پر شفاء شاکی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

" ابا آپ اس شخص کے لیے مجھ سے اپنا رشتہ ختم کر رہے ہیں۔۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ میرا قصور وار ہے۔۔۔"

شفاء نے بے یقینی سے ان کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

"وہ تمہارے قصوروار نہیں ہیں۔۔۔ انہوں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ اگر وہ نہ ہوتے تو تم آج زندہ نہ ہوتی۔۔۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا۔۔ ہر وقت اس شخص کا حفاظتی سایہ تمہارے سر پر موجود رہتا ہے۔۔۔ تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے کہ کتنی بار اس شخص نے تمہیں بچایا ہے۔۔۔ دوبارہ کبھی بھی تمہارا سر اس شخص کے سامنے اٹھنا نہیں چاہیے۔۔۔"

مولوی صاحب جو باتیں کہہ رہے تھے۔۔۔ وہ ماننا شفاء کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔

"ابا پلیز۔۔۔ آپ جانتے ہیں میری زندگی کا مقصد کیا ہے۔۔۔ ؟ میں شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔"

شفاء نے ایک آخری کوشش کی تھی۔۔۔

"اپنی زندگی کے سارے مقاصد شادی کے بعد اپنے شوہر کے گھر جاکر پورے کرنا۔۔۔ میں تمہیں اب مزید اپنے گھر رکھ کر اپنے محسن کو ناراض نہیں کر سکتا۔۔۔"

مولوی صاحب نے دو ٹوک جواب دیا تھا۔۔۔

جو سنتے شفاء کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ مجھے آپ کا یہ فیصلہ منظور ہے۔۔۔"

شفاء کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ ان کی بات ماننے کے سوا۔۔۔ وہ اس کی شادی کس سے کروانے جا رہے تھے۔۔ اس نے ایک بار بھی پوچھنا گوارہ نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ خاموشی سے وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

اس کے دماغ میں ابھی بھی یہی چل رہا تھا کہ اگر جس شخص پر اس نے حملہ کیا تھا وہ ملک نہیں تھا تو وہ کون تھا۔۔۔

اور اگر اس نے ملک پر حملہ نہیں کیا تھا۔ تو اس کے بابا تک یہ خبر کیوں پہنچائی گئی تھی۔۔۔

شفاء کا دماغ مزید الجھ چکا تھا۔۔۔

کچھ گھنٹوں کے بعد اس کا کسی اجنبی سے نکاح ہونے والا تھا۔ جسے دیکھنا تو دور۔۔۔ وہ اس کے نام تک سے واقف نہیں تھی۔۔۔

مگر اس احساس سے عاری لڑکی کو اب بھی اس بات کی فکر نہیں تھی۔۔۔

اس کے دماغ میں اب بھی ملک کو مارنے کے منصوبے چل رہے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شفاء نے جب سے ہوش سنبھالا تھا اس کے دماغ میں اس دن سے یہ کڑوا سچ بھر دیا گیا تھا کہ وہ مولوی صاحب کی سگی اولاد نہیں ہے۔۔۔

شفاء کے لیے یہ حقیقت کسی شاک سے کم نہیں تھی۔۔۔

وہ کون تھی۔۔۔ اس کی اصلیت، اس کا حسب و نسب کیا تھا۔۔۔

یہ بات جاننا اس کے لیے ناگزیر ہوگیا تھا۔۔۔

یہ حقیقت جاننے کے بعد وہ پورا ایک مہینہ بیمار رہی تھی۔۔۔

اس کی بہت زیادہ ضد پر مولوی صاحب نے اسے کچھ باتیں ہی بتائی تھیں۔۔۔

کہ اسے ایک شخص وہاں لایا تھا۔۔ اس کے اپنے سگے ماں باپ کی ایک حادثے میں ڈیتھ ہوچکی تھی۔۔۔ اس کا اب اس پوری دنیا میں کوئی نہیں تھا۔۔

وہ شخص کون تھا شفاء اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔۔

مگر وہ اتنا سمجھ چکی تھی کہ یہ لوگ اس سے جھوٹ بول رہے تھے۔۔۔ اسے جیسے کسی سے چھپا کر یہاں رکھا گیا تھا۔۔ وہ شخص اکثر مولوی صاحب سے ملنے آتا تھا۔۔ مگر بہت کوششوں کے بعد بھی شفاء اسے دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔

اسی شخص نے مولوی صاحب کو اس کی کفالت کرنے کی زمہ داری سونپی تھی۔۔۔ جب اسے یہاں لایا گیا تھا تو وہ چھ سال کی تھی۔۔۔

شفاء کا اس شخص سے اس کا کیا رشتہ تھا اور وہ شخص اسے یہاں کیوں لایا تھا۔۔۔ شفاء کو اس بارے میں آج تک کچھ نہیں بتایا گیا تھا۔۔۔

اس کا نمبر ٹریس کروانے کے بعد شفاء کو اس کے نام کے بارے میں پتا چلا تھا۔۔۔

اس نے اخباروں اور نیوز پیپرز میں ہی پڑھا تھا کہ ملک ایک بہت بڑے مافیہ گروپ کا سرغنہ تھا۔۔۔

جس کی پاور اور دہشت کا مقابلہ کر پانا ناممکنات میں سے تھا۔۔

مگر ایک بات جو شفاء جو حیران کرتی تھی۔۔ وہ تھی مولوی صاحب کا اس شخص کو اپنا محسن کہنا۔۔۔

شفاء کو بس اتنا پتا تھا کہ " ملک "نہیں چاہتا وہ اپنے گھر والوں سے ملے۔۔ اپنے خاندان میں واپس لوٹے۔۔

شفاء کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں تھی۔۔ اگر کبھی وہ بیمار بھی پڑ جاتی تھی۔۔ تب بھی ڈاکٹر کو گھر بلوایا جاتا تھا۔۔

وہ جو سمجھ رہی تھی کہ اس کی تعلیم اور جاب کے بارے میں مولوی صاحب کو زرا سا بھی علم نہیں تھا۔ تو یہ اس کی بھول تھی۔۔

اس کے پیرنٹس کون ہیں اور کہاں ہیں۔۔۔ مولوی صاحب اس ساری حقیقت سے واقف تھے۔۔ مگر صرف ملک کی وجہ سے وہ اسے نہیں بتا رہے تھے۔۔۔

مولوی صاحب بظاہر لوگوں کے سامنے ایک بہت ہی سفید پوش اور عام سے سادہ لوح انسان تھے۔۔۔

مگر شفاء کے علاوہ یہ بات کوئی نہیں جانتا تھا کہ مولوی صاحب کا "ملک" جیسے خطرناک بندے سے کانٹیکٹ تھا۔۔۔

جب تک یہ شخص زندہ تھا شفاء اپنے گھر والوں تک نہیں پہنچ پاتی۔۔۔ اس لیے اس نے یہ دوسرا طریقہ اپنایا تھا۔۔۔

اس نے بہت ہی ہوشیاری سے مولوی صاحب کا ہی ایک بہت ہی خفیہ جگہ پر رکھا پسٹل اٹھا کر۔۔۔ ملک کے اڈے پر جاکر اس پر حملہ کر دیا تھا۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ یہ سب اس نے خود اپنی مرضی سے نہیں کیا تھا۔۔۔

یہ سب اس سے کروایا گیا تھا۔۔۔

ملک کی مرضی کے مطابق ہی وہ وہاں تک پہنچائی گئی تھی۔۔۔ ہاں مگر اس کا ارادہ کیا تھا۔۔۔

یہ جان کر ملک کو بھی گہرا شاک لگا تھا۔۔

اسے امید نہیں تھی شفاء اس پر قاتلانہ حملہ کرے گی۔۔۔

مگر باز کی نظر رکھنے والا وہ شخص بہت آسانی سے شفاء کے وار سے بچ گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ نازک شہزادی پنک کلر کا فراک پہنے اپنے روئی جیسے نرم و گداز پیروں کا گیلے گھاس پر رکھتی ہاتھوں میں گلاب کے پنک کلر کے پھولوں کا گلدستہ اٹھائے آگے بڑھ رہی تھی جب اچانک اس کی نظر کچھ فاصلے پر سیاہ لباس میں کھڑے اپنے شہزادے پر پڑی تھی۔۔۔

جو ہاتھوں میں پنک پھولوں کے گجرے اٹھائے کھڑا محبت پاش نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے نزاکت سے چلتی اس کے مقابل جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ جہاں اس کا شہزادہ اب بھی انہیں محبت پاش نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"یہ آپ کے لیے۔۔۔۔"

وہ اس کے آگے گھٹنوں کے بل بیٹھتے اسے وہ بکے پیش کرتے محبت پاش نگاہوں سے اس کے وجیہہ چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔ وہ واقعی کہیں کا شہزادہ ہی معلوم ہوتا تھا۔۔۔ اس کی وجاہت، دلکش

مسکراہٹ اور اس کے مسکرانے پر گالوں میں ابھرتے خوبصورت گڑھے۔۔۔ وہ واقعی خوبصورتی کا شاہکار تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس کے قدموں میں بیٹھی نجانے کتنے ہی لمحے دیوانہ وار نگاہوں سے اسے تکے گئی تھی۔۔۔

"میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔ تمہاری نفرت کو محبت میں بدلنے کے لیے۔۔۔ تمہیں ہر اذیت سے بچانے کے لیے۔۔۔ تمہارے ہر نقصان کو نفع میں بدلنے کے لیے۔۔۔"

اسے دونوں کندھوں سے تھام کر اس شہزادے نے اپنا ہمیشہ کا کہا جملہ دوہرایا تھا۔۔۔ اور اس کی دودھیا سی گلابیاں چھلکاتی کلائی تھام کر اس میں گجرے پہنانے لگا تھا۔۔۔

اس نازک شہزادی نے نم آنکھوں سے مسکراتے جیسے ہی ہاتھ بڑھا کر اس شہزادے کے چہرے کو چھونا چاہا تھا۔۔

اچانک سے وہ چمکتی صبح سیاہ رات میں بدل گئی تھی۔۔۔

وہ محبت پاش مسکراتی آنکھیں نفرت سے لبریز اس کو پھر سے اسی تاریکی میں پھینک گئی تھیں۔۔ جس کا وہ بچپن سے حصہ تھی۔۔۔

"آہ۔۔۔۔نہیں۔۔۔"

شفاء ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔ اس کا چہرا پسینے سے شرابور تھا۔۔ پورا وجود تھر تھر کانپ رہا تھا۔۔۔

آج بہت عرصے بعد دوبارہ اسے یہ خواب آیا تھا۔۔۔

"آخر میری زندگی باقی سب کی طرح نارمل کیوں نہیں ہے۔۔۔ کیا قصور ہے میرا۔۔۔ آخر کیوں وہ شخص ہر گزرتا دن میرے لیے مشکل بنا دیتا۔۔۔ ایک بار میرے سامنے آجاؤ تم۔۔۔ زندہ نہیں چھوڑوں گی میں تمہیں۔۔۔ محسن مائی فٹ۔۔۔

ایسے محسن سے تو موت آجانا بہتر ہے۔۔۔۔"

شفاء دل ہی دل میں بڑبڑاتی بیڈ سے اٹھنے لگی تھی۔۔۔ جب اس کی نظر تکیے کے قریب رکھے گلابی پھولوں پر پڑتی وہیں ساکت ہوئی تھی۔۔۔

یہ تو وہی پھول تھے جو وہ آج کی طرح پہلے بھی کئی بار اپنے خواب میں دیکھ چکی تھی۔۔۔

ان پھولوں میں ایک چھوٹا سا کارڈ رکھا گیا تھا۔۔۔ جس پر لکھا تھا۔۔" میری جانب سے نفرت کا پہلا وار مبارک ہو۔۔"

یہ تحریر پڑھ کر شفاء کا چہرا غصے سے لال ہوا تھا۔۔۔ کارڈ کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے بعد بھی اس کے اندر لگی چنگاری کم نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"یہ پھول یہاں کیسے آئے۔۔۔ ؟؟ تو کیا اس شخص کی رسائی میرے خوابوں تک بھی ہے۔۔۔ آخر کیا چیز ہے یہ شخص۔۔۔"

شفاء جتنے اس سب سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

وہ شخص اسے مزید الجھا دیتا تھا۔۔۔

شفاء نے پھولوں کو نوچ کھسوٹ کر کھڑکی سے باہر اچھال دیا تھا۔۔ تاکہ اگر وہ شخص اس وقت بھی اس کے آس پاس ہے تو ان پھولوں کا حشر دیکھ وہ اس کی شدید نفرت کا اندازہ لگا سکے۔۔۔

اسے یہ پھول بہت پسند تھے۔۔ مگر آج سے اسے ان سے بھی شدید نفرت ہوچکی تھی۔۔۔

مولوی صاحب اپنے کمرے میں بیٹھے تھے۔۔ جب ان کا فون رنگ ہوا تھا۔۔۔

"اب ہماری امانت ہمارے حوالے کرنے کا وقت آچکا ہے مولوی صاحب۔۔۔۔"

سرد و سپاٹ لہجے میں حکم صادر کیا گیا تھا۔۔۔

"جی سائیں۔۔۔ میں نے بات کرلی ہے۔۔۔ آج رات آپ کی امانت آپ کے مقرر کردہ شخص کے حوالے کر دی جائے گی۔۔۔"

مولوی صاحب اپنی کرسی پر سیدھے ہو کر بیٹھتے مؤدبانہ لہجے میں بولے تھے۔۔۔

"ہممہ۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔"

پہلے سے بھی زیادہ سپاٹ لہجے میں کہتے کال کاٹ دی گئی تھی۔۔۔۔

"پھر آج سے ہی شروع کرتے ہیں نفرت کا یہ نیا کھیل۔۔۔ شفاء اعوان۔۔۔۔"

گہرا کش لیتے اس نے سیگریٹ کا دھواں سامنے پینٹ کی گئی تصویر پر چھوڑ دیا تھا۔۔۔ جبکہ اس کے ہونٹوں کی تراش میں مبہم سی مسکراہٹ پوشیدہ تھی۔۔۔

وہ کچھ لمحوں بعد ہی اس جنگلی خونخوار بلی کو اس کے اصل مقام پر پہنچانے والا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شماس بخش جدی پشتی رئیس اور اپنے قبیلے کا گدی نشین تھا۔۔۔

اس کے قبیلے میں اس کی مرضی کے بغیر ایک پتا بھی نہیں ہلتا تھا۔۔۔ بڑے بڑے خون خرابے اور مشکل سے مشکل جرگے اس کے ایک فیصلے سے حل ہوجایا کرتے تھے۔۔۔

وہ بہت ہی معزز خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔۔۔

جس خاندان کا ہر فرد اپنی جگہ بہت ہی سلجھا ہوا اور اچھی صفات کا مالک انسان سمجھا جاتا تھا۔۔۔

ان کے خاندان کے کسی بھی فرد کو زرا سی بھول چوک کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

بخش حویلی کا پورا نظام خجستہ خانم سائیں کے ہاتھ میں تھا۔۔ ان کے سب بیٹے، بہوئیں اور پوتے پوتیاں انہیں کے حکم کے مطابق چلتی تھیں۔۔۔ سوائے شماس بخش کے۔۔۔

وہ گدی نشین تھا۔۔ اس قبیلے کا حاکم تھا۔۔۔

اس پر کسی کا حکم نہیں چلتا تھا۔۔۔

کوئی اس کے حکم سے رو گردانی بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔

لیکن اس کے فیصلے کبھی بھی اصولوں سے ہٹ کر اور ناانصافی بھرے نہیں ہوتے تھے۔۔۔

اس کے خاندان سمیت باقی سب لوگ اس سے بہت خوش تھے۔۔

مگر جو قدم وہ اب اٹھانے والا تھا۔۔ اس کے بعد اس کے خاندان

سمیت قبیلے والوں کا کیا ری ایکشن آنے والا تھا۔۔ وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔

"سائیں خانم سائیں نیچے آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔۔۔"

شاس بخش اپنے نئے سفر پر جانے کے لیے بالکل تیار تھا۔۔ اور اس کے بعد آنے والے طوفان کے لیے بھی۔۔۔

شاس نے ہی خجستہ خانم سمیت سب خاندان والوں کو نیچے جمع ہونے کا حکم دیا تھا۔۔

ملازمہ کے بتانے پر وہ سر ہلاتا نیچے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

وائٹ شرٹ پر بلیک کوٹ پہنے وہ اپنی رعب دار پرسنیلٹی کے ساتھ چلتا ہوا اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

سب کی پرستائش عقیدت بھری نگاہیں اسی پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

اس کے آنے پر خجستہ بیگم کے علاوہ باقی سب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

چاہے وہ اس سے عمر میں چھوٹے تھے یا بڑے۔۔۔ مگر شماس جس عہدے پر تھا۔۔۔ اس کا احترام کرنا ان سب پر ہی فرض تھا۔۔۔

"خیریت ہے شماس آپ نے یوں اچانک سب کو اکٹھا کیا۔۔۔"

خجستہ خانم نے اس کے سنجیدہ تاثرات دیکھ پوچھا تھا۔۔

باقی سب کے ذہنوں میں بھی یہی سوال تھا۔۔۔

مگر باقی ان میں سے کوئی پوچھ نہیں پایا تھا۔۔۔

"جی ایک ضروری بات کرنی تھی آپ سب سے۔۔ بلکہ اپنا ایک بہت اہم فیصلہ سنانا تھا۔ مجھے پوری امید ہے کہ آپ میں سے کسی کو میرے اس فیصلے سے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔۔"

شماس ہمیشہ سنجیدگی کا لبادہ اوڑھے سب کو خود سے فاصلے پر رکھنے کا عادی تھا۔۔

خجستہ خانم کے سوا کوئی اس سے بات کرنے کی جرات نہیں کر پاتا تھا۔۔

"کیسا فیصلہ۔۔؟؟"

خجستہ خانم بھی زرا سی پریشان ہوئی تھیں۔۔

"میں شادی کررہا ہوں۔۔"

شماس نے بہت ہی سکون سے ان سب کے سروں پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

خجستہ خانم کتنی ہی دیر کچھ بول ہی نہیں پائی تھیں۔۔۔ ان کے چہرے پر خوف کا سایہ سا لہرایا تھا۔۔۔

باقی سب نے بھی پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کس سے۔۔۔؟؟ اُس طوائف زادی سے۔۔۔۔ ؟؟"

خجستہ خانم اپنے لہجے میں ابھرتی ناگواری کو چھپا نہیں پائی تھیں۔۔۔

شماس ان کی بات پر بنا کوئی ری ایکشن دیئے پرسکون سا بیٹھا رہا تھا۔۔۔

"نہیں شفاء بخش سے۔۔۔"

یہ نام لیتے اس کی نگاہوں میں ایک عجیب سا تاثر تھا۔۔

"اس غلاظت کی پوٹلی کے نام کے ساتھ ہمارے خاندان کا نام لگا دینے سے وہ معتبر نہیں ہوجائے گی۔۔ نہ ہی اس مولوی کے گھر میں رکھ کر اس کا ناپاک وجود پاک ہوسکتا ہے۔۔ وہ بخش حویلی کی بہو نہیں بن سکتی۔۔۔"

خجستہ خانم کا چہرا بالکل لال ہوچکا تھا۔۔ غصے سے بولنے کی وجہ سے ان کی سانس پھول چکی تھی۔۔

باقی سب لوگ دم سادھے شماس بخش کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ خجستہ خانم کی سخت باتوں کے باوجود اس کے جسم پر جوں تک نہیں رینگی تھی۔۔۔

"آپ جانتے ہیں اگر قبیلے والوں کو آپ کے اس اقدام کا پتا چلا تو ہمارے مخالفین ہنگامہ کھڑا کر دیں گے۔۔۔ اس لڑکی کی وجہ سے آپ سے آپ کی گدی چھن جائے گی۔۔۔"

شماس بخش کے چچا ولید بخش نے اسے سمجھانا چاہا تھا۔۔

وہ سب ہی جانتے تھے کہ شماس کتنا غلط فیصلہ کرنے جارہا ہے۔۔ مگر وہ بہت ضدی تھا۔۔۔ ایک بار جو فیصلہ کر لیتا تھا۔۔ اس سے کبھی نہیں پلٹتا تھا۔۔۔

اس نے شفاء بخش سے نکاح کرنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔۔ جو اب اس نے ہر حال میں کر کے رہنا تھا۔۔

"آپ امامہ کو نیچا دکھانے کے لیے یہ سب کررہے ہیں نا۔۔ مگر آپ یہ نہیں دیکھ رہے کہ ایسا کرنے سے آپ کی اپنی زندگی برباد ہو جائے گی۔۔۔"

خجستہ خانم نے اب کی بار زرا نرمی سے سمجھایا تھا اسے۔۔

سب نے شماس کے سامنے امامہ کا نام لینے پر گھبراہٹ کے عالم میں خجستہ خانم کی جانب دیکھا تھا۔۔

جبکہ دوسری جانب شماس نے لال انگارہ آنکھوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

ایک لمحے کے لیے خجستہ خانم بھی خوفزدہ ہوئی تھیں۔۔۔ انہیں ایک دم اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔۔۔

"اس لڑکی کی اب میری زندگی میں کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔ ہاں مگر جس نے اس کو مجھ سے چھینا ہے۔۔ اس انسان کو ضرور نیچا دکھانا چاہتا ہوں میں۔۔۔ جس کے لیے مجھے جس حد تک جانا پڑا میں جاؤں گا۔۔۔ اگر آپ کو میری خوشی اور میرا سکون عزیز ہے تو آپ میرے ساتھ آسکتی ہیں۔۔۔ ورنہ میں اپنا انتقام لینے کے لیے اکیلا ہی کافی ہوں۔۔۔۔"

شماس کے لہجے میں نفرت ہی نفرت تھی۔۔۔

جو صاف ظاہر کر گئی تھی کہ وہ شفاء بخش سے کسی دلی وابستگی کے

تحت شادی نہیں کر رہا تھا۔۔۔

اس کے اٹل ارادوں کے آگے ان سب کا احتجاج کسی کام نہ آیا

تھا۔۔۔۔

خجستہ خانم کسی بھی قیمت پر اپنے پوتے کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی

تھیں۔۔۔ اس لیے انہیں مجبوراً اس لڑکی کو لینے جانا پڑا تھا۔۔۔

جس کی صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھیں وہ۔۔۔۔ جس کی وجہ

سے سالوں پہلے ان کا خاندان دو حصوں میں بٹ گیا تھا۔۔۔ ان

سے ان کا سہاگ چھن گیا تھا۔۔۔

وہ اب دوبارہ اس حویلی میں ایسا کوئی طوفان آتے نہیں دیکھنا چاہتی تھیں۔۔۔

مگر شماس جو ٹھان لیتا تھا وہ کر کہ ہی رہتا تھا۔۔ وہ جانتی تھیں ان کا پوتا بہت سمجھدار تھا۔۔۔ مگر اس وقت اتنے بڑے فیصلے کے پیچھے اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا۔۔۔ وہ نہیں سمجھ نہیں پائی تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بخش حویلی کے سرپرست پیر مخدوم بخش تھے۔۔۔ جو اپنے قبیلے کے گدی نشین اور ایک بہت ہی بارعب انسان تھے۔۔۔

ان کی پہلی شادی خجستہ خانم سے ہوئی تھی۔۔۔ جن سے ان کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔۔۔۔ قاسم بخش، نائلہ بخش اور ولید بخش۔۔۔۔

انہیں اپنی بیوی اور اولاد سے بے پناہ پیار تھا۔۔۔ وہ اپنی گدی پر اپنے بعد اپنے بیٹے قاسم بخش کو دیکھنا چاہتے تھے۔۔۔ جو عادات اور صفات میں بالکل ان پر تھا۔۔۔

قاسم بخش کی پیدائش کے بعد ان کے خاندان میں کچھ ایسے حالات پیدا ہوگئے تھے۔۔۔ کہ انہیں اپنے چچا زاد کزن کے خون بہا میں آئی لڑکی شہناز گل سے شادی کرنی پڑی تھی۔۔۔

جس میں خجستہ خانم خوش نہیں تھیں۔۔۔ مگر اپنے محبوب شوہر کے کہنے پر انہیں اس شادی کو قبول کرنا پڑا تھا۔۔۔۔

شہناز گل ایک بہت ہی تیز طرار لڑکی تھی۔۔۔ اس نے بہت جلد مخدوم بخش تک رسائی پا لی تھی۔۔۔

شہناز بیگم کی پہلی اولاد داؤد بخش تھا۔۔۔ اور اس کے بعد سائرہ بخش۔۔۔۔

آہستہ آہستہ وقت گزرتا گیا تھا۔۔۔ شہناز بیگم نے بہت کوشش کی تھی خجستہ خانم کی جگہ لینے کی مگر نہیں لے پائی تھیں۔۔۔۔

مگر اپنے بیٹے کو ہمیشہ قاسم بخش سے مقابلہ کرنے اور اسے سے آگے نکلنے کی تلقین کرتی رہی تھیں۔۔۔

تاکہ مخدوم بخش قاسم کے بجائے داؤد بخش کو اپنا گدی نشین بنائیں۔۔۔

مگر بہت کوششوں کے بعد بھی وہ اپنے بیٹے کو ویسا نہیں بنا پائی تھیں جیسا وہ چاہتی تھیں۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھیں کہ ان کا بیٹا کچھ ایسا گناہ سرزد کر جائے گا۔۔۔ جس کے بعد ان سے نہ صرف ان کا سہاگ چھن جائے گا۔۔۔ بلکہ گدی نشین ہونا تو دور کی بات اسے حویلی سے ہی بے دخل کردیا جائے گا۔۔۔۔

داؤد بخش کی ایک غلطی سالوں پہلے بخش حویلی میں ایک ایسا طوفان لائی تھی۔۔ جو سب کچھ برباد کر گئی تھی۔۔۔

پیر مخدوم بخش اپنے بیٹے کی جانب سے ملنے والی یہ بدنامی برداشت نہیں کر پائے تھے۔۔۔

اپنے پورے خاندان کو روتا چھوڑ وہ یہ صدمہ برداشت نہ کرتے اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔۔۔

داؤد بخش کے کیے جانے والے جرم میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔۔۔

سب لوگ مخدوم بخش کے قتل کا زمہ دار انہیں ہی ٹھہرانے لگے تھے۔۔

قاسم بخش نے انہیں اس حویلی سے نکل جانے کا حکم صادر کر دیا تھا۔۔۔ داؤد بخش نے بہت معافی مانگی تھیں مگر قاسم بخش کے

مطابق ان کا قصور اتنا چھوٹا نہیں تھا کہ انہیں معاف کردیا جائے۔۔۔

قاسم بخش نے داؤد بخش کو ان کے حصے کی جائیداد سونپ کر گھر سے نکال دیا تھا۔۔۔

شہناز بیگم ایسا نہیں ہونے دینا چاہتی تھیں۔۔۔ مگر ان کے بیٹے نے جو غلطی کی تھی۔۔۔ اس کے بعد ان کا سارا غرور ٹوٹ گیا تھا۔۔۔

وہ پہلے ہی ایک خون بہا میں آئی عورت تھیں۔۔۔ اپنے بیٹے کی کی جانے والی حرکت نے انہیں۔۔ خجستہ خانم اور باقی سب قبیلے والوں کی نظروں میں مزید نیچے کردیا تھا۔۔۔

وہ خاموشی کے ساتھ داؤد بخش کے بیوی بچوں کے ساتھ وہ حویلی چھوڑ کر الگ گھر میں آگئی تھیں۔۔۔ انہیں حویلی سے کسی نے نہیں نکالا تھا۔۔۔ مگر ان کے مطابق جس حویلی میں ان کی سگی اولاد ہی نہ ہو۔۔۔ وہاں رہ کر وہ کیا کریں گی۔۔۔

مخدوم بخش نے اپنی زندگی میں داؤد بخش کی بڑی بیٹی امامہ کی نسبت قاسم بخش کے اکلوتے بیٹے شماس بخش کے ساتھ طے کی تھی۔۔۔ یہ ان کی آخری خواہش تھی۔۔۔

امامہ اور شماس بھی ایک دوسرے کو بہت زیادہ پسند کرتے تھے۔۔۔۔

داؤد بخش کے حویلی چھوڑ کر چلے جانے کے باوجود بھی امامہ اور شماس کا ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رہا تھا۔۔۔

ان کی پسندیدگی کب محبت میں بدل گئی تھی انہیں پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔۔

شماس ہر قیمت پر امامہ سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ دونوں گھرانوں کے درمیان بات چیت بالکل بند تھی۔۔۔

مگر شماس کو خود پر یقین تھا کہ وہ سب کو منا لے گا۔ اسے داؤد بخش اور اس کے دونوں بیٹے فخر بخش اور نوید بخش ایک آنکھ نہیں بھاتے تھے۔۔۔ لیکن امامہ کی خاطر وہ ان سب کو بھی برداشت کرنے کو تیار تھا۔۔۔

امامہ اور اس کے گھر والے بہت اچھے سے جانتے تھے کہ قاسم صاحب کے بعد اگلا گدی نشین شماس بننے والا تھا۔۔۔ جبکہ شماس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس کے آگے اس کی محبت کی کتنی بڑی قیمت رکھی جانے والی تھی۔۔۔

شماس نے قاسم بخش اور اپنی والدہ عدیلہ بیگم کو امامہ کا رشتہ لینے بھیجا تھا۔۔۔

داؤد بخش کی نظر قاسم بخش کی گدی پر تھی۔۔۔ جسے حاصل کرنے کے لیے وہ کوئی نہ کوئی پلاننگ کرتے ہی رہتے تھے۔۔۔ مگر ابھی تک کامیاب نہیں ہو پائے تھے۔۔۔

اس سب کے بارے میں علم ہونے کے باوجود بھی قاسم بخش اور باقی سب بھی شماس کی خوشی دیکھتے اس رشتے کے لیے مان گئے تھے۔۔۔ ویسے بھی امامہ ان سب کو ہی بہت پیاری تھی۔۔۔

مگر ان کے گھر پہنچنے پر قاسم بخش کو اپنے بھائی کی جو شرط سننے کو ملی تھی۔۔ وہ ان پر بہت بھاری ثابت ہوئی تھی۔۔۔۔

داؤد بخش صرف ایک ہی شرط پر امامہ کا رشتہ شماس کو دینا چاہتے تھے۔۔۔ جو یہ تھی کہ قاسم بخش اپنا اگلا گدی نشین شماس کے بجائے ان کے بڑے بیٹے فخر بخش کو بنائیں۔۔۔ وہ بہت اچھے سے جانتے تھے کہ شماس امامہ کو بہت زیادہ پسند کرتا تھا۔۔۔ قاسم بخش اپنے بیٹے کی خوشی کی خاطر یہ بھی کر گزریں گے۔۔۔

قاسم بخش نے ان سے سوچنے کا ٹائم مانگا تھا۔۔۔

وہ شماس اور خجستہ خانم سے پوچھے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔

مگر زندگی نے ان کو اتنی مہلت ہی نہیں دی تھی۔۔۔ داؤد بخش کے گھر سے واپس آتے ان کا بہت برا ایکسڈنٹ ہو گیا تھا۔۔۔ جس میں وہ دونوں میاں بیوی جگہ پر ہی دم توڑ گئے تھے۔۔۔

شماس جو گھر میں بے صبری سے ان کے لوٹنے کا منتظر تھا۔۔۔ ان کی موت کی اس بھیانک خبر نے شماس کی زندگی فنا کر دی تھی۔۔۔

یہ صدمہ ان سب کے لیے بہت بڑا تھا۔۔۔ شماس تو ٹوٹ بکھر کر رہ گیا تھا۔۔۔

شماس تک داؤد بخش کی رکھی گئی شرط بھی پہنچ چکی تھی۔۔۔ جس نے اس کی اذیت میں مزید اضافہ کردیا تھا۔۔۔ کیونکہ اس کے پوچھنے پر امامہ نے صاف لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ اس کے گھر والے یہی چاہتے ہیں۔۔۔ اور وہ اپنے گھر والوں کے خلاف جاکر کوئی فیصلہ نہیں کرسکتی۔۔۔ اگر اسے یہ شرط منظور ہے تو تب ہی وہ اس سے شادی کرے گی۔۔۔

ورنہ وہ اس سے اپنا ہر تعلق ختم کردے گی۔۔۔

امامہ کو پورا یقین تھا کہ شماس اس کی یہ شرط مان کر اس سے شادی ضرور کرے گا۔۔۔

جبکہ شماس اپنی محبت پر کی جانے والی یہ سودا بازی برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔ اس نے امامہ کو یہ شرط ماننے سے انکار کردیا تھا۔۔۔

اسے کہیں نہ کہیں لگا تھا کہ امامہ اس شرط کو اہمیت نہ دے کر اس سے شادی پر مان جائے گی۔۔۔ مگر امامہ کے کیے جانے والے انکار نے اس کا محبت پر سے یقین اٹھا دیا تھا۔۔۔

داؤد بخش اور اس کے گھر والوں نے اس کے ساتھ بہت بڑا کھیل کھیلا تھا۔۔۔

وہ ان سب کو کسی قیمت پر معاف کرنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

وہ ان دنوں شدید ذہنی اذیت کا شکار تھا۔۔۔ اس نے اپنے دو سب سے زیادہ قریبی رشتوں کو کھویا تھا۔۔۔

اس کے ماں باپ اس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دور جا چکے تھے۔۔۔ ان حالات میں اسے اپنی محبت کی اشد ضرورت تھی۔۔ مگر محبت کی جانب سے بھی ملنے والے دھوکے نے شماس بخش کو مزید ظالم بنا دیا تھا۔۔۔

وہ غصے اور انتقام میں اتنا پاگل ہوچکا تھا کہ یہ تک نہیں دیکھ پارہا تھا کہ جو وہ کرنے جارہا تھا۔۔۔ اس میں اپنے ساتھ ساتھ وہ کسی اور کی بھی زندگی برباد کرنے والا تھا۔۔۔

وہ خجستہ خانم کو لیے مولوی صاحب کے گھر آن پہنچا تھا۔۔۔

جہاں ان کا استقبال ان کے شیانے شان کیا گیا تھا۔۔۔

شفاء کے علاوہ باقی سب ان لوگوں کی اصلیت سے واقف تھیں۔۔

کہ وہ کتنے بڑے گھرانے کے لوگ تھے۔۔۔

شماس کو دیکھ کر تو شفاء کی بہنیں اس کی قسمت پر رشک کرنے لگی تھیں۔۔۔ ان کی شہزادیوں جیسی بہن کو اسی کی ٹکر کا شوہر ملنے جارہا تھا۔۔۔

ہمیشہ ہنستی مسکراتے رہنے والی وہ شوخ و چنچل لڑکی آج بالکل خاموش تھی۔۔۔ اسے اپنے اتنے پیارے لوگوں سے دور بھیجا جا رہا تھا۔۔۔

ایسے شخص کے حوالے کیا جارہا تھا کہ جس کے بارے میں وہ کچھ بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔

جو شاید یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ مولوی صاحب کی بیٹی نہیں ہے۔۔۔ اسے اپنی بہنوں کے ذریعے اتنا پتا چلا تھا کہ باہر اس کے سسرال والے آچکے ہیں۔۔۔

اور ابھی تھوڑی دیر میں اس کا نکاح ہو جائے گا۔۔۔

لیکن ان میں سے کوئی اندر اس سے ملنے یا اسے دیکھنے تک نہیں آیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کافی بڑے لوگ ہیں تمہارے سسرال والے۔۔۔ اور نخرے بھی اسی حساب سے ہیں ان لوگوں کے۔۔۔ دو خواتین آئی ہیں ساتھ۔۔ مگر کسی نے ایک بار بھی تمہارے بارے میں پوچھنے کی زحمت بھی نہیں کی۔۔۔ بس ایسے بے دلی سے بیٹھی ہیں جیسے یہاں آنا ہی نہیں چاہتی تھیں۔۔۔"

خدیجہ نے اندر دلہن بنی بیٹھی شفاء کے پاس آتے باہر کی صورتحال سے آگاہ کیا تھا۔۔۔

"ابا مجھے بوجھ کی طرح اپنے سر سے اتار رہے ہیں۔۔۔ ان لوگوں کے آگے منت کی ہوگی تو یہ آگئے ہونگے مجھے لینے۔۔۔ مجھے آج

تک بھلا کس نے دل سے قبول کیا ہے۔۔ جو یہ لوگ کریں گے۔۔۔"

شفاء کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

وہ بہت کم ایموشنل ہوتی تھی۔۔۔ اپنے غم اپنے اندر رکھنے کی عادی ہی تھی۔۔۔ مگر آج نجانے کیوں اس کے آنسو باہر ٹپکنے لگے تھے۔۔۔

شاید وہ ان سب لوگوں کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی جنھوں نے بچپن سے لے کر اب تک بنا کسی خونی رشتے کے اسے اتنا پیار دیا تھا۔۔۔

یا پھر اس خوف سے کہ جہاں وہ جانے والی تھی کیا وہ لوگ اس کی آدھی ادھوری پہچان کے ساتھ اسے قبول کریں گے۔۔۔

"ارے یہ کیا بات ہوئی۔۔۔؟؟ ہماری جان ہو تم اور اس گھر کی رونق۔۔۔ کیوں وہ لوگ قبول نہیں کریں گے تمہیں۔۔۔ تم اتنی پیاری اور اتنے خوبصورت دل کی مالک ہو کہ آج تک کوئی زیادہ دیر تک تمہیں خود سے دور نہیں رکھ پایا۔۔۔ اور اگر ان لوگوں نے زرا سا بھی تنگ کیا میری گڑیا کو تو فوراً ابا کو فون کردینا۔۔ ہم ان کے ساتھ تمہیں لینے آجائیں گے۔۔۔"

خدیجہ نے اپنی چھوٹی سی گڑیا کو سینے سے لگاتے پیار سے پچکارا تھا۔۔۔ جب ایک آنسو اس کی پلکوں سے پھسل کر شفاء کے دوپٹے میں جذب ہوا تھا۔۔۔

کیونکہ باہر آئے لوگوں کا رویہ ان سب کو بھی خوفزدہ کررہا تھا۔۔۔ ان میں سے کسی کے انداز میں بھی شفاء کے لیے بالکل بھی چاہ نہیں تھی۔۔۔

خدیجہ کی بات پر شفاء پھیکا سا مسکرا دی تھی۔۔۔

مولوی صاحب اس کی زمہ داری اپنے سر سے اتار رہے تھے۔۔ اب وہ کبھی اسے واپس لینے نہیں آنے والے تھے۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد شفاء کا نکاح شماس بخش سے کروادیا گیا تھا۔۔۔ نکاح کے پیپرز پر سائن کرتے شفاء پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔۔

اس شخص کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔

جس کے نام اس نے اپنی پوری زندگی لکھ دی تھی۔۔۔۔

نجانے آگے چل کر اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا۔۔۔ اس کی زندگی کا ایک اور مشکل دور شروع ہونے کو تھا۔۔۔

سب سے مل کر اسے گاڑی میں بیٹھایا گیا تھا۔۔۔

"بہو تم اس لڑکی کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔۔۔ میں شماس کے ساتھ دوسری گاڑی میں آؤں گی۔۔۔"

شفاء کے کانوں میں کسی خاتون کی اپنے لیے نفرت میں ڈوبی آواز ٹکرائی تھی۔۔۔

مطلب اس کا شوہر بھی اس کے ساتھ نہیں بیٹھنے والا تھا۔۔۔

جب ان لوگوں کو اس سے اتنی نفرت تھی تو وہ اسے اپنے ساتھ کیوں لے کر جا رہے تھے۔۔۔

شفاء کا دماغ اس بات کو سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔

اس نے رخصتی کے وقت بھی مولوی صاحب سے اپنے حقیقی ماں باپ کے بارے میں پوچھنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔ مگر اسے کچھ نہیں بتایا گیا تھا۔۔۔

صبیحہ بیگم خجستہ خانم کے حکم پر بے دلی سے اس کے ساتھ آن بیٹھی تھیں۔۔۔

مگر پورے راستے ایک بار بھی اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔ نہ ہی اس کی صورت دیکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ وہ جیسے گھونگھٹ میں تھی۔۔۔ شہر سے گاؤں اور پھر حویلی تک کا سفر اس نے ایسے ہی طے کیا تھا۔۔۔

اتنے بھاری لباس اور زیورات پہن کر اتنا لمبا سفر کرتے وہ بری طرح تھک گئی تھی۔۔۔

مگر ان لوگوں کو اس کا زرا سا بھی خیال نہیں آیا تھا۔۔۔

شفاء اتنا تو سمجھ چکی تھی کہ یہ لوگ بہت زیادہ بے حس اور شاید اس سے شدید نفرت کرنے والے تھے۔۔۔

اور اس کی بد قسمتی یہ تھی کہ اسے اس نفرت کا ریزن ہی پتا نہیں تھا۔۔

یا شاید وہ اس کی آدھی ادھوری سچائی کی وجہ سے اس کے ساتھ ایسا سلوک رکھے ہوئے تھے۔۔۔

شفاء کو دماغ کسی طور سکون میں نہیں آپارہا تھا۔۔۔

اس کا دل چاہا تھا وہ" ملک نامی گھٹیا شخص اس کے سامنے وہ اور وہ اس کو جان سے مار دے۔۔۔ جو اس سب کا زمہ دار تھا۔۔۔ جو

اس کی زندگی میں کسی کالے سائے کی طرح ہر وقت منڈلاتا رہتا تھا۔۔۔

گاڑی بڑی سی عالی شان حویلی کے آگے جا رکی تھی۔۔۔ اس حویلی کو دیکھ مغلیہ دور کے بادشاہوں کی حویلیوں کا گمان ہوتا تھا۔۔۔

بڑے بڑے پلر، جگہ جگہ کھڑے ملازمین اور ہر شے ایک دم پرفیکٹ۔۔۔ وہاں ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہوچکی تھی۔۔۔ جس میں حویلی مزید خوبصورت لگنے لگی تھی۔۔۔ شفاء بارش کی دیوانی تھی۔۔۔ مگر آج تو اسے یہ بارش بھی انتہائی بری لگ رہی تھی۔۔۔

گاڑیاں حویلی کی عمارت کے مین دروازے کے سامنے جا رکی تھیں۔۔۔

اس کے ساتھ بیٹھی صبیحہ بیگم بنا اسے مخاطب کیا خاموشی سے اتر گئی تھیں۔۔۔ اور ملازمین کو اسے نیچے اتارنے کا حکم دیا تھا۔۔۔

مگر شفاء ملازمین کے مدد کرنے کے بغیر ہی گاڑی سے اتر آئی تھی۔۔۔ جب اس کی نظر اندر جاتے شخص کی چوڑی پشت پر پڑی تھی۔۔۔ وہ اس کی صورت تو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔

مگر اس کا لمبا چوڑا سراپا اور چلنے کا رعب دار انداز شفاء کی بے تاثر آنکھوں میں سما گیا تھا۔۔۔

یہ شخص اس کو بیوی بنا کر تو لے آیا تھا۔۔

مگر اس کے وقار کو اپنے پیروں تلے روندتا بہت سکون کے ساتھ اندر چلا گیا تھا۔۔۔

"مسٹر شماس بخش بہت غلط لڑکی کو اپنی زندگی میں لے آئے ہو۔۔۔ میں چپ چاپ ظلم سہنے والوں میں سے نہیں ہوں۔۔۔ جیسے تم میرے وقار کی دھجیاں اڑا رہے ہو ویسے ہی میں نے تمہارے اس سکون کو اپنے پیروں تلے نہ روند دیا تو میرا نام بھی شفاء اعوان نہیں۔۔۔ تمہیں مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہیے تھی۔۔۔ بہت بڑی غلطی کی ہے۔۔۔ اب بھگتان تو تم بھی بھگتو گے۔۔ میری زندگی کے ناپسندیدہ ترین لوگوں میں اب تمہارا بھی شمار ہوچکا ہے۔۔۔" ملک "کے بعد دوسرے نمبر پر تم ہی ہو۔۔۔۔ "

شفاء نے اپنی آنکھوں سے گرے اکلوتے آنسو کو بھی سختی سے رگڑ دیا تھا۔۔۔ اس کے چہرے پر گھونگھٹ تھا۔۔۔ ان میں سے کوئی بھی اسے نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

مگر اندر ہی اندر ملازمین سمیت سب خواتین کو بھی شفاء داؤد بخش کو دیکھنے کا اشتیاق ضرور تھا۔۔۔

مگر خجستہ خانم کے حکم پر شفاء کو سیدھا شماس بخش کے کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا۔۔۔

جو خود اس وقت کمرے کے بجائے اپنے سٹڈی روم میں موجود تھا۔۔ شفاء نے ایک نظر کمرے پر دوڑائی تھی۔۔۔ جو دیکھنے میں بے حد خوبصورت تھا۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

مگر اس میں نئی دلہن کی آمد کے حوالے سے کوئی سجاوٹ نہیں کی گئی تھی۔۔۔ ملازمین اسے بیڈ پر بیٹھا کر کمرے سے نکل آئی تھیں۔۔۔

جبکہ شفاء کچھ ہی سیکنڈز میں پورے کمرے کا اچھے سے جائزہ لے چکی تھی۔۔۔ کمرے کی سجاوٹ کے لحاظ سے تو اسے اس کمرے کا مالک کافی باذوق انسان معلوم ہوا تھا۔۔۔

مگر اس شخص کا رویہ اس کے ساتھ اتنا برا کیوں تھا۔۔ شفاء سمجھ نہیں پارہی تھی۔۔

جب اچانک اس کی نظر ٹیرس کے ہلتے پردوں پر پڑی تھی۔۔۔

شفاء اپنا لہنگا سنبھالتی اٹھی تھی۔۔۔ ٹیرس پر قدم رکھتے ہی سامنے ٹیبل پر رکھے گلابی پھولوں کے بکے دیکھ شفاء شاک رہ گئی تھی۔۔۔

تو کیا ملک اس کے پیچھے یہاں تک بھی آن پہنچا تھا۔۔۔

شفاء جلدی سے ٹیرس کی ریلنگ پر جھکتی چاروں جانب دیکھنے لگی تھی۔۔۔ مگر اسے وہاں اردگرد کوئی شخص بھی نظر نہیں آیا تھا۔۔۔

شفاء بکے اٹھا کر انہیں ہمیشہ کی طرح نوچ کر پھینکنے ہی والی تھی۔۔۔ جب اس کی نظر اس میں رکھے چھوٹے سے کارڈ پر پڑی تھی۔۔۔

"تم اب بھی میری نظروں میں ہو۔۔ کوئی ہوشیاری کرنے کے بارے میں سوچنا بھی مت۔۔۔۔"

وہ شخص اتنے خوبصورت پھولوں کے ساتھ ہمیشہ ایسے سنگین دھمکی آمیز الفاظ ہی لکھتا تھا۔۔ شفاء نے ان سب چیزوں کو نوچ کھسوٹ کر باہر پھینکتی واپس روم میں آگئی تھی۔۔۔

"کیا مجھے یوں بیٹھ کر انتظار کرنا چاہیے۔۔۔؟؟ مگر جس شخص نے میرے ساتھ گاڑی میں بیٹھنا تک گوارہ نہیں کیا۔۔ وہ میرے پاس کیسے آئے گا۔۔۔"

شفاء کو ایسے ہی بیٹھے بیٹھے چار گھنٹے گزر چکے تھے۔۔۔ رات گہری ہورہی تھی۔۔۔ مگر اس شخص کا نام و نشان ہی کہیں نہیں تھا۔۔۔

وہ شدید تھک چکی تھی۔۔۔

یہ جیولری اور بھاری لباس اس نے شام چھ بجے سے پہنا ہوا تھا۔۔۔

اور اب رات کے دو بج چکے تھے۔۔۔

شفاء کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔

جب وہ اسی حلیے کے ساتھ تکیہ بیڈ پر سیٹ کرتی لیٹ گئی تھی۔۔۔

وہ پہلے ہی دن اپنی طرف سے اس شخص کو شکایت کا موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔

جو خود نکاح کے بعد سے اب تک اس کی توہین ہی کررہا تھا۔۔۔

شدید تھکاوٹ کے باعث تکیے پر سر رکھتے کب اس کی آنکھ لگی تھی۔۔ اسے پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رات کا آخری پہر چل رہا تھا جب شماس نے کمرے میں قدم رکھا تھا۔۔۔ کمرے کی لائٹ آن تھی۔۔۔ اور اندر انتہائی خوبصورت سی خوشبو بکھری ہوئی تھی۔۔۔

جو شماس کی کشادہ پیشانی پر شکنیں نمودار کر گئی تھی۔۔۔۔

جب اندر آتے وہ شکنیں مزید گہری ہوئی تھیں۔۔۔ سانسوں کی روانی جیسے تھم سی گئی تھی۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

سینے کے دائیں جانب حرکت سی ہوئی تھی۔۔

کیونکہ سامنے ہی وہ لڑکی اس کے بیڈ پر پوری طرح تسلط جمائے ہوئے تھی۔۔۔

جسے آج وہ پوری دنیا سے مخالفت کر کے اپنے نام لگوا کر آیا تھا۔۔

سب اس کو شماس بخش کا انتقام سمجھ رہے تھے۔۔۔ مگر یہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ پچھلے تین سالوں میں یہ لڑکی شماس بخش کو اپنا عادی بنا چکی تھی۔۔

وہ ضروری تھی شماس بخش کے لیے۔۔۔

وہ اس کے دل تک رسائی حاصل کر پائی تھی یا نہیں۔۔۔ مگر وہ اہم باقی سب سے بالاتر ہو چکی تھی۔۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page "Farwa Khalid Novels".

Also,Subscribe My Youtube Channel "Farwa Khalid Novels".

پیشانی مسلتا وہ کتنے ہی لمحے وہیں کھڑا اسے تکے گیا تھا۔۔ آج اس نے اپنی زندگی کا بہت بڑا فیصلہ کیا تھا۔۔ جو آگے چل کر اس کے لیے بہت بڑی آزمائش کا باعث بھی بننے والا تھا۔۔

مگر وہ اپنی جگہ بالکل پر سکون تھا۔۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا بیڈ کے قریب آیا تھا۔۔

جہاں سامنے ہی وہ لڑکی اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ دلہناپے کے روپ میں ہی اسے لیٹی نظر آئی تھی۔۔

پرفیوم اور موتیے کے پھولوں کی مہک نے کمرے کا ماحول مزید رومانوی بنا دیا تھا۔۔ شماس کو ایک پل کے لیے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا تھا۔۔

شفاء کا حسین روپ پوری طرح سے سجایا گیا تھا۔۔۔ سوائے مہندی کے۔۔۔ اس کے دودھیا ہاتھ پیر مہندی سے بالکل خالی تھے۔۔۔

میک اپ سے سجے دلکش نقوش کسی بھی عابد و زاہد کا ایمان ڈگمگانے کے لیے کافی تھے۔۔۔ اس نے سونے سے پہلے اپنے وجود کو اپنے عروسی دوپٹے سے اچھی طرح ڈھکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

جو اس وقت اس کام میں بالکل ناکام ہوچکا تھا۔۔۔ کروٹ بدلنے کی وجہ سے اس کا دوپٹہ پھسل کر بیڈ پر گر گیا تھا۔۔۔

اس کے نازک سراپے کے حسین نشیب و فراز شماس کی نگاہوں کے بالکل سامنے تھے۔۔۔

سلکی بالوں میں لگائے گئے پھول ابھی بھی جوڑے کی شکل میں سر پر لگے ہوئے تھے۔۔۔ سونے میں بے آرامی کے باعث شفاء نے سونے سے پہلے اپنے جوڑے سے چند پنز نکال کر اسے ڈھیلا کر دیا تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے کچھ بال نکل کر اس کی صراحی دار لانبی گردن کے گرد لپٹے دلفریب منظر پیش کررہے تھے۔۔۔

اس کے لباس کا گلا کافی کھلا تھا۔۔۔ گردن سے زرا نیچے چمکتا سیاہ تل شماس بخش کو اچھا خاصہ ڈسٹرب کر گئے تھے۔۔۔

اس نے اپنی کیفیت پر قابو پاتے۔۔۔ ٹشو نکال کر اپنی پیشانی پر نمودار ہوئے پسینے کے قطروں کو صاف کیا تھا۔۔۔

اسے ایک دم آکسیجن کی کمی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اگر یہ لڑکی مزید اسی طرح قیامت بنی اس کے سامنے سوئی رہتی تو اس کے لیے سکون سے رہ پانا ناممکن ہو جاتا۔۔۔

اس نے آگے بڑھتے بازو ہلا کر شفاء کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

"اٹھو یہاں سے۔۔۔۔۔"

اس کے اٹھانے کا انداز انتہائی جارحانہ تھا۔۔۔ جو اس کے اندر اٹھتے اضطراب کا گواہ تھا۔۔۔ جو اپنی اس کیفیت پر قابو رکھنے کی وجہ سے اس کے اعصاب کو جکڑ چکا تھا۔۔۔

شفاء گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھتی خوفزدہ سی اس کی جانب دیکھے گئی تھی۔۔۔

اٹھ کر بیٹھنے کے باعث دوپٹے میں ڈھکا باقی کا وجود بھی اب شماس کی نگاہوں کے سامنے آچکا تھا۔۔۔ یہ لڑکی بے پناہ حسین تھی۔۔۔ اتنے مضبوط رشتے میں بندھے اس کے ساتھ ایک ہی چھت کے نیچے رہنا شماس کے لیے اچھا خاصہ مشکل ہونے والا تھا۔۔۔

شماس نے بے اختیار اس کے سہانے روپ سے نگاہیں چرائی تھیں۔۔۔

"یہ میرا بیڈ ہے۔۔۔ اٹھو یہاں سے۔۔۔۔"

ہرنی جیسی بڑی بڑی خوفزدہ آنکھوں میں کچی نیند کے گلابی ڈوریں انہیں مزید دلکش بنا گئے تھے۔۔۔

وہ ابھی تک ناسمجھی سے یہی دیکھ اور سمجھ رہی تھی کہ وہ کہاں پر موجود تھی۔۔۔ جیسے جیسے آہستہ آہستہ اس کا دماغ بیدار ہونے لگا۔۔۔ تب اسے ساری صورتحال کا اندازہ ہوا تھا کہ کل رات اس کی زندگی بالکل بدل چکی تھی۔۔۔

وہ اب اپنی ذات کے سارے اختیارات کسی اور کو سونپ چکی تھی۔۔۔ مگر اچانک سے سامنے کھڑے شخص کا احساس ہوتے ہی وہ جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

دوپٹہ خود پر اوڑھنے کا دھیان اب بھی نہیں آیا تھا اسے۔۔۔

اس وقت اس نے اپنے سامنے جس شخص کو کھڑے دیکھا تھا۔۔ وہ اس کے لیے بالکل اجنبی تھا۔۔ وہ آج پہلی بار اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس کی نگاہیں پل بھر کو ٹھہر سی گئی تھیں۔۔ اس شخص کی مقناطیسی آنکھیں بے پناہ حسین تھیں۔۔ جو اسے کچھ کہتی معلوم ہوئی تھیں۔۔ اسے محسوس ہوا تھا جیسے وہ ان نگاہوں کی تپش سے واقف ہو پہلے۔۔ اس کے نچلے ہونٹ کے عین نیچے سیاہ تل تھا۔۔ جبکہ چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی اسے مزید خوبرو بنا رہی تھی۔۔

مضبوط چوڑا سینہ اور کہنیوں تک سلیوز سے جھانکتے سیاہ بالوں سے ڈھکے مردانہ بازو۔۔۔۔

اس کی پاور فل پرسنالٹی شفاء کو خائف کر گئی تھی۔۔۔ یہ شخص اس سے کسی صورت دبنے والا نہیں تھا۔۔۔ مگر اسے یہ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس اتنے بڑے رئیس زادے نے اپنی بیوی بنانے کے لیے اسے کیوں چنا تھا۔۔۔

جسے اپنی اصل شناخت تک کا علم نہیں تھا۔۔۔

کیا مولوی صاحب نے اس شخص کے سامنے بھی باقی دنیا والوں کی طرح اسے اپنے بیٹی کہہ کر ہی متعارف کروایا تھا۔۔۔۔

اگر ایسا تھا تو اس شخص کے ساتھ بہت بڑا دھوکا تھا۔۔۔

شفاء کا دل چاہا تھا کہ وہ اسے سب سچ بتا کر یہاں سے نکل جائے۔۔۔ مگر اس شخص کی رعب دار شخصیت کے آگے وہ چاہ کر بھی یہ سچ بتانے کے قابل نہیں ہو پائی تھی۔۔۔

اس شخص نے اس کے ساتھ نکاح کے بعد سے جو رویہ رکھا تھا۔۔۔ وہ اس سے بھی شدید بدگمان ہوچکی تھی۔۔۔ اسے شماس بخش بھی ملک کا ہی کوئی کارندہ معلوم ہوا تھا۔۔۔

جو اس شخص کے کہنے میں آکر اسے یہاں اپنے پاس قیدی بنا کر رکھنا چاہتا تھا۔۔۔

شفاء کا دماغ مختلف سوچوں میں الجھ چکا تھا۔۔۔

اس شخص کا رویہ بتا رہا تھا کہ اس نے دلی رضامندی سے شادی نہیں کی تھی اس سے۔۔۔

شفاء یہ توہین آمیز رویہ برداشت کرنے والوں میں سے نہیں تھی۔۔۔

"آپ نے مجھ سے شادی کیوں کی۔۔۔؟؟؟"

اپنی نئی نویلی دلہن کے ہونٹوں سے نکلنے والے الفاظ پر شماس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

جس کا ریزن سمجھنے سے قاصر شفاء اسے بس گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔

شادی کی پہلی رات یہ سوال اپنے شوہر سے شفاء اعوان ہی کر سکتی تھی۔۔۔۔

اسے یہ شخص کوئی عام سا سادہ لوح انسان بالکل بھی نہیں لگا تھا۔۔۔ جو کسی کے بھی کہنے پر زبردستی اس سے نکاح کر لے۔۔۔

"مولوی صاحب کو اس پوری دنیا میں تمہیں کنٹرول کرنے کے قابل میں ہی لگا تو انہوں نے تمہیں میرے حوالے کر دیا۔۔۔ سنا ہے گھر سے بھاگنے اور لوگوں کو مارنے کا بہت شوق ہے تمہیں۔۔۔ اور نفرت کرنے میں تمہارا کوئی ثانی نہیں ہے۔۔۔ تو سوچا کیوں نہ ہم بھی اس نفرت سے تھوڑا مستفید ہو سکیں۔۔۔"

اس کے مقابل آن کھڑے ہوتے وہ اس کے حسین سراپے پر ایک بے باک نگاہ ڈالتے اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

شفاء نے گھبرا کر اپنا دوپٹہ تلاشنا چاہا تھا۔۔ مگر جس طرح یہ شخص اس کے آگے دیوار بنا کھڑا تھا۔۔ وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔

"تت تم تو۔۔ تم تو شماس بخش ہو نا۔۔ اس قبیلے کے گدی نشین۔۔۔ یا ملک کے آدمی۔۔۔۔"

شفاء کو اپنے شوہر کے بارے میں جو بتایا گیا تھا۔۔ اس نے بہت ہی معصومیت کے ساتھ اس کی وہی پہچان دوہرائی تھی۔۔

اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ بہت غلط جگہ پھنس چکی ہے۔۔

جبکہ اس کے الفاظ سن کر پل بھر کے لیے مقابل کے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔ جو اگلے ہی سیکنڈ غائب بھی ہو چکی تھی۔۔۔

"ہاں دنیا والوں کے لیے میں شناس بخش ہی ہوں۔۔۔ یہاں کا گدی نشین۔۔۔ مگر تم جو سمجھنا چاہو سمجھ سکتی ہو۔۔۔۔"

سیگریٹ سلگھاتا وہ بیڈ پر اسی کی چھوڑی گئی جگہ پر نیم دراز ہوا تھا۔۔۔

شفاء کا عروسی دوپٹہ اس کے چوڑے وجود کے نیچے دب گیا تھا۔۔۔ جو ابھی تک اس گہرے شاک سے نکل ہی نہیں پائی تھی۔۔۔ اس کے ساتھ اتنا بڑا دھوکہ ہوجائے گا اس نے سوچا نہیں تھا۔۔۔

جس شخص کو اس نے باپ کا درجہ دیا تھا۔۔۔ وہی شخص اس کے ساتھ دغا کر گیا تھا۔۔۔

اس کا نکاح اس انسان کے ساتھ کروایا گیا تھا۔۔۔ جو اس کے دشمنوں میں سے تھا۔۔۔

شفاء نے اپنی مٹھیاں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔ اس کا دل چاہا تھا ابھی آگے بڑھ کر اس شخص کی گردن دبوچ لے۔۔۔ مگر ابھی وہ یہ صرف شک کی بنیاد پر سوچ رہی تھی۔۔۔

وہ اس شخص کے ساتھ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

جو بہت مزے سے سیگریٹ پیتا کمرے میں سیگریٹ کا دھواں پھیلا رہا تھا۔۔۔

شفاء مٹھیاں بھینچے شدید غصے کے عالم میں کھڑی تھی۔۔۔

اس کی گردن سے نیچے جگمگاتا تل اب بھی نمایاں تھا۔۔۔

"مجھے دیکھنے کا شغل صبح پورا کر لینا۔۔ مگر ابھی اپنے حلیے کو ٹھیک کرلو۔۔۔ کیونکہ اگر میں اپنے شوق پورے کرنے پر آیا تو تم میری ان باتوں کی شکایت کسی سے نہیں کر سکو گی۔۔۔۔"

شاس نے اس کے قیامت خیز سراپے کو سر سے پیر تک انتہائی بے باک نگاہوں سے گھورتے اسے اس کے حلیے کا احساس دلایا تھا۔۔۔

اس کی یہ حرکت شفاء کو شرم سے لال کر گئی تھی۔۔۔ وہ فوراً اس کی جانب سے رخ موڑ گئی تھی۔۔۔

جب بنا دوپٹے کے اس کا پچھلا گلا ڈوریوں کے باوجود اس کی دودھیا کمر کو چھپانے سے قاصر تھا۔۔۔

شفاء اس شخص سے لڑنا چاہتی تھی۔۔ اپنی شدید نفرت کا اظہار کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اس وقت وہ اپنے ہی حلیے کی وجہ سے عذاب میں آچکی تھی۔۔۔۔

اس کی کمر کے عین بیچ میں شماس کو ایک اور خوبصورت تل جگمگاتا نظر آیا تھا۔۔۔

"اففف۔۔۔۔۔"

اس نے بے اختیار اپنی پیشانی مسل ڈالی تھی۔۔۔

"یہ لو۔۔۔۔ اوڑھو اسے۔۔۔ اور جاکر چینج کر کے آؤ۔۔۔"

اس نے اپنے قریب بیڈ پر رکھا دوپٹہ اٹھا کر شفاء کی جانب بڑھاتے سرد ترین لہجے میں اسے وارن کیا تھا۔۔۔

شفاء اگر اس سچویشن میں نہ ہوتی تو اس شخص سے یہ چھوٹی سی فیور بھی نہ لیتی۔۔۔ مگر بنا دوپٹے کے اگر وہ مزید چند سیکنڈ اس شخص کے سامنے کھڑی رہتی تو ضرور اس کی جان نکل جاتی تھی۔۔۔

شفاء واپس سے اس کی جانب پلٹتی دوپٹہ تھامنے کے لیے اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

شاس نے اب کی بار اسکی جانب دیکھنے سے واضح گریز برتا تھا۔۔

دوسری جانب شفاء بھی کچھ ایسا ہی ارادہ کیے ہوئے تھی۔۔۔ جب

دوپٹہ تھامتے انجانے میں اس کا ہاتھ شماس کے ہاتھ سے جاٹکرایا تھا۔۔۔

شماس نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا تھا۔۔ جیسے اس کے ہاتھ نے شفاء کے ہاتھ کو نہیں بلکہ بجلی کی ننگی تاروں کو چھو لیا ہو۔۔۔

اس کے یوں ہاتھ کھینچنے پر دوپٹہ نیچے جا گرا تھا۔۔۔

شماس نے جیسے ہی نیچے گرے دوپٹے کی جانب دیکھا۔۔ اسی لمحے شفاء نیچے جھکی تھی۔۔۔

سامنے کا منظر دیکھ شماس کی آنکھیں ایک دم لال ہوئی تھیں۔۔۔

دنیا والوں کے مطابق اس لڑکی سے نکاح اس نے صرف انتقام لینے

کے لیے کیا تھا۔۔۔ مگر اب اسے احساس ہورہا تھا کہ یہ انتقام باقی سب کے ساتھ ساتھ اس پر کتنا بھاری پڑنے والا تھا۔۔۔

شفاء دوپٹہ اٹھا کر خود کو اس میں اچھی طرح کور کرتی اس کے قریب سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

جس پر شماس نے اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔

یہ بات نہیں تھی کہ آج تک وہ ایسی حسین لڑکیوں سے نہیں ملا تھا۔۔۔ وہ شفاء سے بھی کہیں زیادہ حسین لڑکیوں کے ساتھ پڑھا تھا۔۔۔ امریکہ جیسے مغربی ملک میں لڑکی کافی حسین بھی تھیں اور بولڈ بھی۔۔۔

اپنے جسم کی نمائش کروانا ان کا پسندیدہ کام تھا۔۔

مگر آج تک کبھی کسی لڑکی کو دیکھ اس کی حالت ایسی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ جیسی شفاء داؤد بخش کو دیکھ کر ہو رہی تھی۔۔۔

کیونکہ یہ بات اس کا دل بھی جانتا تھا کہ لڑکی خاص تھی۔۔۔ جس نے شماس بخش کو متاثر کیا تھا۔۔۔

وہ اپنی کیفیت پر حیران بھی تھا۔۔۔

مگر وہ اس لمحے نکاح میں ادا کیے ان مقناطیسی بولوں کی طاقت کو فراموش کر گیا تھا۔۔۔ جس میں اس نے شفاء کو زندگی بھر کے لیے قبول کیا تھا۔۔۔

Don’t Copy Paste and Share Without My Permission

شماس بخش جو آج تک ہمیشہ دوسروں کو ہراتا اور مات دیتا آیا تھا۔۔ اپنی پلاننگ میں وہ یہ بھول چکا تھا کہ اس بار اس کا پالا شفاء بخش سے پڑا تھا۔۔

جو اپنا بدلہ نہیں چھوڑتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

صبح تک یہ خبر پورے قبیلے میں پھیل گئی تھی کہ شماس بخش نے شادی کرلی ہے۔۔ امامہ داؤد بخش پر بھی یہ خبر قیامت بن کر ٹوٹی تھی۔۔ اس سمیت اس کے گھر کے کسی بھی فرد کو یقین

نہیں آرہا تھا کہ شماس امامہ کو چھوڑ کر کسی اور لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے۔۔۔

"بابا آپ نے تو کہا تھا کہ میری شادی شماس سے ہی کروائیں گے۔۔۔ مگر وہ تو کسی اور سے شادی کر چکا ہے۔۔۔"

امامہ کا بس نہیں چل رہا تھا وہ جا کر اس لڑکی کا خون کر دے۔۔ جس سے شماس نے شادی کی تھی۔۔۔

"تم جانتی ہو اس شخص نے کیا حرکت کی ہے۔۔۔ اس نے کس سے نکاح کیا ہے۔۔۔۔"

شہناز بیگم کی حالت بھی امامہ سے مختلف نہیں تھی۔۔۔ وہ سب ہی اپنی جگہ آگ بگولا بیٹھے تھے۔۔۔ شماس نے جو کرنا چاہا تھا وہ ہوچکا تھا۔۔۔

شماس ان سب کو ایسے ہی دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

اس کا تیر بالکل نشانے پر جاکر لگا تھا۔۔۔

"کس سے۔۔۔؟؟؟"

امامہ یہ بات تو بے قراری کے ساتھ جاننا چاہتی تھی۔۔ کہ شماس بخش نے اس کے اوپر جس لڑکی کو ترجیح دی تھی وہ کون تھی آخر۔۔۔

"شماس بخش نے ہمیں نیچا دکھانے کے لیے اس طوائف کی بیٹی سے نکاح کرلیا ہے۔۔۔ بہت بڑا انتقام لیا ہے اس نے ہم سے۔۔۔۔۔"

شہناز بیگم کے منہ سے نکلنے والے الفاظ امامہ کو پتھر کا کر گئے تھے۔۔۔

شماس نے کس سے نکاح کیا تھا۔۔ جو ان دونوں کے جدا ہونے کی سب سے بڑی وجہ تھی۔۔۔ وہ ایسے کیسے کر سکتا تھا۔۔ وہ اس سے اتنا بڑا انتقام کیسے لے سکتا تھا۔۔

نکاح شماس بخش نے کیا تھا۔۔۔ مگر صفحہ ماتم داؤد بخش کی حویلی میں بچھ چکا تھا۔۔۔

امامہ روتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اب اسے احساس ہورہا تھا کہ شماس بخش جیسے انسان سے ضد لگا کر اس نے کتنی بڑی غلطی کردی تھی۔۔ اس نے شماس بخش کی مردانہ انا کو ٹھیس پہنچائی تھی۔۔۔۔

جس کا جواب وہ شخص بہت گہرا وار کرکے دے گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شفاء شاور لے کر واش روم سے نکلی تھی۔۔۔

اس کے کمر سے نیچے تک آتے بال گیلے ہونے کی وجہ سے اس کی شرٹ کو بھی اچھا خاصہ بھیگو گئے تھے۔۔۔ اس کے پاس ٹاول نہیں تھا کہ وہ اپنے بالوں کو اس میں لپٹتی۔۔۔

اس کی رخصتی جس جلد بازی میں ہوئی تھی۔۔۔ اس کی بہت ساری ضرورت کی چیزیں وہیں رہ گئی تھیں۔۔

رات کو وہ دوبارہ پھر شماس کے سامنے نہیں گئی تھی۔۔ اس نے باقی کی رات ڈریسنگ روم میں گزاری تھی۔۔۔ جبکہ صبح روم میں آتے اسے کمرہ بالکل خالی نظر آیا تھا۔۔۔

جس پر شکر کا سانس لیتے اپنے بیگ سے کوئی سادہ سا سوٹ تلاش کرتے وہ واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

اور اب واپس آکر بھی شماس کو نہ دیکھ وہ ریلیکس ہوتی ڈریسنگ روم کی جانب بڑھی ہی تھی۔۔ جب بیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھا موبائل زور و شور سے بج اٹھا تھا۔۔۔

ایک پل کے لیے وہ رکی تھی اور پھر آگے بڑھ گئی تھی۔۔

اسے اس شخص کی کسی بھی شے سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔ وہ اس شخص سے اپنے پیرنٹس کے بارے میں معلومات لے کر یہاں سے جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

لیکن ڈریسنگ روم میں جانے کے بعد بھی یہ کال بند نہیں ہوئی تھی۔۔۔ کوئی بہت ہی فارغ انسان تھا جو پوری فرصت کے ساتھ اس شخص کو کال کررہا تھا۔۔۔

بہت دیر کے بعد تنگ آکر شفا باہر کی جانب آئی تھی۔۔

اس کے بال ابھی تک گیلے تھے۔۔۔

اس نے بالوں کو زرا سا فولڈ کر کے۔۔ آگے کی جانب ڈال دیا تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے اس کی کمر سے چپکی گیلی شرٹ اس کے حسین سراپے کو واضح کر رہی تھی۔۔۔

وہ باہر نہیں آنا چاہتی تھی مگر تجسس کے ہاتھوں مجبور آچکی تھی۔۔۔

اس نے جیسے ہی کال اٹینڈ کرتے کان سے لگائی۔۔۔ اس کے کچھ بھی بولنے سے پہلے دوسری جانب سے سنائی دیتی آواز شفاء کو پل بھر کے لیے ساکت کر گئی تھی۔۔۔

"آپ اس قدر ظالم اور سنگدل نکلیں گے مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔ میری جگہ آپ کسی اور کو کیسے دے سکتے ہیں۔۔۔ آپ تو محبت کرتے تھے نا مجھ سے۔۔۔ پھر کہاں گئی وہ محبت۔۔۔۔ آپ آج کے آج اس لڑکی کو طلاق دیں ورنہ میں زہر کھا کر اپنی جان دے دوں گی۔۔۔ میں خود کو ختم کرلوں گی۔۔۔ اگر آپ نے اس لڑکی کو اپنی زندگی سے نہ نکالا تو۔۔۔۔"

وہ لڑکی ابھی مزید بھی نجانے کیا کیا بول رہی تھی۔۔۔ جب شفاء کو اپنے گرد ایک مسحور کن خوشبو کا احساس ہوا تھا۔۔۔ اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔۔۔ وہ جیسے ہی پلٹنے لگی

تھی۔۔۔ اس شخص نے اس کی کلائی دبوچ کر اس کے ہاتھ سے موبائل کھینچ لیا تھا۔۔۔

موبائل کے سپیکر کی آواز اتنی ضرور تھی کہ شفاء کے نہایت قریب کھڑے شماس کے کانوں تک باآسانی پہنچ پاتی۔۔۔

"مرنا چاہتی ہو تو مر جاؤ امامہ داؤد بخش۔۔۔ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے اب۔۔۔ اور نہ ہی تمہارے کسی بھی عمل سے مجھے کوئی فرق پڑتا ہے اب۔۔۔ میں اس وقت اپنی نئ نویلی دلہن کے ساتھ ہوں۔۔۔ دوبارہ اگر یوں ڈسٹرب کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔"

شماس بخش کی آنکھیں خون ٹپکانے کو تیار تھیں۔۔۔ جبکہ چہرے پر موجود برفیلے تاثرات شفاء کو منجمد کر کے رکھ گئے تھے۔۔۔

اس کی نگاہوں کو خود پر مرکوز دیکھ شفاء خوف سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔ اس نے جلدی سے وہاں سے ہٹنا چاہا تھا۔۔۔ مگر اس سے پہلے ہی کال کاٹ کر موبائل بیڈ پر اچھالتے شماس اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا۔۔۔

"کس سے پوچھ کر میرے موبائل کو ہاتھ لگایا تم نے۔۔۔؟؟"

شماس بخش کا یہ غضبناک روپ شفاء کو اچھا خاصہ سہا گیا تھا۔۔۔ اس کا دل لرز اٹھا تھا۔۔۔

وہ اس وقت اس شخص کی حویلی میں پوری طرح سے اس کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔ اس لیے اپنے مزاج کے مطابق اسے دو بدو جواب نہیں دے پائی تھی۔۔۔ ورنہ اس روتی مظلوم لڑکی کی بات سن کر اس کا دل چاہا تھا اس شخص کا منہ توڑ دے۔۔۔

"وو وہ بار بار بج رہا تھا تو۔۔۔۔"

شفاء سے بولنا محال ہوا تھا۔۔۔ ایک تو کمر پر اس شخص کی سخت ترین گرفت پر جلد میں گھستی انگلیاں اور دوسرا اس کی انگاروں کی تپش سے جھلساتی لال آنکھیں۔۔۔

"تو کیا۔۔۔ تم سے نکاح کیا ہے میں نے۔۔۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم شماس بخش کی کسی بھی شے کی حقدار بن گئی ہو۔۔

میرے اور میرے خاندان کے نزدیک تمہاری کوئی حیثیت نہیں ہے۔۔۔ تمہیں تو ابھی معلوم بھی نہیں ہے کہ تم سے نکاح کر کے میں نے تم پر کتنا بڑا احسان کر دیا ہے۔۔۔ ورنہ تمہاری اوقات میری بیوی بننے کی تو کیا میری رکھیل بننے کی بھی نہیں ہے۔۔۔۔"

امامہ کی روتی آواز اور الفاظ سن کر اس کا دماغ بالکل خراب ہو چکا تھا۔۔۔ جو بھی تھا وہ لڑکی کبھی اس کی محبت رہ چکی تھی۔۔ جسے بچپن سے چاہا تھا اس نے۔۔۔

وہ اس کی تکلیف سمجھنے کے باوجود اس کی جانب سے اپنی آنکھیں بند کر چکا تھا۔۔۔

شماس بخش اس وقت اس قدر غصے میں تھا کہ وہ بھول چکا تھا کہ وہ کس کا غصہ کس پر نکال رہا ہے۔۔۔ اس کے غصے میں بولے جانے والے الفاظ مقابل کی ذات کی دھجیاں اڑا گئے تھے۔۔۔

شفاء پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔ آخر اس کا قصور کیا تھا جو یہ شخص اسے اتنے ہتک آمیز الفاظ بول گیا تھا۔۔۔

اس نے ابھی بھی شفاء کو اپنی گرفت سے آزاد نہیں کیا تھا۔۔۔ اس کی گرفت بہت بے رحم تھی۔۔۔ مگر اس کے لفظوں کی بے رحمی کے آگے شفاء کو اس کے لمس کی اذیت بھول چکی تھی۔۔۔

اس کا شوہر اسے اپنے رکھیل بھی نہیں رکھنا چاہتا تھا۔۔۔

مگر کیوں۔۔

ایسا کیا قصور تھا اس کا جو یہ شخص اس سے اتنی نفرت کرتا تھا۔۔۔

شماس بخش کی نفرت کے آگے اسے اپنی نفرت بہت چھوٹی لگنے لگی تھی۔۔۔

یہ شخص اس کے لیے بالکل اجنبی تھا۔۔

مگر اس کی شدید نفرت بتا رہی تھی کہ وہ اس کے لیے اجنبی بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔ اس کے لہجے میں بھڑکتی نفرت کی چنگاریاں شفاء کے وجود کو جھلسا کر رکھ گئی تھیں۔۔

"آئندہ میری کسی بھی شے کو چھو کر ناپاک کرنے سے پہلے سو بار سوچ لینا۔۔۔ ورنہ پھر اپنے انجام کی زمہ دار تم خود ہوگی۔۔۔"

شماس نے اس کی آنکھوں میں ٹھہرے آنسوؤں پر نظر ڈالتے اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتے دور دھکیل دیا تھا۔۔۔

شفاء اپنا توازن برقرار نہ رکھ پاتے بیڈ پر جاگری تھی۔۔۔

اس کی نم آلود زلفیں اس کے گرد بکھر گئی تھیں۔۔۔

"ایک منٹ۔۔۔ مسٹر شماس بخش سمجھتے کیا ہو تم اپنے آپ کو۔۔۔ میری حیثیت کا تعین کرنے والے تم ہوتے کون ہو۔۔؟"

شفاء کا سکتہ ٹوٹا تھا۔۔۔

اسے ایک دم ہوش آیا تھا۔۔۔ وہ بھلا اس انسان کی اتنی انسلٹ کیوں کر برداشت کرتی۔۔۔

جس سے نہ تو اس کی کوئی دلی وابستگی تھی اور نہ وہ اس کی بیوی بنی رہنے کے لیے مری جارہی تھی۔۔۔

"تمہارا شوہر۔۔۔۔۔"

شفاء کے چلانے کے جواب میں اس نے سینے پر بازو باندھے مختصراً جواب دیا تھا۔۔۔

امامہ کی بکواس سننے کے بعد وہ بہت زیادہ غصے میں آگیا تھا۔۔۔ مگر اپنا سارا غصہ اور غبار اس لڑکی پر نکال دینے کے بعد وہ حیرت انگیز طور پر اب کافی حد تک نارمل ہوچکا تھا۔۔

ایسا پہلی بار ہوا تھا۔۔۔

شماس اپنی کیفیت پر حیران تھا۔۔ اس نے واقعی بنا کسی قصور کہ اس لڑکی کو بہت زیادہ سنا دیا تھا۔۔ اور امامہ کا سارا غصہ شفاء پر نکال دیا تھا۔۔

"میں نہیں مانتی تمہیں اپنا شوہر۔۔۔ تم جیسا کم ظرف اور عورت کی تذلیل کرنے والا انسان میرا شوہر نہیں ہو سکتا۔۔ تم نے دھوکے سے نکاح کیا ہے مجھ سے۔۔ ورنہ میں مر کر بھی تم جیسے انسان سے نکاح نہ کرتی۔۔ تم ہوتے کون ہو مجھے اپنی رکھیل بولنے والے۔۔۔۔ جس میں نہ تو مردانگی ہے اور نہ ہی غیرت۔۔۔ وہ لڑکی خود کو ختم کرنے کی بات کیوں کررہی تھی۔۔ کیا کیا ہے تم نے اس کے ساتھ۔۔ ؟؟ تم جیسے انسان سے تو میں اب کچھ بھی

بعید کر سکتی ہوں۔۔۔ کیا پتا اس لڑکی سے شادی کا وعدہ کر کے اس کا استعمال کر کے اسے دھوکا دے دیا ہو۔۔۔ تم جیسا انسان دوسروں کی زندگیاں برباد کرنے کے سوا کر بھی کیا سکتا ہے۔۔۔"

شفاء اس کے مقابل آکر نڈر انداز میں بولتی اپنا حساب بے باک کرتی شماس بخش کو ایک بار پھر غصہ دلا گئی تھی۔۔۔ وہ مٹھیاں بھینچے اسے خاموشی سے بولتے دیکھتا رہا تھا۔۔۔

جیسے ہی شفاء کی بات ختم ہوئی اس نے شفاء کے گیلے بالوں کو مٹھی میں دبوچتے اسے اپنے قریب کھینچ لیا تھا۔۔۔

شفاء درد سے بلبلا اٹھی تھی۔۔۔

"مجھے بہت کم وقت لگے گا تمہیں یہ بات منوانے میں کہ میں تمہارا شوہر ہوں۔۔۔ تمہارے اس دلفریب وجود پر اپنا پورا حق رکھتا ہوں۔۔۔ اگر میں نے تمہیں اپنی مردانگی اور غیرت دکھا دی نا تو دوبارہ یوں میرے سامنے آنے کے بارے میں سوچو گی بھی نہیں۔۔۔ اس لڑکی کا مجھ سے کیا تعلق ہے۔۔۔ میں اس کے بارے میں تمہارے آگے جواب دہ نہیں ہوں۔۔۔

مجھے تم پر حق حاصل ہے مگر تمہارا مجھ پر ایک پرسنل رائٹ بھی نہیں ہے۔۔۔ دوبارہ یہ غلطی مت کرنا۔۔۔ اور نہ ہی آئندہ میرے سامنے اتنی اونچی آواز میں بات کرنا۔۔۔ ورنہ اچھا نہیں ہو گا تمہارے ساتھ۔۔۔۔"

اس کی گردن پر جگمگاتے تل کو اپنی انگلیوں سے چھوتے وہ شفاء کی دھڑکنیں تیز کر گیا تھا۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے اس کی گردن کی دلکشی کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اپنے لفظوں سے اس کی غیرت اور مردانگی پر جو سوالیہ نشان اٹھا گئی تھی۔۔۔ وہ اسے ابھی اس بات کا جواب دے کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کی عقل ٹھکانے لگانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

تاکہ دوبارہ وہ اس کے سامنے آواز نہ اٹھا سکے۔۔۔

"کیا کرلو گے تم۔۔۔۔؟؟"

شفاء نے اس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں جما کر اسے دور دھکیل دیا تھا۔۔۔

"اپنا حق استعمال کروں گا۔۔۔ بالکل ایسے۔۔۔"

وہ جھکا تھا اور شفاء کے گلابی ہونٹوں کو اپنی سخت گرفت میں لیتا اس کی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔

اس لڑکی کی قربت میں ایک عجیب سا نشہ محسوس ہوا تھا شماس کو۔۔۔ جو امامہ کے قریب ہونے پر کبھی محسوس نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہ بھول چکا تھا کہ وہ ابھی کچھ دیر پہلے اس لڑکی کو اس کی کیا حیثیت بتا چکا ہے۔۔۔

اس کا ایک ہاتھ شفاء کی گردن میں پھنسا تھا۔۔۔ اور دوسرا اس کی کمر پر ٹکا۔۔۔ اسے الگ امتحان میں ڈالے ہوئے تھا۔۔۔

شفاء زرا سا بھی ہل نہیں پائی تھی۔۔۔ وہ شخص اس کی سانسوں پر ملکیت جمائے نجانے کونسی دنیا میں لے جاچکا تھا۔۔۔ جتنی سختی سے اس نے شفاء کے ہونٹوں کو چھوا تھا۔۔۔ اب اس کے لمس میں اتنی ہی نرمی آچکی تھی۔۔۔

شفاء کی بوجھل سانسیں اور ہلکی ہلکی مزاحمت اسے مزید ضد دلا رہی تھی۔۔۔ وہ اس سے دور ہونا چاہتی تھی۔۔۔ مگر شاس اس کے نشے میں مدہوش ہورہا تھا۔۔۔ اگر شفاء کو آج پہلی بار کسی مرد نے اس طرح چھوا تھا تو شاس بخش بھی آج پہلی بار کسی لڑکی کے اتنے قریب آیا تھا۔۔۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ شفاء کو سزا دینے کے لیے کی جانے والی یہ حرکت اس کے لیے جان لیوا نشہ بننے والی تھی۔۔۔

شفاء کو سانس لینے میں دشواری پیش آرہی تھی۔۔۔ اس کا وجود بے جان ہورہا تھا۔۔۔ اس کی غیر ہوتی حالت کا احساس ہوتے ہی شماس نے ناچاہتے ہوئے بھی اس کی سانسوں کو آزادی بخش دی تھی۔۔۔

شفاء گہرے گہرے سانس لیتی آنکھیں سختی سے میچے ہوئے تھی۔۔۔ اس کے گلابی ہونٹ بری طرح لال ہوچکے تھے۔۔۔ کچھ لمحے پہلے وہ اس شخص کی انکھوں میں آنکھیں ڈالے للکار رہی تھی۔۔۔

مگر جیسے ہی وہ اپنی باتوں پر عمل کرتا اپنا حق وصول کرنے پر آیا تھا تو شفاء کو احساس ہوا تھا کہ وہ اس شخص کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔۔۔ اس کا پورا وجود ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔۔۔

شماس نے اس کی کمر کے گرد سے بازو ابھی بھی نہیں ہٹایا تھا۔۔۔

کچھ دیر پہلے دونوں زور و شور سے لڑ رہے تھے۔۔۔۔ مگر اب دونوں کے بیچ گہری خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

شفاء فوراً اس کے حصار سے نکلتی خود کو سنبھالتی تیزی سے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

جبکہ شماس وہیں بیٹھتا اپنی پیشانی کو مسل کر رہ گیا تھا۔۔۔

اسے خود سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس لڑکی کے قریب آنے پر اسے ہو کیا جاتا تھا۔۔۔۔

امامہ کے فون کال کا خیال بھی اس کے زہن سے نکل چکا تھا۔۔۔

اس کی نگاہیں بار بار ڈریسنگ روم کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شفاء پورا دن کمرے میں قید رہی تھی۔۔ نہ کوئی اندر آیا تھا اور نہ ہی اس میں باہر نکلنے کی ہمت ہوئی تھی۔۔۔۔ صبح کے واقع کے بعد سے اس کا شماس سے سامنا نہیں ہوا تھا۔۔۔

نہ ہی وہ دوبارہ اس بدتمیز، گوار اور بے ہودہ انسان کے سامنے جانا چاہتی تھی۔۔۔

جو خود کو نجانے کیا سمجھتا تھا۔۔۔

ملازمہ اسے ناشتہ دے گئی تھی۔۔۔ جس میں سے شفاء نے بے دلی کے ساتھ بہت تھوڑا سا کھایا تھا۔۔

جس بے دلی کے ساتھ یہ لوگ اسے رخصت کروا کر لائے تھے۔۔۔ شفاء اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ گھر کے لوگ اس شادی سے خوش نہیں ہیں۔۔۔ مگر یہ سب اسے اس قدر ناپسند کرتے ہیں شفاء کو اس بات کا اندازہ بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

شفاء جسے ایک جگہ ٹک کر بیٹھنے کی بالکل بھی عادت نہیں تھی وہ زیادہ دیر کمرے میں نہیں بیٹھ پائی تھی۔۔۔

دوپٹہ اپنے سر پر درست کرتی وہ روم سے نکل آئی تھی۔۔۔

اسے حویلی کے راستوں کا علم نہیں تھا۔۔۔

مگر پھر بھی اندازے پر چلتی وہ نیچے تک آن پہنچی تھی۔۔۔ جہاں سامنے ہی اسے لاؤنج کا بڑا سا دروازہ دکھائی دیا تھا۔۔۔ جہاں سے اسے خواتین کی مسکرانے اور خوش گپیوں کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔

شفاء خود میں ہمت مجتمع کرتی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

"اسلام و علیکم۔۔۔"

اس کے دھیمے لہجے میں کیے جانے والے سلام پر وہاں بالکل خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔ سب خواتین نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

مگر شفاء پر نظر پڑتے ہی ان سب کی ناگواری بڑی نگاہوں میں ستائش بھر گئی تھی۔۔۔ شفاء کا بے پناہ حسن خجستہ خانم کے ساتھ ساتھ باقی تمام خواتین کو چونکا گیا تھا۔۔۔

سب نے عجیب سے انداز میں ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔۔ ان میں سے کسی نے بھی اس کے سلام کا جواب دینا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔

شفاء اس وقت بلیک کلر کے لباس میں ملبوس تھی۔۔۔ جس میں سے اس کے دودھیا ہاتھ پیر دھمک رہے تھے۔۔۔

"اگر اس کی سادگی ایسی ہے تو کل رات دلہناپے میں کتنی حسین لگ رہی ہو گی یہ۔۔۔ بہت بڑی بے وقوفی کی ہے امامہ نے۔۔۔ مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ اب امامہ کی بالکل چھٹی ہونے والی ہے۔۔۔ شماس بھائی کب تک اس لڑکی کی ان قاتلانہ اداؤں سے بچ کر رہیں گے۔۔۔"

شماس کی چچا زاد فائزہ سرگوشیانہ لہجے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے بولی تھی۔۔۔ بسمہ نے بھی سر ہلا کر اس کی بات کی تائید کی تھی۔۔۔

"آؤ لڑکی بیٹھو یہاں۔۔۔۔"

خجستہ خانم نے اسے اپنے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھنے کا حکم دیا تھا۔۔ شفاء کے اس حسن سے سب سے زیادہ خائف وہی نظر آرہی تھیں۔۔۔

ان کے حکم کی تعمیل کرتے شفاء خاموشی کے ساتھ صوفے پر ٹک گئی تھی۔۔۔ اسے بہت کم وقت لگا تھا۔۔۔ ان سب خواتین کی ناگواری بھانپنے میں۔۔۔

"اگر تم شعور رکھتی ہو تو اتنا تو سمجھ گئی ہو گی کہ ہم میں سے کوئی بھی تمہارے یہاں آنے سے خوش نہیں ہیں۔۔۔ ہم سب کی یہی

خواہش ہے کہ شماس جلد از جلد تمہیں اس گھر سے نکال دیں۔۔۔

"

خجستہ خانم نے بنا کسی لگی لپٹی کہ اس کے سامنے سچائی رکھی تھی۔۔۔

"آپ کو کیا بتاؤں۔۔ آپ لوگوں سے بھی زیادہ یہ خواہش میری ہے۔۔۔ بس ایک بار وہ ایڈیٹ شخص مجھے میرے پیرنٹس کے بارے میں بتا دے۔۔ پھر ایک پل کے لیے بھی یہاں نہیں رکوں گی۔۔۔۔"

شفاء نے ان کی باتوں کا جواب دل ہی دل میں دیا تھا۔۔

ابھی وہ کچھ بھی الٹا سیدھا کر یا بول کر اس شخص کے غصے کو ہوا نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔

اس شخص سے بگاڑنے کا مطلب تھا ساری زندگی اس کے اس سونے کے محل کا قیدی بننا۔۔ جو وہ مر کر بھی نہیں چاہتی تھی۔۔ وہ اس شخص سے دوری پر رہنا چاہتی تھی۔۔۔

آج صبح جو کچھ بھی ہوا تھا۔۔ وہ یاد کرتے شفاء کے پورے وجود میں ایک سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

"تم اس گھر کی نئی نویلی دلہن ہو۔۔۔ یہاں کی سب بہوؤں نے خاندان والوں کی بہت زیادہ خدمتیں کی ہیں۔۔۔ اب تمہاری باری ہے۔۔۔ آج رات کا کھانا تم ہی بناؤ گی۔۔۔ اس گھر کے تمام افراد

اور ملازمین کو ملا کر پچاس لوگوں کا کھانا ہے۔۔۔ وہ سب تم تیار کرو گی۔۔۔ گھر کے مرد حضرات رات کا کھانا گھر میں ہی کھاتے ہیں۔۔۔ کھانا ایسا ہونا چاہیے کہ کسی کو شکایت کا موقع نہ ملے۔۔۔۔"

اپنی پہلی کی گئی اتنی بڑی بات کے جواب میں اس لڑکی کی خاموشی دیکھ نجستہ خانم نے جان بوجھ کر اسے یہ کام بولا تھا۔۔۔ وہ چاہتی تھیں کہ یہ لڑکی ان کے آگے کوئی بدتمیزی کرے۔۔۔ اور وہ اس کی شکایت شماس کو لگا کر اسے اس حویلی سے چلتا کریں۔۔۔

مگر شفاء کے اب کی بار بھی خاموشی سے سر ہلانے پر وہ حیران ہوئے بغیر نہیں رہ پائی تھیں۔۔۔

"تم نے میری بات سن لی ہے لڑکی۔۔۔ ؟؟"

خجستہ خانم نے سیاہ دوپٹے کے ہالے میں مقید اس کی موہنی صورت کو تیز نگاہوں سے گھورتے پوچھا تھا۔۔۔

"جی خانم سائیں۔۔۔"

شفاء ملازمین کو انہیں یہی نام پکارتے سن چکی تھی۔۔۔ اس لیے اس نے بھی ایسے ہی جواب دیا تھا۔۔۔

اس کے یوں ملازمین کی طرح خانم سائیں کہنے پر خجستہ بیگم نے حیرت بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

یہ لڑکی خود کو ان کے ملازمین کے برابر کیوں سمجھ رہی تھی۔۔۔

انہیں لگا تھا اس طوائف کی بیٹی کوئی بہت ہی چالاک اور شاطر لڑکی ہو گی۔۔۔ جو ان کے پوتے کو اپنے ہاتھوں میں کر کے ان سے چھین لے گی۔۔۔ مگر شفا کے چہرے پر چھائی معصومیت اور اس کی گداز سی مسکراہٹ انہیں عجیب سے احساس سے دوچار کر گئی تھی۔۔۔

جو کھانا چھ سے سات ملازمین مل کر بناتی تھیں۔۔۔ انہوں نے اس نازک سی لڑکی کو اکیلے وہ کام دے دیا تھا۔۔۔ جس پر بنا اعتراض اٹھائے وہ آرام سے مان گئی تھی۔۔۔

باقی سب کی کیفیت بھی خجستہ خانم سے جدا نہیں تھی۔۔۔

شفاء خاموشی سے ملازمہ کے ساتھ وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

"اماں سائیں یہ لڑکی تو بہت زیادہ حسین ہے۔۔۔ کہیں اس کے حسن اور معصومیت کا جادو شماس سائیں پر نہ چڑھ جائے۔۔۔ اگر ایسا ہوا تو وہ اس لڑکی کو کبھی نہیں چھوڑیں گے۔۔۔ اور اگر انہوں نے اس لڑکی کو نہ چھوڑا تو گدی ان سے چھن جائے گی۔۔۔ جو کبھی نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔"

شماس بخش کے علاوہ اس گدی کا حقدار اور کوئی نہیں بن سکتا تھا۔۔۔ تمام قبیلے والے یہ بات مانتے تھے۔۔ مگر مخالفین اس بات کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کرسکتے تھے۔۔۔

"اگر جادو چڑھا ہوتا تو شماس اسے چھوڑ کر آج شکار پر نہ جاتا۔۔۔ شماس امامہ سے محبت کرتا ہے۔۔۔ اور اس لڑکی سے اس نے

صرف امامہ کو نیچا دکھانے کے لیے شادی کی ہے۔۔۔ شماس کے لیے یہ لڑکی صرف مہرا ہے۔۔۔ اور اگر وہ اس کے قریب بھی جاتا ہے تو کیا ہوا حق رکھتا ہے۔۔۔ لیکن وہ ساری زندگی اس لڑکی کو اپنے ساتھ نہیں رکھے گا۔۔۔"

خجستہ خانم کے لہجے میں شفاء کے لیے ایک عجیب سا تمسخر تھا۔۔۔ جو محسوس کرتے باہر کھڑی شفاء کے دل میں اذیت کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔

صرف شماس بخش ہی نہیں بلکہ اس حویلی کا ہر فرد ہی بہت زیادہ ظالم تھا۔۔۔ جو اپنے سینے میں دل نہیں بلکہ پتھر لیے گھوم رہے تھے۔۔۔

اسے ان کی بات سن کر برا نہیں لگا تھا۔ کیونکہ ان کا لاڈلا پوتا پہلے ہی اس پر واضح کرچکا تھا کہ اس کے نزدیک اس کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔۔۔ لیکن شفاء کو بس اس شخص کی محبت کی نوعیت بہت عجیب لگی تھی۔۔۔ جس نے اپنی محبت کو نیچا دکھانے کے لیے کسی اور لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کرلیا تھا۔۔۔

محبت ایسی تو نہیں ہوتی تھی۔۔۔

"تم اس لڑکی سے محبت نہیں کرتے شاس بخش۔۔۔ اگر محبت کرتے ہوتے تو کبھی اس کی جگہ کسی اور کو نہ دیتے۔۔۔ انتقام میں اور نیچا دکھانے کے لیے بھی نہیں۔۔۔ موقع ملا تو تمہیں محبت کرنا ضرور سکھاؤں گی۔۔۔"

شفاء اپنے تصور میں اس بے رحم شخص کو سوچتی اس کی محبت کا سن کر تمسخرانہ انداز میں مسکرا دی تھی۔۔۔

اس نے محبت نہیں کی تھی۔۔ مگر اسے محبت کی اہمیت اور طاقت کا بہت اچھے سے اندازہ تھا۔۔۔

وہ چاہتی تھی کہ اسے کسی سے محبت نہ ہو۔۔۔ کیونکہ اگر اسے محبت ہوگئی تو وہ بہت شدید ہوگی۔۔۔ اور اگر وہ شخص اسے نہ ملا تو وہ مر جائے گی۔۔۔

شفاء اپنی سوچوں پر مسکراتی سر جھٹک گئی تھی۔۔۔ اسے پورا یقین تھا کہ اس کی زندگی میں کبھی کوئی ایسا انسان آنے ہی نہیں والا تھا۔۔۔ جس سے اسے محبت ہوتی۔۔۔

اپنے ہی دھیان میں چلتی وہ سامنے سے آتے شماس قاسم بخش کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔ تصادم زور دار تھا۔۔۔

"آہ۔۔۔۔"

شفاء کا ماتھا اس کے فولادی کندھے سے بہت زور سے ٹکرایا تھا۔۔۔

"بدتمیز اور بدزبان ہونے کے ساتھ ساتھ اندھی بھی ہو گیا۔۔۔ اتنا برا انسان دکھائی نہیں دیا تمہیں۔۔۔۔"

شماس نے اسے سنبھالنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

شفاء نے بھی اس کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔ مگر اس کی غصیلی آواز شفاء کو اچھا خاصہ تپا ضرور گئی تھی۔۔۔

وہ اس وقت اس شخص کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی۔۔۔ اس لیے اسے کوئی بھی جواب دیئے بغیر سائیڈ سے گزرتی آگے بڑھی تھی۔۔۔

"لگتا ہے ایک ڈوز نے ہی تمہاری عقل ٹھکانے لگا دی ہے۔۔۔۔"

شماس کو اس کا یوں خاموشی سے نکل جانا ہضم نہیں ہوا تھا۔۔۔

"میں تم جیسے انسان کے منہ لگنا پسند نہیں کرتی۔۔۔"

شفاء بنا پلٹے تپ کر بولی تھی۔۔۔

"بس خود کو ایسے ہی میرا سعادت مند بنائے رکھو۔۔۔ پھر مجھے بھی تمہیں اپنے منہ لگانے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔۔۔ ویسے تمہارا ٹیسٹ کافی اچھا ہے۔۔۔۔"

اس شخص کی بے باکی بھرے انداز میں ادا کیے جانے والے جملے شفاء کے پورے وجود میں برقی رو دوڑا گئے تھے۔۔۔

یہ شخص کتنا بے شرم تھا۔۔۔

اس کی باتوں کا مفہوم سمجھتے شفاء کے کانوں کی لوح تک لال ہوئی تھی۔۔۔

شماس وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔ جبکہ شفاء اپنے ماتھے پر نمودار ہوئے پسینے کے قطروں کو دوپٹے سے صاف کرتی دانت پستی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شفاء نجانے کتنے گھنٹے کچن میں لگی ان لوگوں کے لیے کھانا تیار کرتی رہی تھی۔۔۔ خدیجہ نے اسے ساری کوکنگ سکھائی تھی۔۔۔ وہ ان کاموں میں کافی ایکسپرٹ تھی۔۔ اس کے ہاتھ میں بہت ذائقہ تھا اس لیے سب گھر والے اکثر اس سے فرمائش کر کے کھانا بنواتے تھے۔۔۔۔

اس لیے آج یہ سارا کام کرتے اسے زیادہ مشکل پیش نہیں آئی تھی۔۔۔۔ ایک طرف سے اسے یہ بھی سکون تھا کہ ان کاموں میں الجھے وہ شماس بخش سے دور تھی۔۔۔ ورنہ اس شخص کی موجودگی میں اس کا روم میں رہ پانا مشکل ہوجاتا۔۔۔

وہ شماس بخش کے سامنے سے بچنے کے لیے اس سے بھی زیادہ مشکل کام کرسکتی تھی۔۔۔

"تم تھک گئی ہو گی۔۔۔ اب ریسٹ کرو۔۔۔باقی کا کام ملازمین کرلیں گے۔۔۔"

اتنی ساری خواتین میں صرف نائلہ بیگم ہی تھیں جنہیں شفاء کا خیال آیا تھا۔۔۔ نائلہ بیگم کا سسرال بھی قریب ہی تھا۔۔۔ وہ زیادہ تر اپنے میکے میں ہی پائی جاتی تھیں۔۔۔

لیکن وہ باقی سب کی نسبت شفاء کے معاملے میں نرم دل ثابت ہوئی تھیں۔۔۔

گو کہ باقی سب کے کہے کے مطابق یہی لڑکی ہی ان سے ان کے بابا کو چھیننے کا سبب تھی۔۔ مگر اس میں بھی کسی طور شفاء کا کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔

غلطی اس کے ماں باپ کی تھی۔۔۔ جنہوں نے اسے لاوارثوں کی طرح دنیا والوں کی نفرتیں سہنے کے لیے پھینک دیا تھا۔۔۔

نائلہ بیگم زیادہ دیر اپنے دل کو پتھر نہیں رکھ پائی تھیں۔۔۔ ہاں بس وہ شفا کو اس کی حقیقت کے بارے میں نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔ کیونکہ شماس نے سب گھر والوں کو اس بارے میں سختی سے منع کیا تھا۔۔۔

کوئی بھی شفا کو اس کے پیرنٹس کے بارے میں نہیں بتا سکتا تھا۔۔

نائلہ بیگم کو شفاء پہلی نظر میں ہی بہت پسند آئی تھی۔۔۔ معصوم اور سعادت مند سی۔۔ جس نے خجستہ خانم کی اتنی کڑوی اور تذلیل بھری باتوں کا بھی برا نہیں منایا تھا۔۔

"نہیں کوئی بات نہیں۔۔ بس تھوڑا سا کام رہتا ہے میں کر لوں گی۔۔۔ خانم سائیں ناراض نہ ہو جائیں اس بات پر۔۔۔"

شفاء کے چہرے سے شدید تھکن کے آثار نمایاں تھے۔۔ مگر وہ خجستہ خانم کے پہلے ہی حکم پر انہیں شکایت کا موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔

نائلہ بیگم اس کی بات پر دھیرے سے مسکرا دی تھیں۔۔۔

"میں شماس کی پھوپھو ہوں۔۔۔ تم بھی مجھے پھوپھو کہہ کر بلا سکتی ہو۔۔۔۔"

نائلہ بیگم خود ہی اس کے ساتھ مدد کرنا شروع ہوچکی تھیں۔۔۔

شفاء کو بھی وہ نرم گو سی خاتون بہت زیادہ پسند آئی تھیں۔۔۔۔۔

"اماں سائیں کے لیے دل میں کوئی بدگمانی نہ لانا۔۔۔ شماس نے تم سے کچھ ان حالات میں شادی کا فیصلہ کیا کہ سب لوگ ہی زہنی طور اس کے لیے تیار نہیں کر پائے خود کو۔۔۔ مگر دیکھنا بہت جلد سب تمہیں قبول کرلیں گے۔۔۔ اگر ان کی کوئی بات تمہیں بری لگی ہو تو اس کے لیے میں معذرت کرتی ہوں تم سے۔۔۔۔"

نائلہ بیگم چاہتی تھی وہ پیاری سی لڑکی ہرٹ نہ ہو۔۔۔ اس لیے مناسب سے الفاظ میں گھر والوں کی طرف سے اس کا دل صاف کرنے لگی تھیں۔۔۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ وہ مجھ سے بڑی ہیں۔۔۔ مجھے ان کی کسی بات کا برا نہیں لگا۔۔۔ آپ پلیز یوں معافی مانگ کر مجھے شرمندہ مت کریں۔۔۔"

شفاء ان کے انداز پر شرمندہ ہوتی جلدی سے بولی تھی۔۔۔

اس کے بعد شفاء جتنی دیر بھی کچن میں رہی تھی۔۔۔ نائلہ بیگم اس کے ساتھ کھڑی رہی تھیں۔۔۔

ڈنر کا ٹائم بس ہونے ہی والا تھا۔۔۔

شفاء نے ملازمین کی مدد لیتے سارا کھانا ڈائننگ ٹیبل پر لگوا دیا تھا۔۔

"ارے تم کہاں جارہی ہو۔۔ آؤ نا ہمارے ساتھ ڈنر کرو۔۔۔"

اسے کچن سے نکل کر دوسری جانب جاتا دیکھ نائلہ بیگم نے اسے روکا تھا۔۔

"نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔ میں تھک گئی ہوں۔۔ ابھی تھوڑی دیر آرام کروں گی۔۔ اس کے بعد کھا لوں گی۔۔"

شفاء انہیں سہولت سے انکار کرتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔ کیونکہ ابھی اسے ملازمہ کے ذریعے ہی پتا چلا تھا کہ شماس ڈنر کے لیے نیچے آچکا ہے۔۔۔

وہ شماس کے واپس روم میں آنے سے پہلے ہی ڈریسنگ روم میں جاکر سو جانا چاہتی تھی۔۔۔

اس کو یوں تھکا تھکا اور بنا کھانا کھائے جاتا دیکھ نائلہ بیگم کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔ وہ اگر اپنی تکلیف ظاہر نہیں کر رہی تھی تو اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ اذیت میں نہیں تھی۔۔۔ ہر طرف سے اپنی ذات کی نفی برداشت کرنا آسان نہیں تھا۔۔۔ اور شاید وہ تو بچپن سے اب تک اپنی شناخت ڈھونڈتی ہر طرف سے ٹھوکریں ہی برداشت کررہی تھی۔۔۔

جس انسان کو وہ اپنا سگا باپ کہتی تھی۔۔۔ اچانک سے اس کے کچے ذہن میں یہ بات ڈال دی گئی تھی کہ وہ اس کا باپ ہی نہیں ہے۔۔۔۔

بارہ سال کی عمر میں ہی اس بچی کو معصوم دل توڑ دیا گیا تھا۔۔۔ جس کے بعد آج تک وہ اپنی اصل شناخت کی خاطر تڑپ رہی تھی۔۔۔ اس کے پاس اس کی ذات کا غرور ہی نہیں بچا تھا۔۔۔

مولوی صاحب نے اس کی ذات کے بوجھ کو بہت ہی آرام سے اپنے سر سے اتار کر شماس بخش کے سر پر ڈال دیا تھا۔۔۔

جس شخص کے آگے وہ کوئی وقعت نہیں رکھتی تھی۔۔۔ جس نے اسے صرف اپنی محبت سے انتقام لینے کے لیے اپنی زندگی میں شامل کیا تھا۔۔

جس کے گھر والے جب چاہے اسے ذلیل کر دیتے۔۔۔ اس شخص کو زرا سی بھی فکر نہیں تھی۔۔۔ جیسے وہ اسے بیوی بنا کر نہیں بلکہ اپنے گھر والوں کے لیے نئی ملازمہ لایا ہو۔۔۔

اس بچاری کے دل کو ہر مقام پر کچلا جارہا تھا۔۔۔ لیکن وہ سب برداشت کررہی تھی۔۔۔

کیونکہ اسے اب بھی ایک امید تھی کہ جب اسے اس کے والدین کے بارے میں پتا چلے گا تو وہ ان کے پاس چلی جائے گی۔۔۔ ان لوگوں کی محبت تو اسے ضرور ملے گی۔۔۔

مگر یہ نہیں جانتی تھی کہ جو لوگ بہت پہلے اسے اپنی زندگی سے کسی بے کار شے کی طرح نکال کر پھینک چکے تھے۔۔۔ وہ دوبارہ اسے کیونکر اپناتے۔۔۔

شفا خاموشی کے ساتھ ڈریسنگ روم میں بچھی کارپٹ پر پتلی سی چادر بچھا کر تکیہ رکھے لیٹتی۔۔۔ اپنے آپ کو شال سے ڈھانپ گئی تھی۔۔۔

اس کی کمر اور ٹانگیں درد سے ٹوٹ رہی تھیں۔۔۔ نجانے کتنے گھنٹے وہ ایسے ہی کھڑی رہی تھی۔۔۔۔ اور اب آرام دہ بستر بھی مہیا نہیں تھا۔۔۔

تنہائی پاتے ہی اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر چہرے پر پھسل گئے تھے۔۔۔۔ وہ چت لیٹی آنکھوں پر بازو رکھے ہوئے تھے۔۔۔ اس کے پاس اوڑھنے کو کوئی گرم شے نہیں تھی۔۔۔

اسے ٹھنڈ لگتی بھی بہت زیادہ تھی۔۔ مگر اس وقت وہ یہاں کے کسی بھی فرد سے کوئی بھی مدد یا ہمدردی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ ان لوگوں سے اس کا کوئی رشتہ نہیں تھا۔۔۔ پھر وہ کیوں ان کے لیے زرا سی بھی پریشانی کا باعث بنتی۔۔۔

اس نے صبح بس تھوڑا سا ناشتہ کیا تھا۔۔۔ صبح سے لے کر اب تک اس نے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔

مگر وہ ان سب لوگوں کے بیچ بیٹھ کر کھانا نہیں کھانا چاہتی تھی۔۔۔ جن کے سروں پر اسے مسلط کیا گیا تھا۔۔۔ خالی پیٹ نیند آنا بھی مشکل تھا۔۔۔۔

مگر وہ آنکھیں موندے سونے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

"آج تو کھانے بہت اچھا بنا ہے۔۔ اتنی لذیذ بریانی میں نے آج تک نہیں کھائی۔۔۔۔"

شماس نے پہلی چمچ لگاتے ہی بے اختیار کھانا بنانے والے کی تعریف کی تھی۔۔۔ اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ کھانا اس کی زوجہ محترمہ بھی بنا سکتی ہیں۔۔۔

باقی سب مرد بھی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکے تھے۔۔۔ جبکہ خواتین جانتی تھیں کہ یہ کھانا کس نے بنایا ہے۔۔۔ اس لیے ان میں سے کسی نے کوئی تعریف نہیں کی تھی۔۔۔

لیکن کھانا انہیں بھی بہت زیادہ پسند آیا تھا۔۔۔

خجستہ خانم نے سب کو منع کر دیا تھا کہ کوئی بھی شفاء کا نام نہ لے۔۔۔

وہ نئی ملازمہ کا کہنے ہی والی تھیں۔۔۔ جب ان سے پہلے نائلہ بیگم بول پڑی تھیں۔۔۔

"آپ کی بیگم نے یہ سارا کھانا بنایا ہے شماس۔۔۔۔ وہ بھی بالکل اکیلے۔۔۔ کسی کی ہیلپ نہیں لی اس نے۔۔۔ ماشاءاللہ سے کافی سلیقہ شعار اور سعادت مند بچی ہے۔۔۔ اماں سائیں کے ایک بار کہنے پر ہی کھانا بنانا شروع ہو گئی۔۔۔ بہت ہی خوش اخلاق بچی ہے۔۔۔ مجھے تو بہت اچھی لگی ہے۔۔۔"

نائلہ بیگم کے منہ سے نکلے والے الفاظ ان سب کے ہاتھوں کو وہیں بریک لگا گئے تھے۔۔۔

جبکہ خجستہ خانم نے جن نگاہوں سے نائلہ بیگم کو دیکھا تھا۔۔ وہ ان کا مطلب جانتے ہوئے بھی انجان بنی تھیں۔۔۔

جیسے کہہ رہی ہوں کہ وہ کسی معصوم پر کیے جانے والے ظلم میں شریک نہیں ہوسکتیں۔۔۔

"تو اماں سائیں نے بالکل ٹھیک کیا نا آپا۔۔ جس کی جو اوقات ہے اسے وہیں رکھنا چاہیئے۔۔۔"

خجستہ خانم کی چھوٹی بہو جویریہ بیگم نے فوراً جواب دیا تھا۔۔

وہ سب لوگ شماس بخش کے تاثرات دیکھ رہے تھے۔۔۔ جو بالکل نارمل انداز میں کھانا کھا رہا تھا۔۔۔ اسے بالکل بھی فرق نہیں پڑ رہا تھا کہ اس کی بیوی کے بارے میں بات ہو رہی ہے یا کسی ملازمہ کے بارے میں۔۔۔

شماس کا یہ انداز ان سب کو ہی سکون پہنچا گیا تھا۔۔۔ جبکہ نائلہ بیگم شفاء کی قسمت پر افسوس کر کے رہ گئی تھیں۔۔۔

"کس انسان کی کیا اوقات ہے وہ میرے رب کے علاوہ کسی کو نہیں پتا۔۔۔ ہاں مگر انسانیت کے ناطے ہمیں کیا کرنا چاہیے یہ بات ہم سب بہت اچھے سے جانتے ہیں۔۔۔ شفاء خود اپنی مرضی سے یہاں نہیں آئی اسے لایا گیا ہے۔۔۔

تو اس کی ضروریات کا خیال رکھنا بھی ہم سب کا فرض بنتا ہے۔۔۔ آپ نے اسے کھانا بنانے کے لیے کچن میں تو بھیج دیا۔۔ مگر ایک بار بھی پتا کیا کہ اس بچی نے کچھ کھایا ہے یا نہیں۔۔۔ پورا دن کام کرنے کے بعد اب صرف اس وجہ وہ بھوکی سو گئی ہے کہ آپ سب کو اس کی یہاں موجودگی ناگوار گزرے گی۔۔۔"

نائلہ بیگم خود کو خاموش نہیں رکھ پائی تھیں۔۔۔

جبکہ خجستہ خانم کا دل چاہ رہا تھا کہ کسی بھی طرح اپنی بیٹی کا منہ بند کروا دے۔۔۔ جس کے بولے جانے والے الفاظ شماس کے دل میں اس لڑکی کے لیے نرم گوشہ پیدا کر سکتے تھے۔۔۔

مگر شماس اب بھی یوں ہی کان بند کیے کھانا کھاتا رہا تھا۔۔۔

اور کچھ دیر بعد ہی وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔

اس نے کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

"تم کیا کرنا چاہتی ہو نائلہ مجھے تمہاری سمجھ نہیں آرہی۔۔۔ کیا تم میرے پوتے کو مجھ سے بدظن کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔؟؟"

شماس کے جاتے ہی خجستہ خانم نائلہ بیگم پر برس پڑی تھیں۔۔۔

"میں چاہتی ہوں اس بچی کے ساتھ اس گھر میں ناانصافی نہ ہو۔۔۔۔"

نائلہ نے مؤدبانہ لہجہ میں انہیں جواب دیا تھا۔۔۔

"خانم سائیں سرکار سائیں بلا آپ کو بلا رہے ہیں۔۔۔۔"

تمام ملازمین اور قبیلے کے باقی لوگ شماس کو سرکار سائیں کہہ کر پکارتے تھے۔۔۔

جبکہ شماس کے اس بلاوے پر سب نے ہی خجستہ خانم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

شماس یہاں خاموشی سے اٹھ گیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ سب کے سامنے اپنی دادی کو ان کی غلطی بتا کر شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ اس معاملے میں خاموش رہتا۔۔۔

"شماس بھائی کافی غصے میں گئے ہیں یہاں سے۔۔۔ ان کو یہاں ہوئی سب باتوں پر بہت زیادہ غصہ آیا ہے۔۔۔ اب تو مجھے بھی افسوس

ہورہا ہے کہ اس لڑکی کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا ہمیں۔۔۔

"

لائبہ کو بھی اپنی پھوپھو کی باتیں سن کر افسوس ہوا تھا۔۔۔ اس کی بات کے جواب میں کوئی کچھ نہیں بولا تھا۔۔ جبکہ جویریہ بیگم اسے گھورتیں خاموش رہنے کا اشارہ کر گئی تھیں۔۔۔

"دادی جان اب وہ لڑکی اب صرف ایک طوائف کی بیٹی نہیں بلکہ شفاء شماس بخش ہے۔۔۔ اس قبیلے کے گدی نشین کی بیوی اور اس حویلی کی بہو۔۔۔ حویلی کے رسم و رواج کے مطابق جس کے پاس حویلی کی تمام خواتین سے زیادہ اختیارات ہیں۔۔۔ آپ میری بیوی کی سب گھر والوں اور ملازمین کے سامنے اتنی تذلیل کیسے کر سکتی

ہیں۔۔۔ وہ یہاں کی ملازمہ نہیں ہے۔۔۔ بیوی ہے میری۔۔۔۔ ہم دونوں کے آپس میں جیسے بھی تعلقات ہوں۔۔۔ مگر آپ سمیت حویلی کے کسی بھی فرد کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ آپ لوگ میری بیوی کی انسلٹ کریں۔۔۔

یہ آپ سب لوگوں کا خیال ہے کہ میں اسے چھوڑ دوں گا اور امامہ کو اپنا لوں گا۔۔۔ جس لڑکی نے شماس بخش کو ٹھکرایا ہے شماس بخش واپس اس کے پاس کبھی نہیں جائے گا۔۔۔ چاہیے وہ میرے پیروں میں ہی کیوں نہ آن گرے۔۔۔ شفاء کے ساتھ آگے کیا کرنا ہے یہ میرا فیصلہ ہو گا۔۔۔۔ مگر ابھی آپ سب کو اس کی اہمیت سمجھنی ہو گی۔۔۔۔"

شماس بخش نے آج تک خجستہ خانم سے اس انداز میں کبھی بات نہیں کی تھی۔۔۔ اس کی کنپٹی کی ابھری رگیں اور بھینچے لب بتا رہے تھے کہ وہ کس قدر غصے میں ہے۔۔۔

"وہ ایک طوائف کی بیٹی ہے شماس۔۔۔ ہماری نسل اس سے آگے نہیں بڑھنی چاہیے۔۔۔ اگلا گدی نشین ایک طوائف زادی کی اولاد نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔"

خجستہ خانم کی اگلی بات نے شماس بخش کو مزید سلگھا دیا تھا۔۔۔

"وہ طوائف زادی نہیں ہے۔۔۔ وہ پیر مخدوم بخش کا خون ہے۔۔۔ جتنی جلدی ہوسکے اس سچ کو تسلیم کرلیں۔۔"

شماس انہیں اچھے سے باور کرواتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

شماس شدید غصے کے عالم میں روم میں آیا تھا۔۔۔ جہاں اسے وہ لڑکی کہیں دکھائی نہیں دی تھی۔۔۔

دراز سے سیگریٹ نکالتے اس نے سب سے پہلے اپنے غیض و غضب کو کم کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

وہ واش روم میں نہیں تھی۔۔۔ شماس ڈریسنگ روم کی جانب آیا تھا۔۔۔ جہاں روم سے آتی روشنی کی وجہ سے شماس صرف اتنا دیکھ پایا تھا کہ وہ زمین پر سوئی ہوئی ہے۔۔۔

شماس نے لائٹ آن کی تھی۔۔۔

جب سامنے ہی وہ کارپٹ پر بنا کسی بستر اور گرم شے کے پڑی سکڑی سمٹی نظر آئی تھی۔۔۔

شماس نے سختی سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

جب وہ اس کے سامنے ہوتی تھی تو وہ اپنا سارا غصہ اس پر نکال کر اسے بری طرح ہرٹ کر دیتا تھا۔۔۔ مگر اس لڑکی کی زرا سی تکلیف بھی اس سے برداشت نہیں ہو پاتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی اسے زمین پر سویا دیکھ۔۔۔ اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔۔

"شفاء۔۔۔"

اس نے وہیں کھڑے اونچی آواز میں پکارا تھا اسے۔۔۔۔

شفاء ایسے ہی بے سدھ پڑی رہی تھی۔۔۔

وہ آگے بڑھا تھا اور اس کی کلائی تھام کر اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔ اس کی گرفت اتنی طاقت ور تھی کہ شفاء سوتے میں کسی پلاسٹک کی گڑیا کی طرح سیدھی کی سیدھی کھڑی ہوتی اس کے سینے میں آن سمائی تھی۔۔۔

ٹھنڈی زمین سے اس کے پر حرارت سینے کا لمس پاتے شفاء کسمساتی واپس سے اس کے سینے پر سر ٹکاتی آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔

اس نے اپنی گداز مٹھی میں شماس کا کالر دبوچ رکھا تھا۔۔۔ شماس کا ایک بازو اس کی کمر پر ٹکا ہوا تھا۔۔۔ جبکہ دوسرے سے وہ شفاء کے ایک جانب لڑھکتے سر کو تھامے ہوئے تھا۔۔۔

"شفاء۔۔۔"

اب کی بار شماس کا لہجہ بوجھل ہوا تھا۔۔ شفاء کی نرم گرم سانسیں اور ہونٹوں کا لمس شماس کو اپنے سینے پر محسوس ہوتا اس کے اندر ایک عجیب سی ہلچل پیدا کر گیا تھا۔۔

"ہممہ۔۔۔"

اپنے کان کی لوح پر محسوس ہوتیں اس کی گرم سانسوں کی تپش اور کمر پر موجود اس کے ہاتھ کے لمس نے شفاء کی نیند کو اڑن چھو کردیا تھا۔۔۔

اس نے جھٹکے سے آنکھیں کھولتے سر اٹھا کر اپنے بے حد قریب موجود شماس کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو اس کے بے پناہ قریب تھا

اور وہ بھی پورے استحقاق کے ساتھ اس کا گریبان اپنی مٹھی میں دبوچے اس کے سینے پر سر ٹکائے کھڑی تھی۔۔۔

نیند سے پوری طرح بیدار ہوتے ہی شفاء اپنی پوزیشن کا خیال کرتی شرم سے پانی پانی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ فوراً شماس کے حصار سے نکلتی فاصلے پر ہوئی تھی۔۔۔

اس نے بے اختیار اپنے دوپٹے کے لیے نگاہیں دوڑائی تھیں۔۔۔ جو اسے شماس کے پیروں تلے پڑا نظر آیا تھا۔۔۔

شفاء نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو پوری طرح سے اس کی گھبراہٹ ملاحظہ کرتا اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"یہ سب کر کے میری نگاہوں میں مظلوم بننا چاہتی ہو۔۔۔ تاکہ میری ہمدردی حاصل کر سکوں۔۔۔۔"

شماس کو قریب آتے دیکھ وہ الٹے قدموں پیچھے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"مجھے تمہاری ہمدردی پانے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔ تم اس دنیا کے آخری انسان بھی ہوئے نا تب بھی تم سے کوئی مدد نہیں مانگوں گی۔۔۔۔"

شفاء اس کے قریب آنے پر گھبراہٹ کا شکار ہورہی تھی۔۔۔ وہ بالکل دیوار کے ساتھ لگ چکی تھی۔۔۔ جبکہ شماس تھوڑا سا فاصلہ رہ جانے کے باوجود اس کے قریب آرہا تھا۔۔۔

"اوہ سچ میں تو بھول ہی گیا تھا۔۔ تم تو نفرت کرتی تھی نا مجھ سے۔۔۔۔۔۔"

شماس اس کی اس دن والی حرکت کا مذاق اڑاتے بولا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی سرد نگاہیں اس مذاق کا حصہ بالکل بھی نہیں لگ رہی تھیں۔۔۔

"ہاں۔۔۔ کیونکہ تمہارے اور تمہارے اس باس کی وجہ سے مجھے میری شناخت تک نہیں جانے دیا جارہا ہے۔۔۔ ابا سب جانتے

تھے۔۔۔ صرف تم لوگوں کی دھمکیوں کی وجہ سے انہوں نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔۔۔ کیا دشمنی ہے تم لوگوں کی مجھ سے۔۔۔ کیوں تم مجھے میرے پیرنٹس کے بارے میں نہیں بتا رہے۔۔۔

اگر میں نے تمہارا کوئی قصور کیا ہے تو تم مجھے اس کی جو چاہے سزا دے دو۔۔۔ مگر خدا کے لیے مجھے میری شناخت بتا دو۔۔۔۔ مجھے میری ذات کا غرور لوٹا دو۔۔۔"

شفاء اذیت کے آخری دوہرائے پر پہنچتی شماس بخش کے سامنے ہاتھ جوڑ گئی تھی۔۔۔

اس نے کتنی مشکل سے اپنے آنسوؤں کو روکے رکھا ہوا تھا یہ وہی جانتی تھی۔۔۔ کچھ سینکڈز کے لیے وہ بھول چکی تھی کہ سامنے موجود انسان کو وہ اپنا دشمن مانتی ہے۔۔

اسے یاد تھا تو بس اتنا کہ یہی انسان اگر چاہتا تو اسے اس کے پیرنٹس تک پہنچا سکتا تھا۔۔۔

وہ اس کے آگے گڑگڑاتے پوچھ رہی تھی۔۔۔

"تمہاری شناخت یہ ہے کہ تم شماس قاسم بخش کی بیوی ہو۔۔۔ اس سے بڑا ذات کا غرور کیا ہو سکتا ہے۔۔۔ تم میرے نام کے ساتھ بھی تو دنیا والوں کے آگے سر اٹھا کر جی سکتی ہو۔۔۔۔"

شماس نے اس کے دونوں ہاتھوں کو تھامتے پہلی بار اتنی نرمی سے اس سے بات کی تھی۔۔۔

شاید کچھ دیر کے لیے اس لڑکی کی جانب سے اس کا دل بھی پگھل گیا تھا۔۔

اس کی بات پر شفاء نے نگاہیں اٹھا کر شماس کی جانب دیکھا تھا۔۔

اور ایک زخمی مسکراہٹ اس کے بھیگے ہونٹوں پر پھیل گئی تھی۔۔۔

"بیوی۔۔۔ اچھا مذاق کر لیتے ہیں آپ سرکار سائیں۔۔۔ جسے صبح تک اپنی رکھیل کہہ رہے تھے اسے اچانک سے بیوی کیسے کہہ دیا۔۔ ترس آگیا ہے مجھ پر۔۔؟ یا کوئی اگلا وار کرنے سے پہلے پچھلے کا اثر زائل کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ تاکہ میں ٹوٹ نہ جاؤں۔۔۔

اس خاندان سمیت قبیلے کا ہر فرد جانتا ہے کہ آپ نے مجھ سے نکاح صرف اپنی محبوبہ امامہ داؤد بخش کو نیچا دکھانے کے لیے کی ہے۔۔۔ جو کچھ سال پہلے آپ کو ٹھکرا چکی ہے۔۔۔

میں آپ کی بیوی نہیں بلکہ ایک مہرا ہوں۔۔۔ جسے استعمال کر کے پھینکنے والے ہیں آپ۔۔۔

مجھے بس اتنا بتا دیں کہ میں کب تک یہاں پر ہوں۔۔۔ تا کہ پھر اس کے بعد میں اپنا اگلا ٹھکانا ڈھونڈ لوں۔۔۔"

شفاء اس کی گرفت سے اپنے ہاتھ آزاد کرواتی تلخی سے بولتی جانے ہی لگی تھی۔۔۔ جب شماس اس کی دونوں کلائیاں تھام کر اسے دیوار کے ساتھ لگاتے۔۔ اس پر پوری طرح حاوی ہوا تھا۔۔۔

"اگر تم چاہو تو میری بیوی بن سکتی ہو۔۔۔"

اس کے سیاہ لباس میں چھپے حسین سراپے کو بے باکی بھری نگاہوں سے دیکھتے شماس نے اس کی گردن پر لپٹی لٹ کو پیچھے ہٹایا تھا۔۔۔

اس کے تیور شفاء کو لال کر گئے تھے۔۔۔

"مجھے ایسا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔"

شفاء نے بے اختیار اس کی جانب سے نگاہیں چرائی تھیں۔۔۔ وہ اس کے خوبرو چہرے کی جانب زیادہ دیر نہیں دیکھتی تھی۔۔۔ وہ اپنی دلکش آنکھوں میں شوخی سموئے جب اس کی جانب دیکھتا تھا تو اس کی یہ نگاہیں شفاء کے اندر تک گھر کر جاتی تھیں۔۔۔ اس کے ہونٹوں سے عین نیچے موجود تل اسے ہمیشہ مسکراتا نظر آتا تھا۔۔۔

وہ اس کی جانب زیادہ دیر نہیں دیکھ پاتی تھی۔۔۔ وہ اپنی اس کیفیت کو سمجھ نہیں پارہی تھی۔۔۔ اور نہ ہی سمجھنا چاہتی تھی۔۔۔

"تو پھر رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟؟؟"

شماس نے اس کی پلکوں میں ٹھہرے آنسو کو انگلی کی پور پر چنتے پوچھا تھا۔۔۔

"میں رو نہیں رہی۔۔۔۔"

شفاء اس کے پاس سے ہٹ جانا چاہتی تھی۔۔۔ یہ شخص بہت ظالم تھا۔۔۔ وہ اس کے کسی جھانسے میں نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔

"اچھا۔۔۔ تو مجھ سے گھبرا رہی ہو۔۔۔؟؟"

وہ اب شفاء کو تنگ کررہا تھا۔۔۔

اس لڑکی کے غصے سے پھولے گالوں کو دیکھ کر اسے سکون محسوس ہوتا تھا۔۔۔

"میں تم سے نہیں ڈرتی۔۔۔"

شفا آگے ہوتے خفگی سے بولی تھی۔۔۔ اسی لمحے شماس نے بھی کچھ کہنے کے لیے اپنا چہرا آگے کیا تھا۔۔ جب شفاء کے ہونٹ شماس کے ہونٹوں کو چھو گئے تھے۔۔۔

شفاء خوفزدہ سی دیوار سے جا لگی تھی۔۔۔

اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے تھے۔۔۔

شماس کا دل بھی اس تصادم پر زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔

جو کہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔

وہ فوراً شفاء سے دور ہوا تھا۔۔۔

"کھانا کھا لو۔۔۔"

واپس پلٹتے وہ یہ بات کہنا نہیں بھولا تھا۔۔۔

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔ اور پلیز مجھے اب دوبارہ ڈسٹرب مت کیجیے گا۔۔۔ کل سے میری نیند خراب کرکے رکھی ہوئی ہے۔۔۔ سکون سے سونے بھی نہیں دیتے۔۔۔۔"

شفاء اپنی خفت چھپانے کے لیے بے دھیانی میں کچھ بھی بولتی چلی گئی تھی۔۔۔

اس کی زبان کو بریک اس وقت لگی تھی۔۔۔ جب شماس نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ایکسکیوزمی۔۔۔ میں تمہیں کل سے سونے نہیں دے رہا۔۔۔؟؟ ایسا کب ہوا۔۔۔ ؟؟"

وہ کڑے تیوروں سے گھورتا واپس سے اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

جو سیاہ لباس میں بنا دوپٹے کے اپنے قیامت خیز سراپے کے ساتھ اس کے ضبط کا امتحان لے رہی تھی۔۔۔

"مم میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔"

شفاء کو اپنی زبان کی وجہ سے اتنی شرمندگی کا سامنا کبھی نہیں کرنا پڑا تھا۔۔

"محترمہ جس دن میں نے سچ میں ایسا کیا تو پھر آپ یہ گلا کرنے کے قابل بھی نہیں بچیں گی۔۔۔"

شماس اس پر گہرا طنز کرتا اس کی کلائی تھام کر اسے ڈریسنگ روم سے باہر لے آیا تھا۔۔

"چپ کرکے کھانا کھاؤ۔۔۔ اور پھر بیڈ پر اس طرف جاکر سو جاؤ۔۔ میرے سامنے مزید اب مظلومیت کا ناٹک مت کرنا۔۔۔ ورنہ تمہارے لیے ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔۔"

شماس نے اسے سنگین لہجے میں وارن کیا تھا۔۔۔

"میں صوفے پر سو جاؤں گی۔۔۔۔"

شفاء اس کے غصیلے تیور دیکھ دھیرے سے منمنائی تھی۔۔۔

"مجھے اپنا کہا دوہرانے کی عادت نہیں ہے۔۔۔ آج رات صوفے پر سوکر دکھاؤ۔۔۔ پھر دیکھ لینا تمہارے ساتھ کیا ہوتا ہے۔۔۔"

شماس دھمکی آمیز لہجے میں بولتا ٹیرس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

شفاء نے بے دلی سے تھوڑا سا کھانا کھایا تھا۔۔۔ اسے اکیلے کھانا کھانے کی عادت نہیں تھی۔۔۔ وہ بھوکی رہ لیتی تھی۔۔۔ مگر اکیلے کھانا نہیں کھاتی تھی۔۔۔

لیکن شماس کی دھمکی کی وجہ سے اسے ناچار تھوڑا سا کھانا کھانا پڑا تھا۔۔۔

"اب کیا کروں میں۔۔۔؟؟ کیسے سوؤں وہاں۔۔۔ ؟؟ اب ڈر تو لگتا ہے اس سے۔۔۔ مگر اس کے سامنے اس بات کا اقرار کیسے کروں۔۔؟؟ "

شفاء اب نہ تو صوفے پر سو سکتی تھی۔۔۔ اور بیڈ پر اس کے مقابل سونے کے خیال سے ہی شفاء کو اپنے سینے میں ہلچل ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

مگر اس کھڑوس کی بات ماننے کے سوا شفاء کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔ اس سے کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ خود ہی صوفے سے اٹھا کر بیڈ پر لے آتا۔۔ اس لیے شفاء اس کے آنے سے پہلے ہی بیڈ کے ایک کونے پر جاکر نیم دراز ہوگئی تھی۔۔۔

اس نے بیڈ پر اپنے برابر میں تکیہ رکھ کر اپنی سیفٹی کا بندوست کیا

تھا۔۔۔

نرم گرم بستر پر سوتے کب نیند کی دیوی اس پر مہربان ہوئی تھی

اسے پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔۔

نجانے کتنے گھنٹے ٹیرس پر گزارنے کے بعد شماس بیڈ روم میں آیا

تھا۔۔۔ جہاں وہ محترمہ اس کے کمبل میں لپٹی بیڈ کے ایک کونے پر

سکڑی سمٹی سو رہی تھی۔۔۔

شماس بیڈ پر نیم دراز ہوتا اس کی جانب دیکھنے لگا تھا۔۔۔

یہ لڑکی رو رہی تھی۔۔۔ اذیت میں تھی۔۔۔

مگر

وہ اس کی اس اذیت کو ختم نہیں کر پارہا تھا۔۔۔

"یہ لڑکی میرے لیے اتنی اہم نہیں ہے۔۔۔ پھر میں اس کے بارے میں کیوں سوچ رہا ہوں۔۔۔"

شماس نے فوراً سے اپنی سوچوں پر سرزنش کی تھی۔۔۔

"لیکن وہ اب میرے نام سے منسوب ہے۔۔۔ اس کی ہر خوشی اور غم کی زمہ داری میری ہے۔۔۔"

شماس نے کروٹ کے بل سیدھے ہوتے اسے گھورا تھا۔۔۔

جو کمبل اتر جانے کی وجہ سے نیند میں کسمسا رہی تھی۔۔۔ وہ بالکل کونے پر تھی۔۔۔ زرا سے ہلنے پر نیچے گر سکتی تھی۔۔۔

شماس نے دھیرے سے اس کے بازو کو تھام کر اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔

کہ کہیں پھر آنکھ کھل جانے پر وہ اس پر نیند خراب کرنے کا الزام عائد نہ کر دے۔۔۔۔

مگر شماس کے قریب کرنے پر وہ نیند میں کروٹ بدلتی اس کے مزید قریب آگئی تھی۔۔۔۔ شماس کے سینے پر اپنی گداز ہتھیلی ٹکاتے اس نے شماس کے تکیے پر رکھے بازو پر اپنا سر رکھ دیا تھا۔۔۔

اس کی سانسوں کی مہک شماس کے بہت قریب تھی۔۔۔ اس کا بیڈ پر سونا شماس کو نئے امتحان میں ڈال گیا تھا۔۔۔

شماس نے اس کے اوپر کمبل درست کرتے اسے خود سے فاصلے پر کیا تھا۔۔۔

شماس نہیں جانتا تھا کہ شماس کے دور کرنے پر شفاء کی آنکھ کھل چکی تھی۔۔۔ مگر اس نے یہ بات ظاہر نہیں ہونے دی تھی۔۔۔

شماس اسے اچھے سے کور کرتا۔۔۔ اس کی جانب سے کروٹ بدل کر سو گیا تھا۔۔۔

شماس کے سو جانے کے بعد شفاء نے آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جب ایک بھولا بسرا لاوارث آنسو اس کی آنکھ سے پھسل کر تکیے میں جذب ہو گیا تھا۔۔۔

شماس بخش کو اس سے صرف ہمدردی تھی۔۔۔ وہ اسے اپنی بیوی نہیں مانتا تھا۔۔۔ اس کا یہ عمل شفاء پر یہ بات واضح کر گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بی بی سائیں یہ آپ کے لیے آیا ہے۔۔۔"

شفاء اپنے روم میں تھی جب ملازمہ دستک دیتی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

شفاء بیڈ پر نیم دراز سامنے لگی شماس بخش کی دیوار گیر تصویر کو گھوری جارہی تھی۔۔۔ جب ملازمہ کی پکار پر وہ چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

لیکن ملازمہ کے ہاتھ میں گلابی پھولوں کے بکے دیکھ اسے کمرے کی ہر شے اپنے اردگرد گھومتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"یہ یہ۔۔۔ یہ کہاں سے آئے۔۔۔۔؟؟؟"

یہ پھول اس کے پیچھے یہاں تک بھی پہنچ گئے تھے۔۔۔ وہ خوفزدہ ہوئی تھی۔۔۔

تو کیا اس شخص کی رسائی یہاں تک بھی تھی۔۔

شفاء جلدی سے بیڈ سے اٹھتی ملازمہ کے ہاتھ سے بکے لے گئی تھی۔۔۔

جس نے یہی بتایا تھا کہ یہ پھول اسے گارڈ نے دیئے تھے۔۔۔ اور یہ نہیں بتایا تھا کہ کس نے بھیجے ہیں۔۔۔ کیونکہ ان کے مطابق تو

ان کے سرکار سائیں کی بیوی کو پھول بھیجنے کی جرأت سرکار سائیں کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

شفاء ملازمہ کو جانے کا کہتی ٹیرس کی جانب آگئی تھی۔۔۔

اس نے پھولوں کو اچھے سے ٹٹولتے ان میں چھپائے گئے کارڈ کو ڈھونڈا تھا۔۔۔

جب ہمیشہ کی طرح چھوٹا سا سفید رنگ کا کارڈ اس میں سے برآمد ہوا تھا۔۔۔ جس پر لکھی تحریر پڑھ کر شفاء کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔

"اگر اپنی پیرنٹس کے بارے میں سب جاننا چاہتی ہو تو اپنے شوہر شماس بخش کو تمہیں اپنے ہاتھوں سے ختم کرنا ہو گا۔۔۔ ایسا کرتے ہی تمہارے پیرنٹس تک پہنچا دیا جائے گا۔۔۔"

یہ الفاظ نہیں پگھلا ہوا سیسہ تھا جو اس کے کانوں میں انڈیلا گیا تھا۔۔۔

اس سوچ کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔۔۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ ملک نے ہی بھیجا تھا۔۔۔

آخر اس شخص کی دشمنی کیا تھی اس سے۔۔۔ وہ ہر بار اتنا ظالم کیوں بن جاتا تھا۔۔۔ اگر اسی نے شماس بخش سے اس کی شادی کروائی تھی تو اب وہ اسے مروانا کیوں چاہتا تھا۔۔۔

شفاء شماس بخش کے بہت قریب تھی۔۔۔

وہ اپنے معاملے میں اس پر ٹرسٹ بھی کرتا تھا۔۔۔

شفاء آرام سے اس کا خاتمہ کر سکتی تھی۔۔۔

مگر جو الفاظ پڑھتے اس کی زبان کانپ گئی تھی۔۔ وہ عمل دوہرانا اس کے لیے ناممکنات میں سے تھا۔۔۔

جو لڑکی ملک نامی شخص پر بے جھجک گولیاں چلا گئی تھی۔۔۔ وہ شماس بخش کے حوالے سے ایسا سوچنے پر بھی کانپ گئی تھی۔۔۔

جبکہ ایسا کرنے کے عوض نہ صرف اسے شماس بخش کی قید سے چھٹکارا مل جاتا۔۔۔ بلکہ اس کی شناخت بھی اس کے سامنے آجاتی تھی۔۔۔۔

مگر وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔

جو بات اس کے اپنے لیے حیران کن تھی۔۔۔

یہ شخص کچھ ہی دنوں میں اسے اتنا عزیز کیونکر ہو گیا تھا۔۔۔

شفاء نے اپنے دل سے یہ سوال پوچھا تھا۔۔۔ جس کی جانب سے ملنے والے سنگل اسے خود سے بھی خفا کر گئے تھے۔۔۔

وہ جس مرض سے پوری زندگی بچنا چاہتی تھی۔۔۔ اسے محسوس ہورہا تھا کہ وہ اس کا شکار ہوچکی تھی۔۔۔

"شفاء۔۔۔"

وہ ابھی اپنے دل کے انکشاف پر اسی شاک میں گھری کھڑی تھی جب شماس کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

وہ روم میں تھا اور شاید اب ٹیرس کی جانب آرہا تھا۔۔۔

شفاء نے گھبرا کر اپنے ہاتھ میں پکڑے پھولوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اسے اچانک سے سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ انہیں کہاں چھپائے۔۔۔

وہ جلدی سے دونوں ہاتھ اپنی کمر کے پیچھے باندھتی خود کو نارمل کرنے کی ناکام کوشش کرتی چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجا گئی تھی۔۔۔

" تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟ "

شماس اس کے قریب آتا اس کی غیر معمولی کنڈیشن نوٹ کر چکا تھا۔۔۔

"کک کچھ نہیں۔۔۔ وہ ہوا کھانے آئی تھی۔۔۔"

شفاء کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہوئی تھیں۔۔۔

وہ بالکل ریلنگ کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی تھی۔۔۔ پھولوں اور کارڈ پر اس کی گرفت کافی مضبوط تھی۔۔۔

کریم کلر کے کلف لگے لباس میں سینے پر دونوں بازو باندھے اس کے مقابل آن کھڑا ہوتا اس کے اوسان مزید خطا کر گیا تھا۔۔۔

اس کے وجود سے اٹھتی دلفریب مہک شفاء کے اعصاب کو اپنے حصار میں جکڑ رہی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ بالکل کمر پر بندھے ہوئے تھے۔۔۔

وہ نہ تو خود یہاں سے ہٹ سکتی تھی۔۔۔ نہ ہی شماس کو خود سے دور رکھنے کی کوشش کر سکتی تھی۔۔۔

"اچھا پر تمہارا رنگ کیوں اڑا ہوا ہے۔۔۔۔ ایسے لگ رہا ہے جیسے مجھ سے کچھ چھپا رہی ہو۔۔۔۔"

شماس دھیرے دھیرے اس کے قریب ہو رہا تھا۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔۔ مم میں کیوں کچھ چھپاؤں گی۔۔۔"

شفاء کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہوئی تھیں۔۔۔ اسے خوف تھا کہ اگر شماس نے زرا سا ہاتھ اس کے ہاتھ میں موجود چٹ لے لی تو نجانے کیا ہو گا۔۔۔

اس کے اس قدر خوف کو دیکھ شماس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

وہ ریلنگ پر اس کے ارد گرد اپنی دونوں ہتھیلیاں جماتا پوری طرح اس پر جھکا تھا۔۔۔

شفاء کی سانسیں رکی تھیں۔۔۔

"دھیان سے۔۔۔ اپنے سامنے کھڑے پہاڑ کو توڑنے کے چکر میں اپنا سر مت پھوڑ بیٹھنا۔۔۔ ضروری نہیں شماس بخش ہر بار تمہاری ڈھال بنے تمہارے پیچھے کھڑا ہو۔۔۔"

دھیرے سے اس کی سانسوں کی مہک اپنے اندر اتارتا وہ اسے بہت گہری وانگ دے گیا تھا۔۔۔ جبکہ خفا اس کی باتوں کے مفہوم میں الجھی کتنا ہی وقت وہاں ایسے ہی کھڑی رہی تھی۔۔۔۔

کیا یہ شخص کچھ جانتا تھا۔۔۔

نہیں اگر جانتا ہوتا تو اسے ایسے نہ چھوڑتا۔۔۔

لیکن پھر وہ ایسے کیوں بول گیا تھا۔۔۔

یہ شخص ہر بار اسے ایسے ہی گھما کر رکھ دیتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آپ کا گھر بہت پیارا ہے۔۔۔۔"

نائلہ بیگم ایک دن کے لیے شفاء کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے آئی تھیں۔۔۔

وہ حویلی کے بند کمرے میں قید رہ رہ کر تنگ آگئی تھی۔۔ وہاں کوئی بھی اس سے زیادہ بات نہیں کرتا تھا۔۔۔ اگر کوئی کرنا بھی چاہتا تھا تو جویریہ بیگم اور خجستہ خانم کے خوف سے نہیں کر پاتا تھا۔۔۔

شماس کے سامنے جانے سے ویسے ہی وہ گریز برتتی تھی۔۔۔ کل سے وہ شکار پر گیا ہوا تھا۔۔۔ آج دن میں لوٹنا تھا اس نے۔۔۔ شفاء اس کے سامنے نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔ اس لیے نائلہ بیگم کی آفر پر بنا اسے بتائے یہاں آگئی تھی۔۔۔

اس کا آج واپس لوٹنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔

"تمہارا جب دل چاہے یہاں آسکتی ہو۔۔ اس گھر کو اپنا میکہ سمجھو۔۔۔"

نائلہ بیگم کی بات پر شفاء کے ہونٹوں کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اس نے خود کو سنبھال لیا تھا۔۔

"بی بی سائیں۔۔ سرکار سائیں کا فون ہے۔۔ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔"

ملازمہ نے موبائل نائلہ بیگم کی جانب بڑھایا تھا۔۔

شماس کی کال کا سن کر نائلہ بیگم کو خوشی ہوئی تھی۔۔۔ شاید وہ حویلی واپس آچکا تھا۔۔۔ اور شفاء کی کمی بھی محسوس کرچکا تھا۔۔۔

نائلہ بیگم سے حال احوال کے بعد اس نے شفاء کو واپس بھیجوانے کی ہدایت کی تھی۔۔۔

"مجھے آج واپس نہیں جانا۔۔۔ مجھے آپ کے ساتھ یہیں رہنا ہے۔۔۔"

شفاء کی آواز سپیکر کے پار شماس بخش تک باآسانی پہنچ چکی تھی۔۔۔ وہ واپس نہ جانے کی خاطر نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔

شماس کے کہنے پر نائلہ بیگم نے مسکراتے ہوئے فون اس کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔۔

وہ اندر سے خوفزدہ سی موبائل پکڑنے سے انکاری ہوئی تھی۔۔۔

مگر نائلہ بیگم کے کہنے پر ناچار اسے موبائل پکڑنا پڑا تھا۔۔۔

"میں ڈرائیور کو بھیج رہا ہوں واپس آؤ۔۔۔"

شماس نے بنا اس کا حال احوال پوچھے چھوٹتے ہی حکم صادر کیا تھا۔۔۔ اس کے انداز میں ایک عجیب سی بے چینی تھی۔۔ جیسے اس بات کا خوف ہو کہ کوئی شفاء کو اس کی حقیقت سے آگاہ نہ کردے۔۔۔

"میں نے بولا نا کہ مجھے آج واپس نہیں آنا۔۔۔ میں کل آجاؤں گی۔۔۔"

شفاء نے بے چارگی سے کہا تھا۔۔۔ وہ ہمیشہ ہر معاملے میں ضدی رہی تھی۔۔۔ مگر یہ شخص تو اس سے بھی بڑا ضدی نکلا تھا۔۔۔

نائلہ بیگم اسے بات کرتا دیکھ اندر کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔

"تم ڈرائیور کے ساتھ آرہی ہو یا میں خود آؤں۔۔۔؟"

شماس نے اپنے مخصوص سرد ترین لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔ وہی لہجے جو ہمیشہ شفاء کو خوفزدہ کر دیتا تھا۔۔۔

"آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے آخر۔۔۔؟؟ مجھے میری مرضی سے کیوں نہیں جینے دیتے۔۔۔ پلیز ایک دن کے لیے تو میری جان چھوڑ دیں۔۔۔"

شفاء اس سے ڈرتے ڈرتے بے بسی سے بولی تھی۔۔۔ وہ اس شخص کے قریب رہنے سے گریز برت رہی تھی۔۔ لیکن وہ سمجھ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

"ان دنوں میرا سب سے بڑا مسئلہ تم ہی ہو۔۔۔۔ تمہیں میری نرمی برداشت نہیں ہورہی۔۔۔ تمہیں اب شماس قاسم بخش والا روپ دکھانا پڑے گا۔۔۔۔"

شماس تیز لہجے میں بولتا فون رکھ گیا تھا۔۔۔

"ہر وقت انگارے ہی چھباتا رہتا ہے۔۔۔ نرمی سے بات کرنے کا پتا ہی نہیں ہے اس بندے کو۔۔۔۔ یااللہ جی مجھے اٹیٹیوڈ والے

بندے پسند تھے۔۔۔ مگر اتنے اٹیٹیوڈ والے بھی نہیں۔۔۔۔ جنہیں صرف دھونس جمانا آتی ہو۔۔۔ محبت کرنا نہیں۔۔۔۔"

شفاء باآواز بلند شکوہ کرتے پلٹی تھی۔۔۔ جب اپنے پیچھے کھڑی تانیا کو دیکھ وہ زبان کو دانتوں تلے دبا گئی تھی۔۔۔

"محبت کرتی ہیں شماس بھائی سے۔۔۔؟؟"

تانیا نے شماس سے بات کرنے کے بعد اس کے لال ہوئے رخساروں کو دیکھ مسکرا کر پوچھا تھا۔۔۔ تانیا نائلہ بیگم کی سب سے بڑی بیٹی اور شفاء کی ہم عمر تھی۔۔۔ اس سے چھوٹی حنا اور پھر معیز تھا۔۔۔۔

"نن نہیں تو۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"

شفاء اس کے سوال پر ایک دم پسینے میں نہا گئی تھی۔۔۔

"ارے اس میں اتنی گھبرانے والی کیا بات ہے۔۔۔ وہ آپ کے شوہر ہیں۔۔۔ آپ کو ان سے محبت کرنے کا حق حاصل ہے۔۔۔"

تانیا دھیرے سے مسکرا دی تھی۔۔۔

لیکن شفاء کا دل اس سوال پر عجیب سی لہہ پر دھڑکنے لگا تھا۔۔

"ایک بات پوچھوں۔۔۔۔"

شفاء کی تانیا سے کافی فرینکنس ہوچکی تھی۔۔۔ اس لیے وہ اب کھل کر اس سے ہر بات کر رہی تھی۔۔۔

"امامہ داؤد کیسی ہے۔۔؟؟ کیا وہ بہت خوبصورت ہے۔۔۔ اور کیا شماس اس سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔۔۔"

شفاء کی بات پر تانیا نے بغور اس کے حسین چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"بہت نکچری سی ہے۔۔۔ اپنے آپ کو بہت بڑی شے سمجھتی ہے۔۔۔ ہاں شماس بھائی اور وہ ایک دوسرے سے بہت زیادہ محبت تو کرتے تھے۔۔۔ مگر اس کی اپنی بے وقوفی نے شماس بھائی کو اس سے دور کر دیا۔۔۔ اس کا کہنا تھا کہ شماس بھائی اس سے شادی کے بدلے اپنی گدی چھوڑ دیں۔۔۔ تاکہ وہ گدی اس کے بھائی کو مل

جائے۔۔۔ شماس بھائی نے اسے صاف انکار کر دیا تھا۔۔ وہ کافی ہرٹ بھی تھے۔۔۔ اور پھر۔۔۔۔"

تانیا کچھ کہتے کہتے رکی تھی۔۔۔

"اور پھر اسے سزا دینے کے لیے شماس نے مجھ سے شادی کرلی۔۔۔۔"

شفاء نے اس کی بات مکمل کی تھی۔۔۔

تانیا کے پاس اس کی بات کے جواب میں کہنے کو کچھ نہیں تھا۔۔۔ کیونکہ ان سب کو اب بھی یہی لگتا تھا کہ شماس واپس امامہ کی جانب لوٹ جائے گا۔۔۔

وہ اپنے سامنے کھڑی اس معصوم سی لڑکی کا دل نہیں توڑنا چاہتی تھی۔۔۔ اس لیے خاموش ہی رہی تھی۔۔۔

جبکہ شفاء اپنی قسمت پر دھیرے سے مسکرا دی تھی۔۔۔۔

کافی دیر سے ہلکی ہلکی بوندا باندی ہورہی تھی۔۔۔ جو اب تیز دھاڑ بارش کا روپ دھاڑنے لگی تھی۔۔۔

تانیا اسے اندر آنے کا کہتی خود اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

جبکہ شفاء اندر جانے کے بجائے پچھلے لان کی جانب آگئی تھی۔۔۔

شام کا وقت تھا مگر بادلوں کی وجہ سے ہر سو تاریکی سی پھیل گئی تھی۔۔۔

شفاء کو بارش بہت پسند تھی۔۔۔ مگر ہر بار وہ بارش میں بھیگ کر بیمار ہو جایا کرتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی وہ تیز ہوتی بارش میں پوری طرح سے بھیگ رہی تھی۔۔۔ جب کسی نے اس کی کلائی تھام کر اسے اپنے جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

شفاء سیدھی اس فولادی سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔

شفاء نے گھبرا کر مقابل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو قہر برساتی نگاہوں سے اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔

شفاء اس لمحے اس کے بے انتہا قریب تھی۔۔۔

بارش کے قطرے اس کے چہرے سے پھسل کر شفاء کے چہرے پر گر رہے تھے۔۔۔

"میری اجازت کے بغیر کیوں نکلی حویلی سے باہر تم۔۔۔؟"

شماس کی چوڑی ہتھیلیوں کی سخت گرفت شفاء کی کمر پر تھی۔۔۔

"کیونکہ میں تم سے دور رہنا چاہتی ہوں۔۔۔ تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔ اگر تم میرے ساتھ ایسے ہی زبردستی کرتے رہے تو میں تمہارے گھر والوں کو بتا دوں گی کہ تم اچھے انسان نہیں ہو۔۔۔ یہاں تم سب کے سامنے ایک معزز گدی نشین بنے بیٹھے ہو۔۔۔ جبکہ حقیقت میں تم ایک بہت بڑے غنڈے کے کارندے ہو۔۔۔۔"

شفاء اس کا گریبان مٹھیوں میں دبوچے پھٹ پڑی تھی۔۔۔

"سنا ہے تمہیں نفرت کرنے کا بہت شوق ہے ۔۔۔ مجھ سے نفرت کا رشتہ نبھانا چاہتی تھی۔۔۔ میں نے تو بس ایک موقع دیا تھا تمہیں۔۔۔۔"

شماس نے اس کے ہونٹوں پر اٹکی بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے اڑستے کہا تھا۔۔۔

"نفرت تو تم سے میں ہمیشہ کرتی رہوں گی۔۔ مگر تم سے دور رہ کر۔۔۔ مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ۔۔۔۔"

شفاء خود کو اس کے حصار سے آزاد کرتے بولی تھی۔۔۔ جب شماس نے جھک کر اس کے نازک سراپے کو اپنی مضبوط بانہوں میں اٹھا لیا تھا۔۔۔

اس کے ساتھ بارش میں کھڑے ہونے کی وجہ سے وہ بھی پوری طرح بھیگ چکا تھا۔۔۔ شفاء نے سیدھے منہ پر پڑتے بارش کے قطروں سے بچنے کے لیے چہرا اس کے کندھے پر ٹکا دیا تھا۔۔۔

شماس اسے گاڑی میں بیٹھاتے خود ڈرائیونگ سیٹ پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

"آپ اس لڑکی کو واپس اپنی زندگی میں شامل کیوں نہیں کرلیتے۔۔۔ یہ کیسی محبت ہے آپ کی کہ آپ اس بچاری کی ایک غلطی معاف نہیں کرسکتے۔۔۔"

شفاء گاڑی میں بیٹھ کر پوری طرح سے اس کی جانب مڑ چکی تھی۔۔۔ اس نے سکائے بلو کلر کا ڈریس پہنا ہوا تھا۔۔۔ جو بھیگ جانے کی وجہ سے اس کے جسم سے چپک کر اس کے دلنشین وجود کے خدوخال نمایاں کررہا تھا۔۔۔

شماس سامنے نگاہیں گاڑھے تیز بارش میں بمشکل گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔ اوپر سے وہ اس کے لیے قیامت بنی ہوئی تھی۔۔۔

"اپنی جان چھڑوانے کے لیے کوئی اور ترکیب سوچو۔۔۔ یہ والی کام نہیں آنے والی۔۔۔"

شماس اس کی جانب دیکھنے سے گریزاں تھا۔۔۔

جو بالکل اس کی جانب رخ موڑے ہوئے تھی۔۔۔

"آپ جیسا انسان محبت کر ہی نہیں سکتا۔۔۔ نجانے کیوں اس بچاری لڑکی کو اذیت میں ڈال رکھا ہے۔۔۔"

شفاء نے اسے گھورا تھا۔۔۔ اس کے وجود سے اٹھتی دلفریب خوشبو اب شماس کے دماغ پر چڑھ رہی تھی۔۔۔

وہ اس سے فاصلے پر ہونے کو بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔

جب شماس نے ایک سائیڈ پر گاڑی کو بریک لگاتے۔۔۔ شفاء کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

شفاء سیدھی اس کے اوپر جاگری تھی۔۔۔۔

"تم کیا سننا چاہتی ہو مجھ سے۔۔۔۔؟؟؟"

شماس اس کے گرد اپنے بانہوں کا حصار قائم کرتا اسے بالکل اپنے ساتھ لگا چکا تھا۔۔۔

شفاء اس کی جانب سے ایسے کسی حملے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔ وہ تو اسے بار بار اس وجہ سے تنگ کررہی تھی کہ وہ ڈرائیونگ میں بزی ہونے کی وجہ سے کچھ نہیں کرسکتا تھا۔۔۔

شفاء کے چہرے پر خوف کے ساتھ ساتھ حیا کے سائے بھی نمودار ہوئے تھے۔۔۔

اپنے گیلے کپڑوں کا خیال آتے ہی وہ شرم سے کٹ گئی تھی۔۔۔

"پلیز چھوڑیں مجھے۔۔۔"

شفاء اس وقت پوری طرح اس کی گود میں تھی۔۔۔

شماس اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوکر آج کے دن اپنے منہ زور جذبات پر قابو نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔

وہ اس کے بالوں کو تھام کر کمر پر ڈالتا اس کی گردن سے نیچے موجود تل پر جھکا تھا۔۔۔

اور وہاں اپنے لبوں کا شدت بڑھا لمس چھوڑتا وہ شفاء کی سانسیں روک گیا تھا۔۔ اسے شماس سے ایسی گستاخی کی امید بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

اس نے شماس کے کندھوں کو اپنی مٹھیوں میں دبوچ لیا تھا۔۔۔

"پلیز۔۔۔۔"

اس کی کمزور سی کانپتی آواز شماس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

"میں حق رکھتا ہوں تم پر۔۔۔۔"

شماس اسے آزاد کرنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

شفاء کو اپنی گردن اس کی گرم سانسوں سے جھلستی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"آپ محبت کسی اور سے کرتے ہیں۔۔۔"

شفاء کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔۔۔

"اس وقت صرف ہم دونوں موجود ہیں۔۔۔ تم صرف ہماری بات نہیں کرسکتی۔۔۔ کسی تیسرے کا ذکر لانا ضروری ہے۔۔۔۔"

شماس نے اس کے چہرے کو اپنی دونوں ہتھیلیوں میں قید کرتے اس کے ہونٹوں کو اپنی نگاہوں کے فوکس میں لیا تھا۔۔۔

"آپ دونوں کے بیچ وہ تیسری فرد میں ہوں۔۔۔ وہ لڑکی نہیں۔۔۔ آپ پلیز مجھے چھوڑ کر اس لڑکی کو اپنا لیں۔۔۔ مجھے آپ کے

چھوڑنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔ مگر اس لڑکی کو اس کی محبت مل جائے گی۔۔۔۔"

شفاء کو اندازہ بھی نہیں تھا کہ اس کے بولے جانے والی الفاظ شماس کو کتنا غصہ دلا جائیں گے۔۔۔

شماس کی نرم گرفت ایک دم سخت ہوئی تھی۔۔۔

وہ لال ہوتی آنکھوں کے ساتھ شفاء کے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔۔

شفاء اس کے خطرناک ارادے جان کر کانپ اٹھی تھی۔۔۔

مگر وہ شخص اس کے ہونٹوں کے نشے کا عادی ہورہا تھا۔۔ کیسے پیچھے ہٹ جاتا۔۔۔

اس نے ایک بار پھر شفاء سے اس کی سانسیں چھین لی تھی۔۔۔

اس کے لمس میں موجود غصہ برداشت کرنا شفاء کے لیے مشکل ہوا تھا۔۔۔ شفاء کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں نے شماس کو ہوش دلایا تھا۔۔۔

"تم سے شادی میں نے اس سے انتقام لینے کے لیے کی تھی۔۔۔ اپنا انتقام لیے بغیر کیسے تمہیں چھوڑ دوں۔۔۔۔"

شماس نے اس کے بالوں کی گدی میں ہاتھ پھنسائے اس کا چہرا اپنے قریب کرتے اسے اپنی گرم سانسوں سے جھلسا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

"مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔۔"

شفاء ابھی اس کے پہلے وار سے نہیں سنبھل پائی تھی۔۔۔ بالوں میں ہوتی اذیت پر وہ بلبلا اٹھی تھی۔۔۔

"مجھے بھی درد ہوتا ہے۔۔۔ میں بھی انسان ہوں۔۔۔ اگر تم اپنے ماں باپ کے پاس جانے کے لیے تڑپ رہی ہو تو میں نے ابھی اپنے ماں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھو دیا ہے۔۔۔ محبت کا مطلبی اور خود غرض پن دیکھا ہے۔۔۔ میرا دل بھی لہولہان ہے۔۔۔ درد مجھے بھی ہوتا ہے۔۔۔ مجھے بھی اپنی زندگی میں ایسا انسان چاہیے جو صرف مجھے چاہے۔۔۔ بنا کسی مقصد اور مطلب کے مجھ سے محبت کرے۔۔۔ جس کے لیے اس کی سانسوں سے بھی زیادہ میں ضروری ہوں۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے اکیلی صرف تم ہی ہو۔۔۔ میرا

درد کسی کو نظر نہیں آتا۔۔۔ سب کو دوسروں کی اذیت نظر آتی ہے۔۔۔ میں جانتا ہوں تمہیں میں دنیا کا سب سے زیادہ ظالم اور سفاک انسان لگتا ہوں۔۔۔

مگر ایک بات اپنے دماغ میں اچھے سے ذہن نشین کرلو۔۔۔"

شماس بات کرتے کرتے شفاء کے چہرے پر جھکا تھا۔۔۔ اس کے رخساروں پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتا وہ سرگوشیانہ انداز میں اس کے جان کی لوح پر اپنے ہونٹ ٹکاتے انہیں نرمی سے اپنی ہونٹوں میں دبوچ گیا تھا۔۔۔

"ایک بات سن لو تم۔۔۔ چاہے میں امامہ کو معاف کروں یا نہ کروں۔۔۔۔ اسے اپنی زندگی میں شامل کروں یا نہ کروں۔۔۔ تم

ہمیشہ اسی ظالم اور سفاک انسان کی دسترس میں رہو گی۔۔۔ تم پر شماس قاسم بخش کی مہر لگ چکی ہے۔۔۔ جسے اب کوئی نہیں مٹا سکتا۔۔۔۔"

شماس کے لہجے میں اس کے لیے ایک عجیب سی ضد تھی۔۔۔

شفاء اس کی باتوں پر اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔ وہ بالکل گم صُم ہو چکی تھی۔۔۔۔

شماس اسے واپس اس کی سیٹ پر بیٹھانے کے بعد گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔۔۔ گاڑی میں ایک دم گہرا سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔

بالکل ان دونوں کی زندگیوں کی طرح۔۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے بنے تھے۔۔۔

ان دونوں کی ذات ہی ایک دوسرے کی محرومیوں کو پورا کرسکتی تھی۔۔۔ وہ دونوں ہی یہ بات کہیں نہ کہیں سمجھ چکے تھے۔۔ مگر ان دونوں کی ضد اور انا ایک دوسرے کے سامنے جھکنے سے انکاری تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ماما مجھے کامران سے شادی نہیں کرنی۔۔۔ پلیز آپ منع کردیں بابا کو۔۔۔ مجھے وہ بالکل بھی نہیں پسند۔۔۔"

فائزہ روتی ہوئی اپنی ماں کے آگے فریاد کررہی تھی۔۔۔

شفاء اپنے روم کی جانب بڑھ رہی تھی جب اس کے کانوں میں فائزہ کی آواز پڑی تھی۔۔۔

"کیوں کون پسند ہے تمہیں۔۔۔ وہ فخر۔۔۔ جو تمہارے بھائی کا دشمن ہے۔۔۔ تم کیوں اپنی جان کی دشمن بنی پڑی ہو۔۔۔ اگر حویلی میں کسی کو یہ بات پتا چل گئی تو قیامت آجانی ہے۔۔۔"

جویریہ بیگم کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیسے اپنی بیٹی کی اس بے وقوفی پر افسوس کریں۔۔۔

"ماما فخر ایسا نہیں ہے۔۔۔ وہ شماس بھائی کا دشمن نہیں ہے۔۔۔ وہ تو اپنے بابا کو اس دشمنی کے لیے روکتا رہا ہے۔۔۔ مگر اس کی وہاں کسی نے سنی ہی نہیں۔۔۔ پلیز آپ ایک بار بابا سے بات تو

کریں۔۔۔ فخر وہاں اپنے سب گھر والوں کو منا چکا ہے۔۔۔ وہ سب یہاں رشتہ لانے کو تیار ہیں۔۔۔ پلیز آپ بابا کو ایک بار کہیں تو سہی۔۔۔۔۔"

فائزہ کی حالت اس وقت بہت غیر ہو رہی تھی۔۔۔ اس کی محبت اس سے چھن رہی تھی۔۔۔

شفاء کو کہیں نہ کہیں اسکا درد محسوس ہوا تھا۔۔۔

"بھابھی۔۔۔۔۔"

وہ وہاں سے ہٹنے لگی تھی۔۔۔ جب فائزہ کی نظر اس پر پڑی تھی۔۔۔۔

جویریہ بیگم نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

اگر یہ بات باہر نکل جاتی تو ان کی بیٹی کی زندگی برباد ہو جانی تھی۔۔۔ جویریہ بیگم خوفزدہ ہوئی تھیں۔۔۔

انہوں نے آج تک اس لڑکی کے ساتھ جتنا برا رویہ رکھا تھا وہ اس بات کو استعمال کر کے آرام سے ان سے اپنا بدلہ پورا کر سکتی تھی۔۔۔

"وہ ہم۔۔۔ وہ دراصل۔۔۔۔"

جویریہ بیگم کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ بات کو کیسے کور کریں۔۔۔

"ڈونٹ وری چچی جان۔۔۔ آپ مجھے بھی فائزہ کی طرح اپنی بیٹی ہی سمجھیں۔۔۔ آپ لوگوں کا راز راز ہی رہے گا۔۔۔"

شفاء ان کے چہرے پر منڈلاتے فکرمندی کے سائے دیکھ جلدی سے بولی تھی۔۔۔

اس کی بات سن کو جویریہ بیگم کو کچھ حوصلہ ہوا تھا۔۔۔

"کیا میں آپ سے ایک بات پوچھ سکتی ہوں۔۔۔؟؟"

شفاء نے جھجھکتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

جویریہ بیگم خاموشی سے اثبات میں سر ہلا گئی تھیں۔۔۔

"اگر یہ دشمنی بیچ میں نہ آتی تو کیا آپ فائزہ کی شادی فخر کے ساتھ کر دیتیں۔۔۔ آپ کی نظر میں فخر کیسا لڑکا ہے۔۔۔"

شفاء اصل وجہ نہیں جانتی تھی۔۔۔ مگر اسے صرف اتنا پتا تھا کہ دونوں خاندانوں کے بیچ سالوں پہلے کچھ ایسا ہوا تھا جس نے ان کے بیچ اتنی دوریاں پیدا کر دی تھیں۔۔۔

"فخر اچھا لڑکا ہے۔۔۔ مگر نہ ہی ولید اس رشتے کے لیے مانے گے اور نہ ہی شماس۔۔۔۔۔ اگر یہ بات سامنے آئی تو ایک ہنگامہ کھڑا ہو جائے گا۔۔۔ اور اماں سائیں۔۔۔ وہ تو فائزہ کے ساتھ ساتھ مجھے بھی اس گھر سے چلتا کردیں گی۔۔۔"

جویریہ بیگم عجیب بے بسی کا شکار تھیں۔۔۔ وہ اپنی بیٹی کی خوشی کی خاطر کچھ نہیں کر پا رہی تھیں۔۔۔

"اگر میں شماس سے بات کروں اور انہیں منا لوں تو۔۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں آپ لوگوں پر کوئی بات نہیں آئے گی۔۔۔"

شفاء کی بات پر ان دونوں ماں بیٹھی نے حیرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کیا شماس بھائی آپ کی بات سنیں گے۔۔؟"

فائزہ کے لہجے میں اک امید تھی۔۔

"انشاء اللہ۔۔۔"

وہ مسکرا کر جواب دیتی۔۔۔ ان دونوں کو حیران چھوڑتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مجھے آپ کے ساتھ شکار پر چلنا ہے۔۔۔"

شفاء روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ جہاں شماس کو اپنی بندوقیں چیک کرتے دیکھ شفاء نے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔

اس رات ان کے بیچ جو بھی ہوا تھا۔۔۔ اس کے بعد ان دونوں کی بول چال بند تھی۔۔۔

دونوں نے ہی ایک دوسرے کو مخاطب نہیں کیا تھا۔۔۔

مگر آج شفاء نے جس طرح نہایت ہی خوشگوار موڈ میں اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔ شماس حیران ہوئے بغیر نہیں رہ سکا تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔ مجھے مارنا چاہتی ہو۔۔۔؟؟؟"

شماس نے گن اٹھاتے اس کی جانب رخ کیا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ اپنی یہ خواہش تو میں یہاں رہ کر بھی پوری کر سکتی ہوں۔۔ اس کے لیے مجھے باہر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"

شفاء نے اسی کے انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"مگر شکار پر میں ہمیشہ اکیلا ہی جاتا ہوں۔۔۔"

شماس اس کو اپنے ساتھ نہیں لے جانا چاہتا تھا۔۔۔

"لیکن مجھے ساتھ چلنا ہے۔۔۔۔"

شفاء اس کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

وہ شماس کو خوشگوار موڈ دیکھ کر اس سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔

سب کے مطابق وہ شکار پر ہی سب سے زیادہ خوش رہتا تھا۔۔

اس لیے شفاء نے بنا سوچے سمجھے اس کے ساتھ شکار پر جانے کی ضد باندھ لی تھی۔۔۔

"سوچ لو۔۔۔ وہاں کسی قسم کی صورتحال سے بھی گزرنا پڑھ سکتا ہے۔۔۔۔"

شماس کا لہجہ معنی خیزی بھرا تھا۔۔۔ جس پر شفاء دھیان نہیں دے پائی تھی۔۔۔

"میں بہت سٹرانگ ہوں۔۔۔ آپ آزما سکتے ہیں۔۔۔"

شفاء کو لگا تھا شاید وہ اسے ڈرپوک سمجھ رہا ہے۔۔۔

اس کی نا سمجھی پر شماس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

جسے وہ فوراً چھپا گیا تھا۔۔۔

مگر شفاء کی نگاہیں تو اس کے ہونٹوں سے نیچے مسکراتے تل پر

تھیں۔۔۔ جو آج بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

شماس نے اس کی کلائی دبوچ کر کمر پر باندھتے شفاء کو کھینچ کر اپنے

قریب کیا تھا۔۔۔

وہ سیدھی اس کے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔

"برداشت نہیں کر پاؤ گی۔۔۔۔"

اس کے چہرے کی نرماہٹوں کو چھوتے شماس بوجھل لہجے میں بولتا

اس کے نچلے ہونٹوں کو چھو گیا تھا۔۔۔

شفاء کی پلکیں لرز اٹھی تھیں۔۔۔ اسے ایک سیکنڈ سے بھی کم عرصہ لگا تھا سمجھنے میں کہ وہ کیا بات کررہا ہے۔۔۔

اس نے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔ مگر شماس کی گرفت بہت سخت تھی۔۔۔۔

"تم میں کچھ تو خاص ہے۔۔۔ کچھ تو ایسا جس نے میرے اندر ایک ان دیکھی آگ بھڑکا رکھی ہے۔۔۔"

شماس کی گھمبیر بوجھل سرگوشیاں شفاء کی دھڑکنوں میں شور برپا کر رہی تھیں۔۔۔

رہی سہی کسر گردن پر محسوس ہوتے اس کے ہونٹوں کے شدت بھرے لمس نے پوری کر دی تھی۔۔۔ شفاء تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔۔

"تم مجھے برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ اپنی جان کو مشکل میں مت ڈالو۔۔۔۔"

شماس اس کی غیر ہوتی حالت پر چوٹ کرتا اسے آزاد کر گیا تھا۔۔۔

"میں انتظار کررہا ہوں۔۔۔ تمہارے پاس صرف دس منٹ ہیں۔۔۔ اگر دس منٹ کے اندر نیچے نہ آئی تو میں چلا جاؤں گا۔۔۔"

شماس اپنی بات مکمل کرتا روم سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ شفاء اپنی سانسوں کو تھامتی چہرے پر بکھرتے شرمگیں رنگوں کو دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ جو ہورہا ہے ایسا نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ یہ شخص کسی اور کی محبت ہے۔۔۔ اس کے دل میں کوئی اور بستی ہے۔۔۔ میں اس شخص سے دل لگا کر پوری زندگی کے لیے اپنے دل کو برباد نہیں کر سکتی۔۔۔"

شفاء اپنے دل میں محبت کی کونپلیں پھوٹتی محسوس کر چکی تھی۔۔۔

مگر جو شخص اس کا تھا ہی نہیں وہ اسے کیسے مل سکتا تھا۔۔۔

نہ وہ کسی کی محبت چھین کر بددعا لے سکتی تھی۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

وہ جانتی تھی شماس صرف امامہ سے بدلہ لینے کے لیے اسے اپنے قریب کررہا تھا۔۔۔ وہ اس شخص کے ہاتھوں کھلونا بن رہی تھی۔۔ پھر بھی اسے شماس بخش کا اپنے قریب آنا برا کیوں نہیں لگتا تھا۔۔۔

شماس بخش کے قریب آنے پر شفاء کی دھڑکنیں اس کا ساتھ کیوں چھوڑ دیتی تھیں۔۔۔

جس شخص نے اس سے شادی صرف اپنا انتقام پورا کرنے کے لیے کی تھی۔۔۔ جس کے لیے وہ کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی۔۔ اسی شخص کے ساتھ رہتے آہستہ آہستہ وہ اس کی عادی ہورہی تھی۔۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page "Farwa Khalid Novels".

Also,Subscribe My Youtube Channel "Farwa Khalid Novels".

جو شخص اس کی اصلیت سے واقف ہونے کے باوجود اسے اذیت میں رکھے ہوئے تھا۔۔۔ وہ اس کے دل کا مکین کیسے بن سکتا تھا۔۔۔

شفاء کو خود پر غصہ آرہا تھا۔۔۔

اس کی زندگی کا مقصد کیا تھا۔۔۔

مگر اس شخص کے ساتھ رہتے وہ کس طرف جارہی تھی۔۔۔۔

"تم میری سوچ سے بھی زیادہ شاطر نکلے مسٹر شاس بخش۔۔۔ تم عام انسان نہیں ہو۔۔۔ تم نے کسی کے کہنے پر مجھ سے شادی کی ہے۔۔ مجھے یہاں رکھ کر صرف اپنے مقصد کے لیے استعمال کررہے ہو۔۔۔ اور جب تمہارا مقصد پورا ہو جائے گا۔۔۔ تو کسی

بے کار شے کی طرح پھینک دو گے مجھے۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔ میں تمہیں بتاؤں گی کہ شفاء واقعی کوئی عام لڑکی نہیں ہے۔۔۔ تمہیں تمہارے ہی کھیل میں مات نہ دی تو میرا نام بھی شفاء نہیں۔۔۔۔"

شفاء کے دل کو ایک بار پھر سے بری طرح ٹھیس پہنچی تھی۔۔۔ وہ سادہ سی لڑکی اس شخص کے فریب میں اپنے دل کا نقصان کروا بیٹھی تھی۔۔۔ مگر اب وہ مزید اپنا استعمال نہیں ہونے دے سکتی تھی۔۔۔

شفاء اپنے آنسو صاف کرتی جس حلیے میں تھی اسی میں باہر آگئی تھی۔۔۔ اسے ہر حال میں شماس کے ساتھ اس شکار پر جانا تھا۔۔۔

اس حویلی میں رہ کر۔۔ اتنے سارے لوگوں کے بیچ وہ اس شخص کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھی۔۔ مگر شکار پر وہ اکیلا ہونے والا تھا۔۔۔

جہاں وہ آرام سے اپنا بدلہ پورا کر سکتی تھی۔۔۔

شفاء ایک عزم کے ساتھ حویلی سے نکلی تھی۔۔۔

مگر وہ اپنے اس عزم پر کب تک قائم رہنے والی تھی وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شماس بخش اپنی بیوی کو ساتھ لے کر شکار پر گیا تھا۔۔۔ جیسے ہی یہ خبر امامہ تک پہنچی تھی۔۔۔ اس کے سینے پر سانپ لوٹ گئے تھے۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ جاکر اس لڑکی کا اپنے ہاتھوں سے گلا دبا دے۔۔۔ جس نے بیچ میں آکر سب کچھ ستیاناس کر دیا تھا۔۔۔

"پہلے اس کی ماں نے ہم سے سب کچھ چھین لیا۔۔۔ ہمیں حویلی سے دربدر کروا دیا۔۔۔ اب اس طوائف کی بیٹی تم سے تمہاری محبت چھین رہی ہے۔۔۔"

صبیحہ بیگم کے لہجے میں بھی شفاء کے لیے نفرت ہی نفرت تھی۔۔۔

"مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی کہ شماس کو آخر اس طوائف زادی میں نظر کیا آیا ہے۔۔۔ وہ اسے اتنی اہمیت کیوں دے رہا ہے۔۔۔۔ وہ اسے اب تک حقیقت سے بھی بے خبر رکھے ہوئے ہے۔۔۔ اس نے اپنے حویلی والوں میں ہر چھوٹے بڑے کو سختی سے منع کر رکھا ہے کہ کوئی بھی اس لڑکی کو اس کی سچائی نہ بتائے۔۔۔ کیا وجہ ہوسکتی ہے اس کی۔۔۔ جب تم نے اس کے سامنے گدی چھوڑنے کی شرط رکھی تھی۔۔ تب اس نے صاف انکار کردیا تھا۔۔۔ اور اب جب اس کے اس فیصلے سے۔۔۔ جرگے کے تمام لوگ اس کے مخالف ہوئے پڑے ہیں تو اسے اس سب سے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا۔۔۔ جو حالات چل رہے ہیں عنقریب وہ اپنی گدی بھی چھوڑ دے گا۔۔۔ مگر اس لڑکی کو خود سے دور نہیں کررہا ہے۔۔۔۔ اس

کے سب حویلی والے بھی اس لڑکی کے خلاف ہیں۔۔۔۔ شماس ان سب کی مخالفت بھی برداشت کررہا ہے۔۔۔۔ تم سے محبت کا دعوے دار ہونے کے باوجود اس نے تمہاری خاطر تو ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔ مگر اس لڑکی پر کسی کو انگلی بھی نہیں اٹھانے دے رہا۔۔۔۔ آخر اس لڑکی میں ایسے کون سے سرخاب کے پر لگے ہیں۔۔۔ مجھے تو لگتا ہے وہ کوئی جادوگرنی ہے۔۔۔"

صبیحہ بیگم کی بات پر سب لوگ ہی ایک دم خاموش ہوئے تھے۔۔۔۔

"ہممہ کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو بھو۔۔۔ جو ہورہا ہے وہ غلط ہے۔۔۔

ہم اپنی امامہ کی جگہ اس طوائف زادی کو لیتے نہیں دیکھ

سکتے۔۔۔۔۔"

شہناز بیگم پر سوچ انداز میں بولی تھیں۔۔۔

"میرے خیال میں آپ سب کو سمجھ جانا چاہیے کہ شماس کو امامہ

سے کبھی محبت تھی ہی نہیں۔۔۔ بچپن کی منگنی کی وجہ سے ایک

انسیت سی تھی۔۔ جنہیں اس عمر میں محبت کا نام دے دیا گیا۔۔۔

محبت تو اس کا نام ہے جو اس وقت شماس شفاء کے لیے کررہا

ہے۔۔۔ آپ لوگ جو بھی کریں گے وہ سب بے سود ہے

اب۔۔۔ اس لیے میری مانیں تو کچھ ایسا الٹا سیدھا مت کریں جس سے دونوں خاندانوں کے بیچ تعلقات مزید خراب ہوں۔۔۔"

فخر ان تینوں خواتین کی باتیں سن چکا تھا۔۔۔ اس لیے انہیں تنبیہی نگاہوں سے گھورتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

"فخر ٹھیک کہہ رہا ہے ہمیں دونوں خاندانوں کے بیچ تعلقات کو اب مزید خراب نہیں کرنا۔۔۔ بلکہ اب ہمیں ان تعلقات کو سدھارنا ہو گا۔۔۔"

شہناز بیگم کی آنکھوں میں چمک ابھری تھی۔۔۔

"کیسے۔۔۔؟؟"

امامہ نے ناسمجھی سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"شماس اور دنیا والوں کے سامنے اس طوائف زادی کی بیٹی کو قبول کرکے۔۔۔ شماس نے ہم سے انتقام لینے کے لیے اس لڑکی کو ہمارے سروں پر بیٹھانا چاہا ہے۔۔۔ اب ہم اسی لڑکی کو شماس سے چھین کر۔۔۔ اسے شماس کے خلاف استعمال کریں گے۔۔۔۔ اگر ان دونوں کے بیچ کچھ ہے بھی تو اتنی بدگمانیاں پیدا کردیں گے کہ شماس خود اس لڑکی کو اپنی زندگی سے نکال کر ہماری امامہ کو اپنا لے گا۔۔۔ اور پھر میں اس غلاظت کی پوٹلی کو ایسی جگہ غائب کروں گی کہ واپس کبھی پلٹ کر شماس کے سامنے آنے کے قابل نہیں رہے گی۔۔۔"

شہناز بیگم کے پہلے جملے پر جہاں ان دونوں ماں بیٹی کو اعتراض ہوا تھا۔۔۔ ان کی اگلی پلاننگ سن کر وہ دونوں خوش ہوتیں مسکرا دی تھیں۔۔۔

امامہ شماس کو جتنے اچھے سے جانتی تھی۔۔۔ اتنے اچھے سے شاید اسے کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔ وہ شخص بہت زیادہ انا پرست تھا۔۔۔ شفاء کو استعمال کرتے بس انہیں اب اس شخص کی اسی انا کو ٹھیس پہنچانی تھی۔۔۔

"تم میری بچپن کی محبت ہو شماس بخش۔۔۔ تم اس لڑکی کے کبھی نہیں ہوسکتے۔۔۔"

امامہ کے لہجے میں شماس کے لیے بے پناہ محبت جبکہ شفاء کے لیے اتنی ہی نفرت تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ دونوں شکار کے لیے نکل آئے تھے۔۔۔ شفاء بالکل گاڑی کے دروازے کے ساتھ چپک کر بیٹھی تھی۔۔ وہ اس شخص سے دوری بنانا چاہتی تھی۔۔ جب کے گود میں موجود پرس پر اس کی گرفت مضبوط تھی۔۔۔

پہلے تو اسے خاموشی سے کٹتا یہ سفر بہت اچھا لگا تھا۔۔ مگر گاڑی جیسے ہی مین روڈ سے اتر کر کچے راستے پر آئی۔۔ باہر ایک دم سے گرد اڑنے لگی تھی۔۔۔

"ونڈو بند کرو۔۔۔"

شماس نے پورے راستے میں یہ پہلا جملہ ادا کیا تھا۔۔۔

مگر شفاء نے اس بات کا جواب دینا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔

تو شماس نے خود ہی بٹن پریس کرتے اس کی سائیڈ کا شیشہ بھی اوپر کر دیا تھا۔۔

شفاء نے پلٹ کر اسے گھورا تھا۔۔

"میرا دم گھٹتا ہے۔۔۔"

شفاء نے پھر سے شیشہ کھول دیا تھا۔۔۔

شماس نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اسے بہت بدلی بدلی سی لگی تھی۔۔۔ جیسے خود کو بہت مشکل سے کمپوز کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔۔

شماس کا دل نجانے کیوں اس لڑکی کو ایسے نہیں دیکھ پاتا تھا۔۔۔ وہ اس کی مسکراہٹ دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

جو اس نے اب تک ایک بار بھی نہیں دیکھی تھی۔۔۔ وہ خود حیران ہوتا تھا کہ آخر وہ اس لڑکی کی جانب اتنا کیوں جھک رہا ہے۔۔۔

اسکی آنکھوں میں تیرتی اداسی دیکھ شماس نے اس کے گود میں رکھے گداز ہاتھ کو تھامتے۔۔ اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسا لی تھیں۔۔۔۔

شفاء نے اس کی اس حرکت پر گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ مگر وہ لاپروا بنا ایسے ہی اس کی انگلیوں کو جکڑے مٹھی بند کر گیا تھا۔۔

شفاء زبان سے بنا کچھ بولے مزاحمت کرتی رہی تھی۔۔ مگر شماس نے اس کی کلائی آزاد نہیں کی تھی۔۔۔

اس نے گھور کر شماس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو بظاہر اس کی جانب متوجہ نہیں تھا۔۔

شفاء نے اپنے دوسرے ہاتھ کے ناخن اس کے ہاتھ پر گاڑھتے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالنا چاہا تھا۔۔۔

شماس کی ہتھیلی کی پشت اچھی خاصی چھل چکی تھی۔۔

"آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟؟"

شفاء نے اب کی بار زچ ہوتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو اپنا ہاتھ زخمی کروانے کے باوجود اس کے ہاتھ کو آزادی نہیں کررہا تھا۔۔۔

شماس نے اب کی بار بھی اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔ مگر اس کی گرفت مزید مضبوط ہوگئی تھی۔۔۔

"میں آپ سے مخاطب ہوں مسٹر شماس بخش۔۔۔ میرا ہاتھ چھوڑیں۔۔۔"

شفاء ہلکا سا اس کی جانب سرکی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے شماس نے فل سپیڈ کے ساتھ یو ٹرن لیا تھا۔۔۔ جس کے نتیجے میں شفاء اپنی جگہ سے سلپ ہوتی اس کے کندھے سے جا لگی تھی۔۔۔۔

شماس کے ہونٹ شفاء کی پیشانی سے ٹکرائے تھے۔۔۔

شفاء کا دل شدت سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

"سنبھل کر۔۔۔۔۔"

شماس نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

اگر شماس کی گرفت میں اس کا ہاتھ قید نہ ہوتا تو وہ بہت بری طرح کھڑکی سے ٹکرا جاتی۔۔۔

شماس نے اس وجہ سے اس کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔۔۔ شفاء نے اس سے فاصلے پر ہوتے حیرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ گاڑی روک چکا تھا۔۔۔ وہ دونوں جنگل کے بالکل وسط میں آچکے تھے۔۔۔

"دوبارہ میری گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کروانے کی کوشش مت کرنا۔۔۔ نقصان اُٹھانا پڑے گا۔۔۔"

شماس اس کے ہاتھ کو اپنی گرفت سے آزاد کرتا گاڑی سے نکل گیا تھا۔۔۔

"میری زندگی میں کچھ ایسا ہے ہی نہیں کہ جس سے نقصان اٹھانا پڑے مجھے۔۔۔ یہ ہاتھ تو اب بہت جلد چھوٹے گا۔۔۔ اب مزید میں تمہارے انتقام کے اس کھیل کا حصہ نہیں بنوں گی۔۔۔"

شفاء اپنے پرس میں موجود قیمتی شے کو چیک کرکے اپنی تسلی کرتی گاڑی سے نکل آئی تھی۔۔۔

جہاں شماس نے گاڑی روکی تھی۔۔۔ وہاں قریب ہی ایک جھونپڑی نما کمرہ بنایا گیا تھا۔۔۔ وہ جب بھی شکار کے لیے آتا تھا۔۔۔ رات گزارنے کے لیے اسی کمرے کا استعمال کرتا تھا۔۔۔

اس کے آدمی ہمیشہ شکار میں اس کے ساتھ ضرور ہوتے تھے۔۔

مگر آج شفاء کی خاطر وہ کسی کو بھی نہیں لایا تھا۔۔۔

اس بات سے انجان کے اس کی بیوی اس کے خلاف کیا پلاننگ کیے بیٹھی ہے۔۔۔

شفاء چلتی ہوئی اس سے کچھ فاصلے پر آن کھڑی ہوتی اس کی چوڑی کشادہ پشت کو گھوڑے گئی تھی۔۔ وہ اس وقت گرے رنگ کے کرتا شلوار میں ملبوس کریم کلر کی چادر اپنے کندھوں کے گرد لپیٹے اس خنکی زدہ ماحول کے لحاظ سے اپنا بندوست کر کے آیا تھا۔۔۔

جبکہ وہ خود پنک کلر کے سادہ سے جوڑے میں ہم رنگ دوپٹے اور ایک باریک سی سویٹر پہنے اپنی دماغ میں شماس بخش سے بدلہ لینے

کی پلاننگ کرتی اپنے لیے کوئی شے نہیں اٹھا سکی تھی۔۔۔ گاڑی سے نکلتے ہی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں نے اس کا استقبال کرتے اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہر سی دوڑا دی تھی۔۔۔

جبکہ شماس کسی شے کی بھی پرواہ کیے بغیر اس کی وہاں موجودگی کو بالکل فراموش کرتا اپنا شکار ڈھونڈ چکا تھا۔۔۔

وہ پورے انہماک کے ساتھ اپنا پہلا نشانہ باندھ گیا تھا۔۔۔ جو بالکل جگہ پر لگا تھا۔۔۔

شماس کے ہونٹوں پر فتح کن مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے اچانک کسی خیال سے اس نے جیسے ہی پلٹ کر اردگرد دیکھا۔۔۔ شفاء اسے کہیں نظر نہیں آئی تھی۔۔۔

"شفاء۔۔۔۔۔"

شماس اونچی آواز میں چلایا تھا۔۔۔

اس کے چہرے کے زاویے بدلے تھے۔۔۔

مگر شفاء نہ تو گاڑی میں تھی اور نہ ہی جھونپڑی میں۔۔۔

شماس کے ماتھے پر شکنوں کا جال نمودار ہوا تھا۔۔۔

وہ اتنا تو جان گیا تھا کہ شفاء بنا کسی مقصد کے شکار پر آنے کے لیے راضی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ مگر وہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتی تھی

شماس اس بات سے بالکل انجان تھا۔۔۔

اسے بس یہ ڈر تھا کہ اس سے بدلہ لینے کے چکر میں یہ لڑکی اپنا نقصان نہ کردے۔۔۔

یہ جنگل کافی گھنا تھا۔۔ جہاں کب کس طرف سے کوئی بھی جنگلی جانور نکل آئے کچھ نہیں کہا جاسکتا تھا۔۔۔

شماس کو اس بے وقوف لڑکی پر جی بھر کر تپ چڑھی تھی۔۔

"شفاء۔۔۔"

وہ اسے مسلسل پکارتا جنگل کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔ جنگل کے باہر اس کے آدمی موجود تھے۔۔ جو بات شفاء جانتی تھی اس لیے وہ اس طرف تو نہیں گئی ہوگی۔۔

شماس اسے پکارتا آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔

اسے یوں ہی شفاء کو ڈھونڈتے کافی ٹائم ہوچکا تھا۔۔۔ وہ جنگل میں کافی آگے نکل آیا تھا۔۔۔ جب اچانک پتوں کی چرچراہٹ پر اس کی زیرک سماعتوں نے اسے کسی اور کے وہاں ہونے کا اشارہ دیا تھا۔۔۔

شاس اپنی جگہ پر بالکل ساکت کھڑا تھا۔۔۔

جب اسے پیچھے سے اپنی گردن پر کسی نوکیلی شے کا احساس ہوا تھا۔۔۔

یہ بندوق کی نوک تھی۔۔۔ شاس کے ہونٹ بے اختیار مسکرائے تھے۔۔۔ وہ سارا معاملہ چند سیکنڈز میں ہی سمجھ گیا تھا۔۔۔

"اپنی گن نیچے پھینک دو۔۔۔"

کانپتے لب و لہجے میں دھمکی آمیز الفاظ ادا کیے گئے تھے۔۔

شماس نے بنا پلٹے خاموشی کے ساتھ ہاتھ میں پکڑی گن نیچے پھینک دی تھی۔۔۔

جب اس پر گن تانے کھڑی شفاء نے اس کے دونوں ہاتھوں کو پشت پر لاتے رسیوں سے باندھ دیا تھا۔۔ اگر شماس چاہتا تو ایک سیکنڈ میں اس لڑکی کو بے بس کر سکتا تھا۔۔۔

مگر وہ خاموشی سے کھڑا اس کی کاروائیاں ملاحظہ کررہا تھا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ لڑکی آخر کس حد تک جاسکتی ہے۔۔۔

اس کے ہاتھ باندھ کر اور اس سے بندوق چھین کر اپنی تسلی کرنے کے بعد شفاء ایسے کی اس پر بندوق تانے اس کے مقابل آئی تھی۔۔۔

شماس بے تاثر نگاہوں کے ساتھ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ جو اپنی گن پر گرفت مضبوط کیے۔۔۔ اس کے سینے کے مقام پر نشانہ باندھے ہوئے تھی۔۔۔

"اگر اپنی زندگی چاہتے ہو تو آرام سے بتا دو کہ ملک سے تمہارا کیا تعلق ہے۔۔۔ کس وجہ سے اور کس کے کہنے پر شادی کی ہے تم نے مجھ سے۔۔۔ مجھے تم میں اور تمہارے خاندان والوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔ تم اب مزید مجھے یوں زبردستی اپنے ساتھ

نہیں رکھ سکتے۔۔۔ مجھے تم جیسے دوغلے انسان سے شدید نفرت ہے۔۔۔ میں تم سے بہت دور جانا چاہتی ہوں۔۔۔ پلیز مجھے میرے پیرنٹس کے بارے میں بتا کر مجھے آزاد کردو۔۔۔ میں نہیں رہ سکتی تمہاری قید میں۔۔۔

میرا دم گھٹتا ہے۔۔۔۔۔"

شفاء آنسوؤں کے بیچ بے بسی سے بولتی آخر میں رو دی تھی۔۔۔

جبکہ شماس خاموش نگاہوں سے اس اذیت میں ڈوبی لڑکی کی جانب تکے گیا تھا۔۔۔

جسے اپنی شناخت چاہیے تھی۔۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے کہ یہ سب کرکے تم مجھ سے سچ اگلوا لو گی۔۔۔؟"

شماس نے سوالیہ نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔

جو لرزتے ہاتھوں سے اس پر گن تانے ہوئے تھی۔۔۔

"میں سچ میں گولی چلا دوں گی۔۔۔"

شفاء نے اسے وارن کیا تھا۔۔۔ جس کے باوجود شماس پر رتی برابر اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔

"تم ٹائم ویسٹ کررہی ہو۔۔۔ یہ جنگل بہت گھنا ہے۔ اور خونخوار جنگلی جانوروں سے بھرا ہوا۔۔۔۔ شام آہستہ آہستہ ڈھل رہی ہے۔۔۔ اگر اندھیرا ہوگیا تو ہم یہاں پھنس جائیں گے۔۔۔"

شماس نے نہایت ہی تحمل کے ساتھ اسے یہ ناٹک ختم کرنے کی تلقین کی تھی۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے شفاء کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔

جو سردی سے تھر تھر کانپتی۔۔۔ آنکھوں میں آنسو بھرے شماس کو عجیب سے احساس سے دوچار کر گئی تھی۔۔۔

وہ اسے کیسے سمجھاتا کہ اپنی شناخت جان کر اس کی یہ اذیت کس قدر بڑھنے والی تھی۔۔۔ اس کا اس معاملے میں نادان رہنا ہی ٹھیک تھا۔۔۔

"مسٹر شماس بخش آپ۔۔۔۔۔"

شفاء ابھی اتنا ہی بولی تھی جب اس کے کانوں میں شیر کے غرانے کی آواز پڑی تھی۔۔ اور ساتھ ہی پتوں کی چرچراہٹ سے قریب آتے قدموں کا احساس اس کا چہرا بالکل فق کر گیا تھا۔۔

اس نے خوفزدہ نگاہوں سے شماس کی جانب دیکھا تھا۔۔

جو یہ آواز سن چکا تھا۔۔ اور اب طنزیہ نگاہوں سے اسے ہی گھور رہا تھا۔۔

"یہ۔۔۔ یہ آواز کیسی ہے۔۔؟؟"

شفاء سب کچھ بھولتی شماس کے قریب آئی تھی۔۔۔

وہ خوف کے عالم میں تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔

وہ جنگلی جانوروں کسی بھی وقت ان تک پہنچ کر۔۔ انہیں اپنا شکار بنا سکتا تھا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔ اب مقابلہ کرو اس کا بھی۔۔۔"

شماس کی نگاہیں اس ڈری سہمی ہرنی پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ جو اس کے کندھے سے لگی لرز رہی تھی۔۔۔ اس نے شماس کے ہاتھ اب بھی نہیں کھولے تھے۔۔۔

"میں اپنی شناخت جانے بغیر مرنا نہیں چاہتی۔۔۔۔"

اس کے کندھے سے لگے شفاء نے سر اٹھا کر جس انداز میں شماس کو یہ بات کہی تھی۔۔ کتنے ہی لمحے وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پایا تھا۔۔۔

وہ شیر درختوں سے نکلتا اب واضح طور پر ان کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ شفاء شماس کے سینے میں اپنا چہرا چھپا گئی تھی۔۔۔ جبکہ

اس کے وجود کی نرماہٹیں اور لرز پن۔۔۔ شماس بخش کے دل و دماغ کو بوجھل کر گئے تھے۔۔۔

یہ لڑکی اس کے حواسوں پر بری طرح اثر انداز ہورہی تھی۔۔۔ اور وہ اسے خود سے دور کرنے کی کوشش بالکل بھی نہیں کررہا تھا۔۔۔

شماس بخش خود بھی سمجھ نہیں پارہا تھا کہ آخر وہ چاہتا کیا ہے۔۔۔

"پلیز۔۔۔۔"

اس جنگلی جانور کی قریب آتی آواز شفاء کی سانسیں روک گئی تھی۔۔۔ وہ شماس کے سینے سے لگی اس کی کمر کی گرد بازو حمائل کیے بالکل اس کے وجود سے چپکی ہوئی تھی۔۔۔

وہ بھول چکی تھی کہ کچھ دیر پہلے وہ اس شخص کے ساتھ کیا سلوک کر چکی ہے۔۔۔

شفاء کی پکار اسے ہوش کی دنیا میں کھینچ لائی تھی۔۔۔ اس نے ایک جھٹکے سے اپنے ہاتھوں کو شفاء کی جانب سے ڈھیلی سی باندھی گئی رسی سے آزاد کرواتے۔۔۔ گن اٹھا کے خود پر جھپٹنے کے لیے تیار جانور پر فائر کیا تھا۔۔۔

فائرنگ کی آواز پر شفاء مزید اس کے وجود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

"اس جنگلی جانور سے تو بچا لیا ہے میں نے تمہیں۔۔۔ مگر اب مجھ سے کون بچائے گا تمہیں۔۔۔۔"

کچھ لمحوں بعد اپنے کانوں میں گونجتی اس شخص کی گھمبیر سرگوشی شفاء کے اعصاب بحال کر گئی تھی۔۔۔

اس نے شماس سے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔ مگر اس نے شفاء کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتے اسے خود سے مزید قریب کر لیا تھا۔۔۔

شفاء نے گھبرا کر شماس کے سرد و سپاٹ نقوش کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے میری شناخت جاننی ہے۔۔۔ پلیز۔۔۔ اس کے بعد آپ کی زندگی سے بہت دور چلی جاؤں گی۔۔۔ آپ اپنی محبت کو اپنا کر اس کے ساتھ خوشحال زندگی گزاریئے گا۔۔ آپ یہ سب کیوں کر رہے ہیں مجھے بالکل سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔ آپ کی مجھ سے کیا دشمنی

ہے۔۔۔ آپ مجھ سے اگر کسی بات کا بدلہ لینا چاہتے ہیں تو بے شک مجھے میری شناخت بتانے کے بعد آپ اپنا بدلہ پورا کر لیجئے گا۔۔۔ میں مرنے کے لیے بھی تیار ہوں۔۔۔

مگر پلیز ایک بار مجھے بتا دیں کہ میرے پیرنٹس کون ہیں۔۔۔"

شفاء اس کے آگے گڑگڑاتے اس کے قدموں میں آن بیٹھی تھی۔۔

شاس مٹھیاں بھینچے خاموش کھڑا اسے سنتا رہا تھا۔ جیسے ہی شفاء کی بات ختم ہوئی۔۔۔ وہ جھکا تھا۔۔۔

اس کے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھا کر کندھے پر ڈالتا واپسی کی جانب چل دیا تھا۔۔۔

"یہ کیا بے ہودگی ہے۔۔۔ ؟؟ اتاریں مجھے نیچے۔۔۔۔"

شفاء اس کی اس حرکت پر شرم سے لال ہوتی مسلسل احتجاج کر رہی تھی۔۔۔

مگر شماس نے بھی اسے لکڑی کے بنے ہٹ کے اندر لا کر ہی نیچے اتارا تھا۔۔۔

اس کی دونوں کلائیاں اپنی گرفت میں لے کر کمر کے پیچھے باندھتے وہ اسے اپنے سے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

"میں تمہیں کبھی نہیں بتاؤں گا کہ تمہاری پیرنٹس کون ہیں۔۔۔؟ اس لیے خود کو ہلکان کرنا بند کرو اب۔۔۔ تم بس یہ یاد رکھو کے

تمہارے پیرنٹس مر چکے ہیں۔۔۔ اور ان کا حوالہ تمہارے لیے باعث شرم کے سوا کچھ نہیں ہے۔۔۔"

شماس کی گرم سانسیں شفاء کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔ جبکہ اس کے الفاظ شفاء کے نازک دل پر پتھروں کی برسات کی مانند ثابت ہوئے تھے۔۔۔

اس نے پتھرائی نگاہوں سے شماس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو شماس بخش۔۔۔ تم بہت ظالم ہو۔۔۔ میری بددعا ہے کہ ایک دن تمہیں تمہارے اس ظلم کی سزا ضرور ملے گی۔۔۔ تم میرے ساتھ بہت غلط کررہے ہو۔۔۔ جس کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گی میں تمہیں۔۔۔"

شفاء بھیگتی آنکھوں سے انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتی ہٹ سے باہر نکل گئی تھی۔۔

یہ روتی بسورتی لڑکی اس کا دماغ خراب کررہی تھی۔۔۔ جس کے ساتھ مزید وقت گزارنا اسی کے لیے ہی خطرے کا باعث تھا۔۔۔ اس لیے شماس نے وہاں سے واپس جانے کو ہی ترجیح دی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شکار سے واپس آنے کے بعد شماس اسے حویلی چھوڑتا خود شہر کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔ اسے کچھ ضروری کام نبٹانے تھے۔۔

جبکہ شفاء اس کی غیر موجودگی پر سکون میں تھی۔۔۔ مگر حویلی کا ماحول اسے پر سکون بالکل بھی نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ اسے ہر وقت حویلی کی خواتین کونوں کھدروں میں گھسی نجانے کس بات پر کھسر پھسر کرتے نظر آتی تھیں۔۔۔

حویلی کی خواتین کا رویہ اس کے ساتھ اب کافی بہتر ہوچکا تھا۔۔۔ مگر اتنا نہیں کہ وہ اس پر پوری طرح سے ٹرسٹ کر کے اپنی بات بتا سکیں۔۔۔

"کیا ہوا آج بہت زیادہ تیاریاں چل رہی ہیں حویلی میں۔۔۔ کیا کوئی آرہا ہے۔۔۔۔؟؟ "

شفاء صبح سے کچن میں بنتے لوازمات اور سب کے چہروں پر بکھری رونق دیکھ پوچھے بغیر نہیں رہ پائی تھی۔۔۔

"آج بہت عرصے بعد یہ خاندان پھر سے ایک ہونے جارہا ہے۔۔۔ داؤد بخش اور ان کی فیملی کے ساتھ تعلقات پھر سے بہتر ہورہے ہیں۔۔۔ میں بہت خوش ہوں بھابھی۔۔۔ اب فخر اور میری شادی ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔ آپ کو پتا ہے مجھے ابھی تک یقین نہیں آرہا کہ بھیا ان لوگوں کو یہاں آنے دینے کے لیے اتنے آرام سے مان گئے ہیں۔۔۔

ضرور آپ نے بھائی سے بات کی ہو گی۔۔۔ آپ کو ہم بہت غلط سمجھے تھے۔۔۔ مگر آپ تو بہت پیارے دل کی مالک نکلیں۔۔ میں آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گی۔۔۔"

فائزہ فرطِ جذبات سے بولتی اس کے گال پر بوسہ دیتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

جبکہ شفاء نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اس نے فائزہ اور جویریہ بیگم سے کہا ضرور تھا مگر اپنے چکر میں وہ شماس سے یہ بات کرنا تو بھول ہی چکی تھی۔۔

"اپنے خاندان کی بہت فکر ہے۔۔۔ سب کو ایک ساتھ لا رہا ہے۔۔۔ مگر مجھے میرے خاندان سے دور رکھ کر نجانے یہ ظالم شخص مجھے کس بات کی سزا دے رہا ہے۔۔۔۔"

شفاء کی اذیت پھر سے بڑھ گئی تھی۔۔۔

"بی بی سرکار آپ کا خانم سائیں اپنے کمرے میں بلا رہی ہیں۔۔۔"

شفاء گم صُم سی وہیں کھڑی تھی جب ملازمہ نے آکر پیغام دیا تھا۔۔۔ جس پر شفاء منہ بناتی خجستہ خانم کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ بہت اچھے سے سمجھ گئی تھی کہ خجستہ خانم اسے اس گھر میں سب سے زیادہ ناپسند کرتی تھیں۔۔ مگر صرف اپنے پوتے کی خاطر وہ اسے اہمیت دیئے ہوئے تھیں۔۔۔

"ہمارے گھر آج ہمارے بہت قریبی رشتہ دار آرہے ہیں۔۔۔ میں چاہتی ہوں تم ان سے شاہ بخش کی بیوی کے روپ میں ہی ملو۔۔۔ الماری سے کوئی ڈھنگ کے کپڑے نکال کر پہن لو۔۔۔ جیسے گھر کی باقی بہویں تیار ہورہی ہیں۔۔۔ تمہیں بھی بالکل ویسے ہی تیار ہونا ہوگا۔۔۔۔"

خجستہ خانم نے ہمیشہ کی طرح سرد و سپاٹ لہجے میں اسے اپنا حکم سناتے وہاں سے جانے کا بول دیا تھا۔۔۔

وہ جب بھی ان کے سامنے جاتی تھی۔۔۔ ملازمین کی طرح سر جھکائے کھڑی رہتی تھی۔۔۔ انہوں نے کبھی اسے گھر کی باقی خواتین کی طرح اپنے مقابل بیٹھنے یا عزت دینے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

نہ ہی آج تک شماس بخش نے اسے اپنی بیوی کے روپ میں قبول کرکے اپنے گھر والوں کے سامنے اسے معتبر کیا تھا۔۔۔

اس کی حیثیت اس حویلی میں کسی ادنی ملازمہ سے بھی کم کی تھی۔۔۔

شفاء یہ سب محسوس کرتی تھی۔۔۔ ایک ایک بات اس کے دل پر رقم تھی۔۔۔ وہ ان لوگوں کے رویوں سے ہرٹ بھی ہوتی تھی۔۔ نجانے کتنی بار چھپ چھپ کر روتی بھی تھی۔۔

مگر ان سب کے سامنے یہی ظاہر کرتی تھی کہ جیسے اسے کسی بھی بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔

لیکن اس کو کتنا فرق پڑتا تھا۔۔۔ یہ اس کی اداس سوجی آنکھیں واضح طور پر بیان کر دیتی تھیں۔۔۔

خجستہ خانم کے آرڈر کے مطابق وہ باقی تمام خواتین کی طرح آج معمول کی نسبت کافی اچھے طریقے سے تیار ہوئی تھی۔۔۔ اس نے

ڈارک براؤن کلر کی فل کامدار لانگ شرٹ اور کیپری زیب تن کی تھی۔۔۔

جس میں سے اس کا نازک سراپا اپنی تمام تر دلکشی کے ساتھ نمایاں تھا۔۔۔ بالوں کو کیچر میں مقید کر کے کمر پر ڈال رکھا تھا۔۔۔

چھوٹے چھوٹے گولڈ کے ٹاپس اور گردن کے ساتھ چپکا گلوبند۔۔۔ اس کی دلکشی میں مزید اضافہ کر رہا تھا۔۔۔۔

"پھوپھو اتنی تیاری کا خوشی میں کی جا رہی ہے۔۔۔ کون آرہا ہے۔۔؟؟"

شفاء ڈرائنگ میں کھڑے ہو کر ملازمہ کو ہدایت دیتی نائلہ بیگم کے پاس آئی تھی۔۔۔ جو اسے دیکھ بے اختیار اس کی بلائیں لے گئی تھیں۔۔۔

"ماشاءاللہ میری بیٹی تو آج بہت زیادہ پیاری لگ رہی ہے۔۔۔ روز ایسے ہی رہا کرو۔۔۔ تمہارے شوہر کو گھائل ہونے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔۔۔"

نائلہ بیگم کی بات پر شفاء کے گال تپ اٹھے تھے۔۔ شماس پچھلے ایک ہفتے سے حویلی نہیں آیا تھا۔۔۔ نہ ہی اس کا شفاء سے کسی قسم کا کوئی رابطہ تھا۔۔۔

شفاء جو بظاہر بالکل لاپرواہ بنی ہوئی تھی۔۔۔ مگر اندر سے اس کا دل یہ بات جاننے کو بے چین تھا کہ آخر وہ گھمنڈی شخص کہاں ہے۔۔۔ گھر میں سب ہی اس کے بارے میں جانتے تھے۔۔۔ مگر شفاء میں کسی سے بھی پوچھنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔

اسے بس اتنا معلوم تھا کہ وہ آج رات آنے والا تھا۔۔۔

"کونسے مہمان آرہے ہیں۔۔۔؟؟"

شفاء نے اپنی جھینپ ختم کرنے کی کوشش کرتے ان سے پوچھا تھا۔۔

"امامہ کے نام سے تو تم واقف ہی ہو۔۔۔ انہیں کی فیملی آرہی ہے۔۔۔ آج سالوں بعد یہ بکھرا خاندان پھر سے ایک ہونے جارہا

ہے۔۔ اب دیکھو کیا ہوتا ہے۔۔۔ داؤد بھائی نے خود شماس کو کال کرکے اب تک کی کی اپنی تمام غلطی کی معافی مانگی ہے۔۔۔

وہ لوگ فخر اور فائزہ کی بات طے کرنے کے ارادے سے آرہے ہیں۔۔۔ مجھے ابھی تک یقین نہیں آرہا کہ فخر نے اپنے گھر والوں کو آخر منایا کیسے۔۔۔

یہ شدید نفرت محبت میں کیسے بدل گئی۔۔۔

کیا پتا اب امامہ بھی شماس کی زندگی میں واپس اپنا مقام حاصل کرنے کی کوشش کرے۔۔"

نائلہ بیگم نے کھل کر ساری باتیں اسے بتا دی تھیں۔۔۔ جو سن کر شفاء تو ان کے آخری جملے پر ہی اٹک گئی تھی۔۔

اس کے دل میں عجیب سی ویرانیاں بھر گئی تھیں۔۔۔

"مجھے کیوں برا لگ رہا ہے۔۔۔ وہ لڑکی اس ظالم شخص سے شادی کرے یا جو بھی کرے۔۔۔ میری زندگی کا تو بس ایک ہی مقصد ہے اپنی شناخت ڈھونڈ کر اپنے پیرنٹس تک پہنچنا۔۔۔ پھر میرے ساتھ یہ سب کیوں ہورہا ہے۔۔۔

اس شخص کا کسی اور کے ساتھ لیا جانے والا نام مجھے تکلیف دے رہا ہے۔۔۔

شفاء اپنے آپ کو بری طرح جھڑکتے کچن کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ کچھ دیر بعد مہمانوں کے آنے کی اطلاع ملی تھی۔۔ مگر وہ شخص ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی شفاء کا دماغ بھٹک بھٹک کر شماس بخش کی جانب جارہا تھا۔۔۔

وہ شخص اس کا نہیں تھا۔۔۔

نہ ہی وہ اپنی زندگی میں آگے اس شخص کے حوالے سے کوئی خواب دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اس کا دل نجانے کیوں الگ ہی لے پر چلنے لگا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آج اتنے عرصے بعد حویلی میں قدم رکھتے امامہ کے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔۔ اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔

اب بہت جلد اسے اس کی محبت، اس کا شماس بخش ملنے والا تھا۔۔۔

وہ سب لوگ ایک دوسرے سے بہت محبت سے ملے تھے۔۔

امامہ کو آج بھی حویلی والوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا تھا۔۔ کیونکہ ان سب کے مطابق وہ لڑکی آج بھی ان کے سرکار سائیں کے لیے اہم تھی۔۔۔ سب کو یہی لگ رہا تھا کہ شماس نے ان لوگوں کو یہاں آنے کی اجازت صرف امامہ کی وجہ سے ہی دی تھی۔۔

وہ امامہ کو آج بھی نہیں بھول پایا تھا۔۔۔

امامہ عنقریب شماس کی دلہن بننے والی تھی۔۔۔ وہ سب اس بات پر پُر امید تھے۔۔۔ اسی وجہ سے خجستہ خانم سمیت حویلی کے تمام ہی امامہ کو بہت زیادہ اہمیت دے رہے تھے۔۔۔

جس پر امامہ کی خوشی میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔ امامہ کی متلاشی نگاہیں شماس کے ساتھ ساتھ اس لڑکی کو بھی ڈھونڈ رہی تھیں۔۔۔

جس کا انجام آنے والوں وقتوں میں اس کے ہاتھوں بہت عبرت ناک ہونے والا تھا۔۔۔

اس لڑکی نے جانے انجانے میں اس کی جگہ لینے کی کوشش کی تھی۔۔۔ یہ لڑکی دونوں خاندانوں کے بیچ دراڑ ڈالنے کی وجہ بنی

تھی۔۔۔ امامہ اسے اتنی آسانی سے بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔

اتنے سالوں بعد وہ سب لوگ ایک ساتھ تھے۔۔۔

شہناز بیگم نے خجستہ خانم کے آگے جھک کر معافی مانگی تھی۔۔۔ وہ سب سوچ کر آئے تھے کہ اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے انہیں حویلی والوں کے پیر بھی کیوں نہ پکڑنے پڑے وہ سب کچھ کریں گے۔۔۔

حویلی والے اندر ہی اندر اس کایا پلٹ سے کافی حیران بھی تھے۔۔ مگر اپنی دماغ میں چلتی منفی سوچوں کو جھٹکتے انہوں نے بھی جوابا پوری طرح سے گرمجوشی کا مظاہرہ کیا تھا۔۔۔

شفاء ابھی تک ان کے سامنے نہیں آئی تھی۔۔۔

جس کو دیکھنے کے لیے امامہ کئی بار اس کا پوچھ چکی تھی۔۔

اس نے اب تک اس لڑکی کے حسن کا بہت چرچا سنا تھا۔۔

سب لوگ بہت ہی خوشگوار ماحول میں باتیں میں مصروف تھے

جب اسی لمحے باہر شماس کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا۔۔

سب کے بیچ بیٹھی امامہ اور ٹیرس پر بے کل سی ٹہلتی شفاء کا دل

اس کی آمد پر زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔

ایک جانب وہ چاہتی تھی کہ شماس امامہ سے شادی کرکے اسے آزاد

کردے۔۔۔ تاکہ وہ اپنے پیرنٹس کے پاس جا سکے۔۔

مگر دوسری جانب اس خیال کے آتے ہی اس کا دل ڈوب جاتا تھا۔۔۔

شفاء نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ کبھی کسی ایسی کشمکش میں پھنسے گی۔۔۔

وہ جو محبت جیسے جذبے پر دل و جان سے ایمان رکھتی تھی۔۔۔ اور ہمیشہ اس سے بچنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ اسے محبت ہوگئی بھی تو اس شخص سے۔۔ جس سے بچپن سے وہ شدید نفرت کرتی آئی تھی۔۔۔

وہ اب بھی اسے اپنا دشمن ہی مانتی تھی۔۔۔

مگر اس کا دل اسے یوں دغا دے جائے گا۔۔ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔

شماس جیسے ہی اندر داخل ہوا۔۔ وہ سب لوگ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔ داؤد بخش نے آگے بڑھ کر اس سے بغل گیر ہونا چاہا تھا۔۔ مگر شماس نامحسوس طریقے سے ان سے مصافحہ کرتا ان سے فاصلے پر رہا تھا۔۔۔

جبکہ باقی سب سے وہ بہت اچھے سے ملا تھا۔۔۔

امامہ کی جانب مسکرا کر دیکھتے اس نے اس کا حال دریافت کیا تھا۔۔۔

سب کی نظریں ان دونوں پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ شماس کا یوں مخاطب کرنا امامہ کو خوشی سے سرشار کر گیا تھا۔۔۔ جبکہ دروازے میں کھڑے ہو کر یہ منظر دیکھتی شفاء کا دل جل اٹھا تھا۔۔۔

"دوغلہ۔۔۔ دھوکے باز انسان۔۔۔۔"

اپنی آنکھ سے گرتے آنسو کو رگڑتے اس نے اپنے ہونٹوں کو کچلا تھا۔۔۔

خجستہ خانم کے برابر صوفے پر براجمان ہوتے شماس کی نگاہوں نے اب کی بار شفاء کو ڈھونڈا تھا۔۔۔ وہاں اس وقت گھر کے سب لوگ ہی موجود تھے۔۔۔ سوائے شفا کے۔۔۔

شماس کی متلاشی نگاہوں نے اسے ہر جانب تلاشہ تھا۔ مگر وہ وہاں ہوتی تو نظر آتی۔۔۔

شماس فریش ہونے کا کہتا وہاں سے اٹھ آیا تھا۔

جبکہ باقی سب جو اب تک شماس اور امامہ والے منظر میں کھوئے مسکرا رہے تھے۔۔۔ ان میں سے کوئی بھی شماس کی شفاء کے لیے یہ بے قراری نوٹ نہیں کر پایا تھا۔۔۔

مگر نائلہ بیگم شماس کا یہ انداز اور سب کے بیچ سے اٹھ کر جانا دیکھ نوٹ کرتیں کھل کر مسکرا دی تھیں۔۔

شماس روم میں انٹر ہوا تھا۔۔۔

جہاں سامنے ہی وہ اسے صوفے پر نیم دراز نظر آئی تھی۔۔

کمرے کی ہر شے بکھری پڑی تھی۔۔۔ کوئی ایک چیز بھی اپنی جگہ پر سلامت نہیں تھی۔۔۔ بیڈ کی چادر کا گولا بنا کر زمین پر پھینکا گیا تھا۔۔

کانچ کی کوئی ایک بھی شے اپنی جگہ پر سلامت نہیں تھی۔۔۔ سب کچھ تہس نہس کر دیا گیا تھا۔۔۔

شاس جسے اپنے روم میں زرا سی بے ترتیبی بھی پسند نہیں تھی۔۔ وہ اپنی چیزوں کا یہ حشر دیکھ ہونٹ بھینچ کر رہ گیا تھا۔۔۔

بنا آواز پیدا کیے دروازہ بند کرتے وہ اس کی جانب آیا تھا۔۔۔

آنسوؤں سے بھیگے چہرے کے ساتھ وہ سسکیاں بھرتی آنکھوں پر بازو رکھے۔۔ کمرے کا حشر بگاڑنے کے بعد بھی اس کا غصہ کم نہیں

ہوا تھا۔۔۔ وہ اضطراب کے عالم میں اپنے ہونٹوں کو دانتوں سے کچلتی بری طرح زخمی کر چکی تھی۔۔۔

اس نے شام کو خجستہ خانم کے کہنے پر اپنا جو حسین روپ سجایا تھا۔۔ وہ ابھی بھی جوں کا توں ہی تھا۔۔۔

اس کا یہ بے پرواہ حسن کیسے شماس بخش کے دل پر بجلیاں گرا جاتا تھا۔۔۔ شفاء ابھی تک اس بات سے بے خبر ہی تھی۔۔۔ ورنہ کبھی اس کے سامنے اس حلیے میں نہ آتی۔۔۔

اس نے اپنا دوپٹہ نجانے کہاں پھینکا تھا۔۔۔ اس وقت وہ اپنے بکھرے بالوں کے ساتھ اپنے نازک وجود کی رعنائیوں سمیت غیض

و غضب کی تصویر بنی شماس بخش کو پوری طرح سے اپنی جانب متوجہ کر گئی تھی۔۔۔

شفاء جو صوفے پر نیم دراز خود سے بھی خفا تھی۔۔ اپنے اردگرد بکھرتی مسحور کن خوشبو پر وہ لمحے بھر کو ساکت ہوئی تھی۔۔۔

اس نے بے ساختہ گھبرا کر اپنی آنکھوں سے بازو ہٹایا تھا۔۔۔ جب اپنے سامنے کھڑے شماس بخش کو دیکھ اس کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا۔۔۔

وہ سینے پر بازو باندھے قہر آلود نگاہوں سے اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔ شفاء جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ وہ بالکل اس کے سر پر

کھڑا تھا۔۔۔ اس لیے صوفے سے اٹھنا اس کے لیے ممکن نہیں ہوا تھا۔۔۔

"کس نے کیا یہ سب۔۔۔۔؟؟"

شماس جانتے ہوئے بھی اس سے سوال کر گیا تھا۔۔۔

جبکہ شفاء اس پر شدید غصہ ہونے کے باوجود بھی اس لمحے کچھ بھی ایسا ویسا نہیں بول پائی تھی۔۔۔

اسے نجانے کیوں شدید رونا آرہا تھا۔۔۔

وہ اس پوری دنیا میں کسی کے لیے بھی اہم نہیں تھی۔۔۔

یہ بات اس کی اذیت کو کئی گنا بڑھا دیتی تھی۔۔

اور اس سامنے کھڑے شخص کے لیے وہ کسی کھلونے سے کم نہیں تھی۔۔ جو اپنی محبت کو واپس اپنے پاس لانے کے لیے اسے استعمال کررہا تھا۔۔

وہ شاید پوری دنیا میں سب سے زیادہ غیر اہم اسی شخص کے لیے تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گال پر بکھرے تھے۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔۔ میں نے آپ کا کافی نقصان کردیا ہے۔۔۔ مگر میں اس کا ازالہ کر دوں گی۔۔۔۔"

وہ اپنے ہونٹ کاٹتی عجیب سے انداز میں بولی تھی۔۔۔

"نقصان تو آپ نے بہت زیادہ کر دیا ہے محترمہ۔۔۔ جس کا ازالہ بھی آپ کو ہی کرنا پڑے گا۔۔۔ مگر اس سے پہلے میں اس نقصان کی وجہ جاننا چاہتا ہوں۔۔۔۔"

وہ جو روم کی حالت دیکھ کر شدید غصے میں آگیا تھا۔۔۔ آنسوؤں میں بھیگی سسکیاں بھرتی یہ لڑکی اس کا سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھا گئی تھی۔۔

اس کی بات پر شفاء نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ اس کے رونے کی وجہ سے لال ہوئی آنکھوں میں ہلکورے لیتا شکوہ شماس بخش کے دل کو بے چین کر گیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔ اتنی دکھی کیوں ہورہی ہو۔۔۔ ابھی وہ صرف اس گھر میں آئی ہے۔۔۔ شادی نہیں کررہا میں اس سے۔۔۔۔"

شماس بخش اس کے بنا کہے ہی اس کی اس اذیت کی وجہ سمجھتا دل ہی دل میں مسکراتا اس پر گہرا طنز کر گیا تھا۔۔۔

اس کا یہ مذاق اڑاتا انداز شفاء کو آگ بگولا کر گیا تھا۔۔۔

"تم اس لڑکی سے شادی کرو یا اپنے سر پر بیٹھاؤ۔۔۔ مجھے زرا بھی پرواہ نہیں ہے۔۔۔"

شفاء اس کے مقابل آتے غصے سے بپھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس شخص کی یہ مسکراتی آنکھیں نوچ لے۔۔۔

شفاء کو پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔۔ کب اس کے دونوں ہاتھ شماس کے گریبان تک آن پہنچے تھے۔۔۔ اس کو اپنا دماغ غصے سے پھٹتا محسوس ہوا تھا۔۔ جبکہ شماس بخش بہت ہی پر سکون انداز میں اسے یوں غصے سے پاگل ہوتے دیکھ رہا تھا۔۔

وہ اس غصے کی وجہ بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔۔ اس لیے تحمل سے کھڑا اس لڑکی کی ہر گستاخی برداشت کر رہا تھا۔۔ جو یہ نہیں جانتی تھی کہ اس پورے قبیلے میں شماس بخش کا کیا رتبہ اور حیثیت تھی۔۔۔

قبیلے والوں کی نظروں میں شفاء شماس بخش کے خاک کے برابر بھی نہیں تھی۔۔۔ مگر شماس بخش اسے جتنی اہمیت دیتا تھا۔۔ اگر یہ

سب قبیلے یا حویلی کا کوئی فرد جان جاتا۔۔۔ تو ایک الگ طوفان کھڑا ہو جانا تھا۔۔۔

شماس بخش بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھا رہا تھا۔۔۔

اسے نہ تو اپنی گدی گنوانی تھی، نہ اپنے قبیلے میں کسی قسم کا خون خرابہ اور نہ ہی وہ اس پاگل اور جذباتی لڑکی کو کھونا چاہتا تھا۔۔۔ جو اپنی گستاخیوں اور قاتل اداؤں سے اس کے دل پر قابض ہوچکی تھی۔۔۔ امامہ داؤد بخش کا خیال تو اب بہت پیچھے رہ گیا تھا۔۔۔

نیچے سب لوگ اس کے امامہ سے اچھے سے ملنے پر بے پناہ خوش ہورہے تھے۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ اب شماس بخش کے لیے امامہ داؤد کا ہونا نہ ہونا ایک برابر تھا۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ وہ اسے باقی سب کی طرح نارمل ہو کر ملا تھا۔۔۔

وہ لڑکی اس سے محبت کی دعوے دار تھی۔۔۔ مگر اس کا مشکل وقت آتے ہی وہ اس کے منہ پر جو خود غرضی کا تمانچہ مار کر گئی تھی۔۔۔ وہ اس کے دل سے امامہ داؤد بخش کی چاہت پوری طرح سے ختم کر گیا تھا۔۔۔

اور رہی سہی کسر اس لڑکی نے پوری کر دی تھی۔۔۔

جو اپنی سادگی ، معصومیت اور صاف گوئی کے باعث شماس بخش کے دل میں اپنا مقام بنا گئی تھی۔۔۔

وہ اس کے اعصاب پر سوار ہو کر اسے اس کے نفع و نقصان سے بے پرواہ کر گئی تھی۔۔۔

"مگر تمہارا اور اس کمرے کا حلیہ دیکھ کر لگ تو کچھ ایسا ہی رہا ہے۔۔۔ کہ تمہیں اس بات کی صرف پرواہ نہیں۔۔۔ بلکہ بہت زیادہ پرواہ ہے۔۔۔۔"

شماس نے اس کے زخمی ہونٹوں کو تفصیلی نگاہوں سے دیکھتے ان کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔

جسے روکنے کی کوشش نہیں کی گئی تھی۔۔۔

شاید دوسری جانب سے بھی اس مرہم کی طلب بڑھ چکی تھی۔۔۔

وہ اب بھی آنسو بہا رہی تھی۔۔۔۔

جب شماس نے اس کے زخمی ہونٹوں کو نرمی سے چھوتے ان پر موجود خون کی بوندوں کو صاف کیا تھا۔۔۔

شفاء نے درد کے احساس سے آنکھیں میچ لی تھی۔۔۔ وہ ابھی بھی اس کے گریبان کو اپنی مٹھیوں میں دبوچے ہوئے تھی۔۔۔

"مجھے پرواہ نہیں ہے۔۔۔ تم میری زندگی میں رہو یا نہ رہو۔۔۔ مجھے اس بات کی بھی پرواہ نہیں ہے۔۔۔ تم کسی اور کو اپنی زندگی میں شامل کرو۔۔۔ مجھے اس بات کی بھی پرواہ نہیں ہے۔۔۔ مجھے بس تمہاری دنیا میں نہیں رہنا۔۔۔ مجھے اپنے پیرنٹس کے پاس جانا ہے۔۔۔ تم دھوکے باز ہو۔۔۔ کب دھوکا دے کر مجھے پوری طرح سے برباد کردو۔۔۔ مجھے بھروسہ نہیں ہے تم پر۔۔۔ پلیز۔۔۔ نکل جاؤ میری زندگی سے۔۔۔ کیوں آئے ہو تم میری زندگی میں۔۔۔ کاش تم نہ آئے ہوتے۔۔۔۔"

شفاء اس کے سینے پر مکے برساتی بے بسی سے رو دی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ یہ شخص اور اس کے گھر والے اسے کبھی قبول نہیں کریں گے۔۔۔

وہ یہاں رہ کر اپنا نقصان کررہی تھی۔۔۔ شاید اس کی زندگی کا وہ خسارہ ہورہا تھا۔۔ جسے وہ پوری زندگی نہ بھر پاتی۔۔۔

" تمہیں ہی تو شوق تھا مجھ سے نفرت نبھانے۔۔۔ وہیں نبھانے میں مدد کررہا ہوں تمہاری۔۔۔۔"

شماس اس کے بالوں کو چہرے سے ہٹاتے اس کے زخمی ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے بہت ہی نرمی کے ساتھ ان پر اپنا مرہم رکھتا چلا گیا تھا۔۔۔

وہ اتنے دن اس سے دور رہا تھا۔۔ مگر ان ہونٹوں کے نشے کو نہیں بھول پایا تھا۔۔ اسکا دل واپس سے اس لمس کو پانے کے لیے بے قرار سا تھا۔۔

ایک تشنگی سی تھی جس نے اس کے پورے وجود کو اپنے حصار میں جکڑ رکھا تھا۔۔

شفاء اس کے بے قرار لمس کی شدتوں کو برداشت کرتی اپنی جگہ کانپ اٹھی تھی۔۔ اس شخص کے باتوں اور عمل میں کھلا تضاد تھا۔۔ وہ اس کے لمس میں چھپی بے قراری با آسانی بھانپ لیتی تھی۔۔

اس لمحے بھی ایسا ہی ہوا تھا۔۔ وہ اسے سے دور ہونے کی کوشش کررہی تھی۔۔ مگر شماس اس کے لیے ابھی تیار ہی نہیں تھا۔۔

وہ اس کے نازک وجود کو پوری طرح سے اپنی بانہوں میں بھرے ہوئے تھا۔۔ شفاء کے لیے ہل پانا بھی ناممکن ہوگیا تھا۔۔

وہ اس کی نرماہٹوں کو محسوس کرتا مدہوش ہورہا تھا۔۔

جب اسی لمحے دروازے پر ناک ہوا تھا۔۔

ان کی قربت کا فسوں ٹوٹا تھا۔۔

شماس کے چہرے پر پھیلے ناگواری بھرے تاثرات بتا رہے تھے کہ آنے والا شخص اسے اس لمحے کس قدر گراں گزرا تھا۔

وہ شاید ابھی اس طلسم سے باہر آنے کو تیار نہیں تھا۔۔

شفاء کا چہرا خطرناک حد تک لال ہوچکا تھا۔۔ اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ شماس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟ تمہیں تو ڈرپوک لوگ پسند نہیں تھے۔۔۔ اب خود انہیں میں شامل ہوچکی ہو۔۔۔ میرے سامنے مقابلہ کرنے سے پہلے ہی سرینڈر کر دیا ہے۔۔۔"

اس کے لرزتے کانپتے وجود پر چوٹ کرتے شماس نے اس کی گردن پر موجود تل پر نظریں گاڑھی تھیں۔۔۔

شفاء نے اپنی بھیگی پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔ جن میں شکووں کی تعداد میں ان گنت اضافہ ہوچکا تھا۔۔

"میں نے سرینڈر نہیں کیا۔۔۔ ؟؟؟"

وہ دانت پیستے بہت مشکل سے یہ الفاظ ادا کر پائی تھی۔۔

جس کے جواب میں شماس کے ہونٹوں سے قہقہ نکلا تھا۔۔۔

"میں منتظر رہوں گا تمہارے سرینڈر کرنے کا۔۔۔ کیونکہ وہیں دن میری فتح کا دن ہو گا۔۔۔"

وہ جھک کر سرگوشیانہ لہجے میں اس کے کان میں بولتا اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھتے مسلسل بجتے دروازے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

اس کا پورا خاندان نیچے اس کا منتظر بیٹھا تھا۔۔۔ جبکہ وہ ان سب کو چھوڑ کر صرف شفاء کی فکر میں اوپر آیا تھا۔۔۔ وہ لفظوں سے

بولنے کا عادی نہیں تھا۔۔ وہ ہمیشہ اپنے عمل سے ہی اپنی زندگی میں مقابل کی اہمیت کا احساس دلاتا تھا۔۔۔

نیچے بیٹھے بہت سے افراد کہیں نہ کہیں شماس کے اس عمل سے شک میں مبتلا ہوچکے تھے۔۔۔

مگر شفاء کو ابھی بھی یہی لگ رہا تھا کہ وہ شماس بخش کی زندگی میں کوئی معنی نہیں رکھتی تھی۔۔۔ وہ اس کے قریب بھی صرف کمزور لمحوں کی زد میں آکر ہوتا تھا۔۔۔

اس شخص کے دل میں اس کے لیے ایسے کوئی بھی نرم جذبات نہیں تھے۔۔

شماس نے جیسے ہی دروازہ کھولا۔۔۔ شفاء کے کانوں میں امامہ کی آواز گونجی تھی۔۔۔ وہ اس لڑکی کی باتیں ڈرائینگ روم کے باہر کھڑے ہوکر سن چکی تھی۔۔ اس لیے ابھی بھی اس کی آواز پہنچاننے میں اسے مشکل پیش نہیں آئی تھی۔۔۔

اس کا روم تک آن پہنچنا شفاء کو ایک ان دیکھی آگ میں جھلسا گیا تھا۔۔

امامہ جو شماس کے اتنے دیر لگانے پر اپنے دل کے ہاتھوں مجبور روم تک آن پہنچی تھی۔۔۔ کمرے کی حالت دیکھ اس کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔۔۔

کیا یہ واقعی شماس کا کمرہ تھا۔۔۔ اسے یقین کرنا مشکل ہوا تھا۔۔۔ مگر اس کی نظر جیسے ہی شفاء پر پڑی۔۔۔ شفاء کی لرزتی پلکیں اور چہرے پر موجود سرخی دیکھ کچھ دیر پہلے یہاں کیا ہوا تھا۔۔ یہ سمجھنا مشکل نہیں تھا۔۔۔

امامہ نے غصے کے عالم میں مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

"وہ نیچے سب آپ کو ڈنر کے لیے بلا رہے ہیں۔۔۔"

امامہ نے اپنے اندر اٹھتے اشتعال پر قابو پاتے بہت ہی تحمل کے ساتھ یہ الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔

"اوکے۔۔۔۔ آؤ۔۔۔۔"

شماس ایک نظر پلٹ کر شفاء پر ڈالتا امامہ کے ساتھ روم سے نکل گیا تھا۔۔۔

شفاء کتنے ہی لمحے کھڑی بند دروازے کو دیکھتی رہی تھی۔۔۔ اس کا دل چاہا تھا کہ کاش وہ اسے پکار لیتی۔۔۔ جانے سے روک لیتی۔۔۔ مگر اس کی انا بھی تو کچھ کم نہیں تھی۔۔۔

وہ بھلا اس شخص کے آگے کیوں جھکتی۔۔۔ جو اسے ایک مہرے سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتا تھا۔۔۔

"شماس بخش تمہاری محبوبہ واپس آچکی ہے۔۔۔ جس کو نیچا دکھانے کے لیے تم نے مجھ سے شادی کی تھی۔۔۔ اب تو تمہیں ہر حال میں یہ رشتہ ختم کرنا ہو گا۔۔۔۔"

شفاء زخمی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اپنا دوپٹہ اٹھائے باہر نکل آئی تھی۔۔۔

وہ بھی تو دیکھنا چاہتی تھی کہ شماس بخش کے لیے امامہ داؤد کس قدر اہمیت کا باعث تھی۔۔۔

آج بہت لمبے عرصے کے بعد پورا خاندان ایک ساتھ ڈنر کررہا تھا۔۔۔ وہ سب لوگ ہی ڈائننگ ٹیبل پر براجمان تھے۔۔۔

شفاء دور سے شماس اور امامہ کو ایک ساتھ بیٹھا دیکھ پلٹنے ہی والی تھی۔۔۔ جب نائلہ بیگم نے اس کا ہاتھ تھامتے اسے روک لیا تھا۔۔۔

"تم بھی وہاں سب کے بیچ بیٹھنے کا حق رکھتی ہو۔۔۔ آؤ میرے ساتھ۔۔۔"

نائلہ بیگم اس کے منع کرنے کے باوجود اس کا ہاتھ تھامے اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔ جب وہاں موجود تمام نفوس کی نگاہیں شفاء پر اٹھی تھیں۔۔۔ جن میں سے بہت ساری نگاہوں میں شدید نفرت اور ناگواری کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔

امامہ نے مڑ کر شماس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کی نگاہیں شفاء سے چپک کر رہ گئی تھیں۔۔۔

دوپٹے کو سلیقے سے سر پر سجائے۔۔ بار بار چہرے پر آتی لٹوں کر کان کے پیچھے اڑستی وہ اس لمحے سب سے زیادہ شماس کی نگاہوں سے ہی کنفیوز ہورہی تھی۔۔۔

نائلہ بیگم نے اسے بالکل شماس کے مقابل بیٹھایا تھا۔۔

اس وقت حویلی کے تمام افراد کو نائلہ بیگم سب سے زیادہ بری لگی تھیں۔۔ جنھوں نے ڈائننگ ٹیبل کا خوشگوار ماحول ناگواریت میں بدل دیا تھا۔۔۔

شہناز بیگم اور حلیمہ بیگم کا دل چاہا تھا اس لڑکی کو ابھی اسی وقت غائب کردیں۔۔ شماس کی نگاہوں سے اسے اتنا دور

وہاں اس وقت خاندان کے تمام افراد ہی موجود تھے۔۔ فخر اور نوید نے بھی ایک کے بعد دوسری نظر ڈالنا گوارہ نہیں کیا تھا۔۔ ان کے دلوں میں باقی خاندان والوں کی طرح اس لڑکی کے لیے اتنی نفرت بھر دی گئی تھی کہ شفاء کے لیے اب ان میں زرا سی ہمدردی بھی باقی نہیں تھی۔۔۔

شفاء جس انسان کو یہاں اپنا دشمن مان رہی تھی۔۔ وہ شخص اسے اس کے خاندان کے بیچ میں لانے کا باعث بنا تھا۔ اگر وہ نہ ہوتا تو کسی نے آج شفاء کو اس گھر کی چوکھٹ تک عبور نہیں کرنے دینی تھی۔۔۔

"شفاء یہ ٹرے پاس کردیں۔۔۔۔"

سب لوگ واپس سے ایک دوسرے کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف ہوچکے تھے۔۔۔ جبکہ شفاء تھوڑا سا کھانا پلیٹ میں ڈالے گم صُم سی خود میں ہی کھوئی ہوئی تھی۔۔ جب شماس نے اسے پکارا تھا۔۔۔

اردگرد موجود ملازمین کے کھڑے ہونے کے باوجود شماس نے جان بوجھ کر شفاء کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

بظاہر سب آپس میں باتوں میں مصروف تھے۔۔۔ مگر ہر فرد کا دھیان شماس اور شفاء پر ہی تھا۔۔۔

شفاء نے ٹرے اٹھا کر شماس کی جانب بڑھائی تھی۔۔۔ جسے تھامتے شماس کی انگلیاں شفاء کی انگلیوں سے ٹچ ہوئی تھیں۔۔۔ جو شماس

نے جان بوجھ کر کیا تھا۔۔ مگر شفاء گھبرا گئی تھی۔۔۔ اس نے فوراً ہاتھ پیچھے کھینچ لیا تھا۔۔ جس کے نتیجے میں ٹرے کا ایک کونا شماس کے ہاتھ میں کھبتا اسے زخمی کر گیا تھا۔۔

"ارے یہ کیا کیا تم نے لڑکی۔۔ ؟؟ اندھی ہو گیا۔۔؟؟ نظر نہیں آتا تمہیں۔۔۔"

شہناز بیگم فوراً غصے سے بولتیں شفاء کو سب کے سامنے بے عزت کرنے کا ارادہ رکھتی تھیں۔۔۔ مگر شماس نے ہاتھ اٹھا کر انہیں وہیں خاموش کروا دیا تھا۔۔

"ان کا نام شفاء شماس بخش ہے۔۔ میں کچھ بھی برداشت کر سکتا ہوں اپنی بیوی کی توہین نہیں۔۔۔ دوبارہ میری بیوی کے بارے

میں ایسے گستاخانہ الفاظ ادا نہیں ہونے چاہیے۔۔۔ آپ ہمارے گھر میں مہمان ہیں اس لیے اس بار کچھ نہیں کہہ رہا۔۔۔ "

شماس نے بنا کوئی لحاظ رکھے۔۔۔ شہناز بیگم کو ان کی اوقات بتا دی تھی۔۔۔

شفاء کی خاطر شماس کا شہناز بیگم کو ٹوکنا وہاں موجود تمام افراد کو سخت ناگوار گزرا تھا۔۔۔ مگر کوئی بھی شماس کے آگے بول پانے کی حیثیت نہیں رکھتا تھا۔۔۔

امامہ اندر تک جل گئی تھی۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس لڑکی کی گردن دبوچ لے۔۔۔ جس کے آنے سے شماس بخش مزید کھٹور بن چکا تھا۔۔۔

شماس اپنی بات مکمل کرتا وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔

"کیا آپ کو ابھی نظر نہیں آرہا۔۔۔ کہ ہمارے سرکار سائیں آپ کی محبت میں پور پور ڈوب چکے ہیں۔۔۔"

تانیا نے ساکت بیٹھی شفاء کے کان میں سرگوشی کرتے شوخی بھرے انداز میں کہا تھا۔۔۔

جس کے جواب میں شفاء نے نگاہیں اٹھا کر امامہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو لال آنکھوں میں نفرت بھرے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

شفاء تانیا کو کوئی بھی جواب دیئے بغیر وہاں سے اٹھ آئی تھی۔۔۔ وہ اتنے سارے لوگوں کی نفرت آمیز نگاہیں برداشت نہیں کر پائی تھی۔۔۔ اسے اپنا آپ ان سب کا مجرم لگنے لگا تھا۔۔۔

شفاء ٹیرس پر کھڑی ریلنگ کو مضبوطی سے اپنی مٹھیوں میں جکڑے ہوئے زرا سا جھکی ہوئی تھی۔۔۔ جس اسے اپنے پیچھے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"ایک عورت ہوکر دوسری عورت کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو تم۔۔۔ ؟ کیا تمہیں زرا سا بھی خوف خدا نہیں ہے۔۔۔ کیا تمہیں زخمی دل سے نکلی بدعاؤں سے بھی ڈر نہیں لگتا۔۔۔ تم مجھ سے میری محبت کو چھین رہی ہو۔۔۔میری بھی بددعا ہے تمہیں۔۔۔

ساری زندگی تڑپو گی۔۔۔ مگر کبھی تمہیں تمہاری محبت نہیں مل پائے گی۔۔۔۔ تمہارا دل بھی ایسے ہی اجڑے گا۔۔۔ جیسے تم میرے دل کو اجاڑ رہی ہو۔۔۔۔ کبھی سکون نہیں ملے گا تمہیں۔۔۔۔ میری بددعائیں تمہارا پیچھا کبھی نہیں چھوڑیں گی۔۔۔۔"

امامہ بے دردی سے اپنے آنسو رگڑتی اسے نفرت سے چور لہجے میں کوستی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

جبکہ شفاء کے پورے وجود میں بے چینی سی بھر گئی تھی۔۔۔ اس کا سکون پل بھر میں غارت ہوا تھا۔۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ آخر اس کا قصور کیا تھا۔۔۔

اس نے تو آج تک کبھی کسی کا دل نہیں دکھایا تھا۔۔۔

بچپن سے لے کر اب تک اس نے صرف ایک انسان سے دشمنی کی تھی۔۔۔۔ وہ بھی صرف اپنی شناخت پانے کی خاطر۔۔۔۔

اس کا قصور صرف اتنا تھا کہ وہ اپنے ماں باپ تک پہنچنا چاہتی تھی۔۔۔

ان کی آغوش میں چھپ کر اپنی زندگی بھر کی تھکن ان کے سینے پر اتار دینا چاہتی تھی۔۔۔

مگر اس کی زندگی کی آزمائشیں ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔۔۔ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کا دشمن اس کے لیے زندگی بھر کا روگ بن جائے گا۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

وہ شخص اس کا کبھی نہیں ہو سکتا تھا۔۔ جس سے وہ انجانے میں دل لگا بیٹھی تھی۔۔۔

وہ آج تک اپنی زندگی میں کیے کسی عمل پر بھی نہیں پچھتائی تھی۔۔ جتنا پچھتاوا اسے اس محبت کے روگ میں مبتلا ہو کر ہو رہا تھا۔۔۔

لیکن یہ سب اس کے بس میں ہی کہاں تھا بھلا کہ اسے روک پاتی۔۔۔۔

شفاء کو امامہ کا دکھ دل سے محسوس ہوا تھا۔۔ وہ شماس بخش سے دو ٹوک بات کرنے کے ارادے سے اس کی سٹڈی کی جانب بڑھی

تھی۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ اندر قدم رکھتی اسے آدھ کھلے دروازے سے امامہ کی سسکیوں کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔

"میں آپ سے بہت زیادہ محبت کرتی ہوں شماس۔۔۔ مر جاؤں گی آپ کے بغیر۔۔۔ خدا کے لیے مجھے خود سے جدا مت کریں۔۔۔ مانتی ہوں محبت کی بہت بڑی خطا وار رہی ہوں۔۔۔ مگر اب اپنی اس غلطی پر دن رات پچھتا رہی ہوں۔۔۔ جب سے کسی دوسری عورت کے آپ کی زندگی میں شامل ہونے کا پتا چلا ہے۔۔۔ میری راتوں کی نیندیں روٹھ چکی ہیں۔۔۔ خدا کے لیے میری سزا معاف کر دیں۔۔۔ میں جانتی آپ اب بھی بہت محبت کرتے ہیں مجھ سے۔۔۔ مجھے معاف کردیں گے۔۔۔"

امامہ روتے ہوئے شماس کے سینے سے جالگی تھی۔۔۔

جو دیکھتے شفاء کو ہوا میں آکسیجن کم ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ اسے لگا تھا اگر وہ مزید کچھ دیر اس لڑکی کو ایسے ہی شماس کے سینے سے لگا کھڑا دیکھتی رہی تو اس کی سانسیں اکھڑ جائیں گی۔۔۔

شفاء کو اپنی مشکلات کم ہونے کے بجائے بڑھتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ شماس نے امامہ کو کیا جواب دیا تھا۔۔۔ لیکن وہ یہی چاہتی تھی کہ شماس اسے معاف کردے۔۔۔ وہ دو محبت کرنے والوں کے بیچ نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔ وہ اتنی ظالم نہیں بن سکتی تھی۔۔۔

چاہے اس چکر میں اس کے اپنے دل کا خون ہی کیوں نہ ہو جاتا۔۔۔

شفاء روم میں آتے بیڈ پر گرتی نجانے کتنا ٹائم روتی رہی تھی۔۔ روتے روتے کب اس کی آنکھ لگی تھی اسے خبر ہی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

حواس تو اس کے اس وقت بیدار ہوئے۔۔ جب کسی نے اسے بازو سے پکڑ کر جھنجوڑا تھا۔۔۔

شفاء نے نیند کی خمار میں ڈوبی مندی مندی آنکھیں کھول کر اس بے دردی سے جگانے والے انسان کی جانب دیکھنا چاہا تھا۔۔ جسے گہری نیند میں سوئے انسان کو جگانے کی تمیز کسی نے نہیں سکھائی تھی۔۔۔

مگر خود پر نہایت قریب جھکے شماس بخش کو دیکھ شفاء کی آنکھیں گھبراہٹ کے عالم میں ناقابلِ یقین حد تک کھل گئی تھیں۔۔۔ اس کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

"کک کیا مسئلہ ہے۔۔۔"

شفاء غائب دماغی سے اس کے دلفریب نقوش کو گھورتی بے خود سی بولی تھی۔۔۔ شماس کی حواسوں کو منجمد کردینے والی مہک اسے پوری طرح سے اپنے حصار میں جکڑے ہوئے تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شماس کو امامہ کو سمجھانے میں بہت ٹائم لگ گیا تھا۔۔۔ اس کے گھر والے واپس چلے گئے تھے۔۔۔ مگر اس نے رات وہیں رکنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔۔۔

جس پر اس کی حالت کے پیش نظر شماس نے منع نہیں کیا تھا اسے۔۔۔ شماس اسے واضح طور پر انکار کر چکا تھا کہ اب ان کے بیچ سب کچھ دوبارہ پہلے جیسا نہیں ہو سکتا تھا۔۔ وہ اپنی لائف میں موو آن کر چکا تھا۔۔۔

اب اس کی لائف میں شفاء کے علاوہ کسی کی جگہ نہیں تھی۔۔۔

جس کے بعد امامہ نے رو دھو کر اسے کمزور کرنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔ اسے اپنی محبت کے واسطے دیئے تھے۔۔ مگر شماس بخش ایک بار جسے اپنے دل سے نکال دیتا تھا۔۔

اسے واپس کبھی اپنی زندگی میں شامل نہیں کرتا تھا۔۔

امامہ اپنے ہاتھوں سے اس کی محبت گنوا چکی تھی۔۔۔

ایک وقت ایسا تھا جب یہ لڑکی اس کی ترجیح تھی۔۔۔ لیکن اس وقت شماس بخش کو شفاء کے سوا کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

شفاء کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کی تھوڑی بہت وجہ امامہ سے انتقام لینا بھی تھا۔۔۔ اور باقی کی وجہ وہ نفرت تھی جو اس دن شفاء نے اسے دکھائی تھی۔۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ غصے میں اٹھایا گیا یہ قدم اس کی زندگی کا سب سے اہم ترین فیصلہ بن جائے گا۔۔۔

اسے یہ صاف گو اور ہر طرح کی ملاوٹ سے پاک لڑکی بے پناہ عزیز ہوچکی تھی۔۔۔ جو نفرت کا اظہار بھی واضح طور پر کرتی تھی اور محبت کا بھی۔۔۔

شماس تمام معاملات سے فارغ ہو کر جیسے ہی روم میں آیا بیڈ پر سکڑی سمٹی شفاء کو دیکھ اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔ اس کے آنسوؤں کے نشان اور چہرے پر رقم اذیت شماس کا دل بوجھل کر گئی تھی۔۔

وہ جھکا تھا۔۔ اور دھیرے سے ان آنسوؤں کے نشان پر اپنے ہونٹوں کی مہر ثبت کر گیا تھا۔۔

اس کے ہونٹوں کے اس مرہم پر شفاء کے چہرے کی اذیت اس نے واضح طور پر کم ہوتی محسوس کی تھی۔۔۔

جیسے اس کے زخموں پر مرہم رکھ دیا گیا ہو۔۔۔ وہ نیند میں بھی اس کا لمس پہچان گئی تھی۔۔۔

شماس جو پہلے پورے دن کی روٹین کی وجہ سے اچھا خاصہ تھکا ہوا تھا۔۔ شفاء کے پہلو میں آتے ہی اس کی ساری تھکاوٹ غائب ہو چکی تھی۔۔۔

اسے ابھی شام کی چھوڑی ادھوری لڑائی بھی تو مکمل کرنی تھی۔۔۔

شماس کو بے اختیار شرارت سوجھی تھی۔۔۔

اس نے شفاء کے دائیں بائیں بازو ٹکاتے اس پر پوری طرح جھکتے۔۔۔ اس کا بازو جھنجوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔

وہ اس لمحے اس کا خونخوار بلیوں جیسا روپ دیکھنے کا خواہشمند تھا۔۔۔

اس کی جارحانہ کاروائی پر شفاء نے نیند کی خمار میں ڈوبی مندی مندی آنکھیں کھول کر اس بے دردی سے جگانے والے انسان کی جانب دیکھنا چاہا تھا۔۔۔ جسے گہری نیند میں سوئے انسان کو جگانے کی تمیز کسی نے نہیں سکھائی تھی۔۔۔

مگر خود پر نہایت قریب جھکے شماس بخش کو دیکھ شفاء کی آنکھیں گھبراہٹ کے عالم میں ناقابلے یقین حد تک کھل گئی تھیں۔۔۔ اس کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

"کک کیا مسئلہ ہے۔۔۔"

شفاء غائب دماغی سے اس کے دلفریب نقوش کو گھورتی بے خود سی بولی تھی۔۔۔ شماس کی حواسوں کو منجمد کردینے والی مہک اسے پوری طرح سے اپنے حصار میں جکڑے ہوئے تھی۔۔۔

"پیاس لگی ہے مجھے۔۔۔ کچھ پینا چاہتا ہوں۔۔۔"

وہ بے باک لہجے میں بولتا اپنا فوکس اس کے زخمی ہونٹوں پر کیے ہوئے تھا۔۔۔ جو بچارے اس ظالم لڑکی کی بے رحمی کی وجہ سے اب سوج چکے تھے۔۔

شفاء اس لمحے اس کی ایسی گفتگو اور گستاخی بھری نگاہوں کو مفہوم سمجھتی کانوں تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے آپ کیوں ہر بار میری نیند خراب کر دیتے ہیں۔۔۔ ؟"

شفاء اپنی خفت چھپانے کی خاطر جلدی سے بولی تھی۔۔۔

"تمہاری یہ نیند میری دشمن ہے اور میں تمہاری اس نیند کا دشمن۔۔۔۔"

شماس باری باری اسکی دونوں آنکھوں پر لب رکھتے شفاء کی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔

شفاء کو بے اختیار کچھ گھنٹے قبل اس کی سٹڈی میں گزرے منظر کے ساتھ ساتھ امامہ کی کہیں باتیں یاد آئی تھیں۔۔ جس کے ساتھ ہی شفاء کی آنکھوں میں شماس کے لیے ایک اجنبی سا تاثر بھر گیا تھا۔۔۔

یہ شخص اس کا نہیں تھا۔۔۔

نہ ہی وہ اس سے محبت کرتا تھا۔۔۔

وہ اسے صرف استعمال کررہا تھا۔۔۔

اپنے دشمنوں کو چوٹ پہنچانے کے لیے۔۔ اس کی پوری زندگی داؤ پر لگا رہا تھا۔۔۔

"دور رہو مجھ سے شماس بخش۔۔۔ ایک جانب مردانگی کی بہت بڑی بڑی باتیں کرتے ہو۔۔۔ اور دوسری جانب تنہائی میں آتے ہی اپنے کمزور نفس کو قابو میں نہیں رکھ پاتے۔۔۔ تمہارے خاندان والوں سمیت دنیا والوں کی نظر میں میرا مقام پتا ہے کیا۔۔۔

شماس بخش کے محبت میں لیے انتقام کی بھینٹ چڑھنے والی ایک کمزور اور بے ضرر لڑکی۔۔۔ جس کا نہ کوئی وجود ہے اور نہ کوئی شناخت۔۔۔

اور تمہاری نظر میں میرا کیا مقام ہے۔۔ یہ تو تم نے مجھے پہلے دن ہی باور کروا دیا تھا۔۔۔ کہ تمہارے سامنے ایک رکھیل سے زیادہ کی حیثیت نہیں ہے میری۔۔۔"

شفاء زہر خند لہجے میں بولتی۔۔۔ شماس کا حصار توڑنے کی کوشش میں ہلکان ہورہی تھی۔۔

جبکہ وہ خاموشی سے اسے اس کے دل کی بھڑاس نکالنے دے رہا تھا۔۔۔

"تم مجھ سے کیا چاہتی ہو۔۔۔۔؟؟ "

شماس نے اس کی بات ختم ہونے کے بعد بے تاثر چہرے کے ساتھ اس سے پوچھا تھا۔۔۔

"طلاق۔۔۔۔"

شفاء نے کتنی مشکل سے اپنے آنسوؤں کو گرنے سے روکا تھا یہ وہی جانتی تھی۔۔۔

اس کی بات کے جواب میں شماس کے ہونٹوں پر پر اسرار سی مسکراہٹ دوڑ گئی تھی۔۔۔

"گڈ۔۔۔۔تم نے تو میری مشکل ہی آسان کردی۔۔۔"

اس کے اوپر سے ہٹتے شماس نے سیگریٹ سلگھایا تھا۔۔۔

شفاء اپنی اتنی سنگین باتوں کے جواب میں اس کا ایسا ری ایکشن دیکھ حیرت زدہ سی اسے گھورے گئی تھی۔۔۔

"تم میرا بہت دماغ خراب کر چکی ہو۔۔۔ اب جاکر میرے لیے کافی بنا کر لاؤ۔۔۔۔"

شماس نے اسے سونے کے لیے کروٹ بدلتے دیکھ حکم صادر کیا تھا۔۔۔ شفاء نے گھڑی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اس وقت رات کا سوا ایک بجا رہی تھی۔۔۔

شفاء نے پلٹ کر اسے گھورا تھا۔۔۔ جو اس سے کچھ فاصلے پر نیم دراز ٹی وی آن کر چکا تھا۔۔۔

شفاء کو اس لمحے اس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا تھا۔۔۔

مگر وہ بنا کچھ بولے خاموشی سے اٹھ کر باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

شماس خاموش نگاہوں سے اسے نگاہوں سے اوجھل ہوتے دیکھے گیا تھا۔۔ اس لڑکی کو اپنی محبت کا یقین دلانا اس کے لیے بہت مشکل ہونے والا تھا۔۔۔

اس نے اس لڑکی کو اپنے انتقام کی بھینٹ چڑھانے کے لیے یہ سب کیا تھا۔۔۔ اور بدقسمتی سے اس کا دل اس لڑکی کی محبت میں گرفتار ہوکر اسے کی دغا دے چکا تھا۔۔

اب اس بات کی سزا تو بھگتنی تھی اسے۔۔۔

وہ جانتا تھا اس کے اردگرد بہت سارے دشمن تھے۔۔۔ جو شفاء کو اس سے دور کرنے کے لیے ہر طرح کا زور لگانے والے تھے۔۔۔

مگر اسے ایک بات کی تسلی تھی کہ شفاء اس سے محبت کرنے لگی تھی۔۔۔ چاہے وہ اس سے جتنا بھی لڑ لیتی لوٹ کر واپس اسی کے پاس ہی آنا تھا۔۔

شماس پر حرارت کمرے سے نکلتا ٹیرس پر پڑی چیئر پر آن بیٹھا تھا۔۔۔ اس کے اندر ایک عجیب سی آگ چھڑی ہوئی تھی۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ آنے والا وقت اس کی زندگی کو تہس نہس کر دینے والا تھا۔۔۔

جس طوفان سے صرف وہی نہیں اس کا پورا خاندان افیکٹ ہو سکتا تھا۔۔۔ یہی بات اس کے لیے تشویش کا باعث تھی۔۔۔

وہ کرسی کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔۔ جب شفاء ہاتھ میں کافی کا مگ اٹھائے وہاں آئی تھی۔۔۔

اتنی شدید ٹھنڈ میں اسے بیٹھا دیکھ شفاء کو اس شخص کے پورے پاگل ہونے کا یقین ہوا تھا۔۔۔

وہ خاموشی کے ساتھ مگ ٹیبل پر رکھ کر پلٹنے ہی والی تھی۔۔ جب شماس کے وجیہہ نقوش سے سجے چہرے پر نظر پڑتے ہی وہ رک سی گئی تھی۔۔۔

ہونٹوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیے وہ شاید شدید تکلیف کے زیرِ اثر تھا۔۔ اس کے اعنابی ہونٹوں سے نیچے چمکتا تل بھی اس لمحے اداس سا تھا۔۔۔

شفاء کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

اسے ابھی کچھ دیر ادا کیے اپنے جملوں کی سنگینی کا احساس ہوا تھا۔۔۔

کیا اس نے کچھ غلط بولا تھا۔۔۔

کہیں اس شخص کی تکلیف کی وجہ وہ تو نہیں تھی۔۔۔

شفاء نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔

مگر اس کے کندھے کے قریب پہنچتے اس نے فوراً سے واپس کھینچ لیا تھا۔۔۔

نہیں یہ شخص اس کی ہمدردی کے قابل نہیں تھا۔۔۔ یہ بہت شاطر کھلاڑی تھا۔۔۔

یہ شخص اب تک اس کے ساتھ بہت غلط کر چکا تھا۔۔۔

وہ اب مزید اسے ایسا کوئی موقع نہیں دینے والی تھی۔۔۔

شفاء جیسے ہی وہاں سے ہٹنے لگی شماس نے اس کی کلائی تھام کر اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

وہ سیدھی اس کے سینے پر آن گری تھی۔۔۔

اس کے وجود سے اٹھتی دلفریب مہک شفاء کو اپنے حصار میں جکڑ گئی تھی۔۔۔ شماس نے اس کا سر اپنے کندھے پر ٹکاتے۔۔ اپنی ہونٹ اس کی گردن پر ٹکا دیئے تھے۔۔۔

"ہاں میں نے تمہیں ایک انتقام کے تحت ہی اپنی زندگی میں شامل کیا تھا۔۔۔ مگر اب تم میری زندگی کا لازمی جز بن چکی ہو۔۔۔ شدید

محبت ہوچکی ہے مجھے تم سے۔۔۔ جو میرے لیے اب جان لیوا ثابت ہو رہی ہے۔۔۔

پلیز آج کی رات ایسے ہی میرے سینے سے لگ کر مجھے آنے والے کل کا خوف زائل کرنے دو۔۔ کل مجھ اپنی دو قیمتی چیزوں میں سے ایک کو چننا ہو گا۔۔۔ کل کا دن میری زندگی کا سب سے مشکل ترین دن ہونے والا ہے۔۔۔ جس کے بعد یا تو میں ٹوٹ جاؤں گا۔۔۔ یا ہمیشہ کے لیے خود کو پتھر بنا دوں گا۔۔۔"

شماس بخش جو کبھی کسی کے سامنے کمزور پڑتا نظر نہیں آیا تھا۔۔۔۔ آج اس کی اذیت میں ڈوبی آواز سن کر شفاء کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی شماس کس بارے میں بات کررہا تھا۔۔۔

مگر اسے اتنا اندازہ ہوچکا تھا کہ اس کی اس اذیت کی وجہ کہیں نہ کہیں اس سے جڑی تھی۔۔۔

شفاء کا دل بوجھل سا ہوا تھا۔۔۔

آخر ان کی زندگیاں اتنی مشکل کیوں تھیں۔۔۔

ایک دوسرے کے پاس ہوتے ہوئے بھی وہ ادھورے تھے۔۔۔

شفاء نے بنا کوئی مزاحمت کیے شماس کے سینے پر اپنی ہتھیلی رکھتے اس کے مضبوط سینے پر اپنے ہونٹ ٹکاتے آنکھیں موند لی تھیں۔۔۔

یہ لڑکی اس سے شدید ناراض تھی۔۔۔ مگر اسے تکلیف میں دیکھ اپنی ساری خفگی بھلائے۔۔۔ اپنا آپ اس کے حوالے کر گئی تھی۔۔۔

شماس اس کی اس ادا پر شرسار ہوتا اسے پوری طرح سے خود میں بھینچ گیا تھا۔۔۔۔

وہ آنکھیں موندے اس کا گداز لمس محسوس کرتے فیصلہ کرچکا تھا کہ اسے کل کیا کرنا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

داؤد بخش زرا رنگین مزاج کا انسان تھا۔۔۔ جو حلیمہ بیگم سے شادی کرنے کے بعد بھی نہیں سدھر پایا تھا۔۔۔ داؤد بخش کو اللہ نے

بیٹی کی نعمت سے نوازا تھا۔۔۔ امامہ کی پیدائش کے بعد بھی وہ انسان اپنی الٹی سیدھی حرکات سے باز نہیں آیا تھا۔۔۔

مخدوم بخش کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ ان کا بیٹا کوٹھوں پر جانے کے شوق رکھتا ہے۔۔۔

جہاں داؤد نے ایک طوائف سے نکاح رچا لیا تھا۔ یہ بات ان کے چند دوست یاروں کے سوا کسی کو بھی پتا نہیں تھی۔۔۔ داؤد بخش کی اس طوائف سے ایک بیٹی بھی تھی۔۔ جس کا نام شفاء داؤد رکھا گیا تھا۔۔۔

بیٹی کی خبر نے داؤد بخش کو خوفزدہ کر دیا تھا۔۔۔ انہیں ڈر تھا کہ اگر یہ خبر ان کے باپ یا بھائیوں تک پہنچ گئی تھی۔۔۔ تو ان کی خیر نہیں تھی۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ انہوں نے اس کوٹھے پر جانا ہی چھوڑ دیا تھا۔۔ وہ اس طوائف کو طلاق دے کر اس سے اپنے تمام تعلقات توڑ آئے تھے۔۔۔

مگر وہ عورت اپنے ساتھ ہوئے اتنے بڑے دھوکے کو برداشت نہیں کر پائی تھی۔۔۔ اس نے اپنے آدمی کو بھیج کر مخدوم بخش تک ان کے بیٹے کی ساری حقیقت پہنچا دی تھی۔۔۔

یہ حقیقت قیامت بن کر ان سب حویلی والوں کے سر پر ٹوٹی تھی۔۔۔

مخدوم بخش یہ کڑوا سچ برداشت نہیں کر پائے تھے۔۔۔

ان کے معزز ترین خاندان کا بیٹا ایک طوائف سے شادی کرچکا تھا۔۔۔ وہ قبیلے والوں اور باقی لوگوں کے منہ سے نکلنے والی باتیں برداشت نہ کر پاتے۔۔۔ اپنے گھر والوں کو روتا چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہوگئے تھے۔۔۔

اس طوائف نے اپنی بیٹی کو داؤد بخش کی جانب بھیجا تھا۔۔۔ جسے داؤد بخش کی بیوی اور ماں نے رکھنے سے صاف منع کردیا تھا۔۔۔ وہ

اس ناپاک وجود کو اپنے ساتھ کسی قیمت پر نہیں رکھنا چاہتے تھے۔۔۔

شہناز بیگم نے ملازمین کو اس بچی کو جان سے مارنے کا حکم دیا تھا۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ بعد میں وہ طوائف اس بچی کا استعمال کرکے ان کے بیٹے کی جائیداد کی حقدار بن جائے۔۔۔۔

مگر اس بچی کی خوش قسمتی ہی تھی کہ ملازمین نے یہ بات قاسم بخش تک پہنچا دی تھی۔۔۔

قاسم بخش اس معصوم بچی کے ساتھ یہ ظلم ہوتا نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔۔ اس لیے انہوں نے اسے اپنے خاص ملازمین کے ہاتھوں اپنے ایک قریبی دوست یحییٰ اعوان کے پاس بھیج دیا تھا۔۔۔ یحییٰ

ان دنوں بہت برے حالات سے گزر رہے تھے۔۔۔ ان کے اپنے بھائی اور بھتیجوں نے ان پر جھوٹے الزامات لگوا کر انہیں اریسٹ کروا دیا تھا۔۔۔ ان دنوں قاسم بخش نے اپنے سورسز استعمال کروا کر یحییٰ اعوان کی مدد کی تھی۔۔۔ اور انہیں ان الزامات سے چھٹکارا دلوایا تھا۔۔۔

یحیی صاحب نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنی جان سے بڑھ کر اس بچی کی حفاظت کریں گے۔۔۔

قاسم بخش نے اپنے بارہ سالہ بیٹے شماس بخش کو بھی اس راز میں شریک کیا تھا۔۔۔ کیونکہ شہناز بیگم تک اس بچی کے زندہ ہونے کی خبر پہنچ چکی تھی۔۔۔ وہ بہت بار شفاء کو مروانے کی کوشش کر چکی

تھیں۔۔۔ لیکن قاسم بخش اور ان کے بعد شماس بخش کی سیکیورٹی اتنی سخت تھی۔۔ کہ وہ شفاء کا کچھ نہیں بگاڑ پائی تھیں۔۔۔ شفاء نام کے خطرے کی تلوار ہمیشہ شہناز بیگم کو اپنے سر پر لٹکتی محسوس ہوتی تھی۔۔۔

اس لڑکی نے پہلے ہی ان سے بہت کچھ چھین لیا تھا۔۔ وہ اب مزید اپنا اور اپنے بیٹے کا کوئی نقصان ہوتے نہیں دیکھنا چاہتی تھیں۔۔۔

قاسم بخش کو اسی بات کا ڈر تھا۔۔۔ وہ اس بچی کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دینا چاہتے تھے۔۔۔ اس لیے وہ چاہتے تھے کہ ان کے بعد شماس شفاء کا خیال رکھے۔۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ آگے جا کر ان کا بیٹا ہی اس معصوم لڑکی کو اپنے انتقام کے لیے استعمال کرے گا۔۔۔

شماس امامہ سمیت داؤد بخش اور اس کی فیملی کو نیچا دکھانے اور ان کو تکلیف پہنچانے کے لیے شفاء سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

وہ شفاء داؤد بخش کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا۔۔۔ شفاء نے اسے نہیں دیکھا تھا۔۔ مگر وہ شفاء کو کئی بار دیکھ بھی چکا تھا اور اس بے پناہ حسن کی مالک لڑکی کی بے پرواہ نیچر سے سخت چڑھتا بھی تھا۔۔۔

جو ہر کام الٹے طریقے سے کرنے کی عادی تھی۔۔

وہ چاہتا تھا کہ یہ لڑکی اپنی غلطیوں کی وجہ سے ٹھوکر کھائے اور اذیت کا شکار ہو تاکہ اسے عقل آئے۔۔ مگر ہر بار اس کی کی جانے والی غلطیوں پر اس کے ٹھوکر کھانے سے پہلے ہی وہ اسے سنبھالنے کے لیے آن کھڑا ہوتا تھا۔۔۔

وہ چاہنے کے باوجود خود کو روک نہیں پاتا تھا۔۔۔ اپنے بابا کی وفات کے بعد سے وہ ہر مہینے مولوی یحیٰی کے گھر ضرور جاتا تھا۔۔ شفاء داؤد بخش میں اسے ایک عجیب سی کشش محسوس ہوتی تھی۔۔۔

اس لڑکی کی بے رعیاں ہنسی اور مسکراہٹیں شماس بخش کو خود میں جکڑ لیتی تھیں۔۔۔ اس کو روتے دیکھ شماس بخش کے دل میں بھی اداسیاں بھر جاتی تھیں۔۔۔

وہ اپنی اصل شناخت جاننے کے لیے تڑپ رہی تھی۔۔ جبکہ وہ سنگدل بنا اسے تڑپتے دیکھتا رہتا تھا۔۔ ان دونوں کے بیچ بہت سارے اختلافات تھے۔۔۔

وہ یہ بھی جانتا تھا کہ یہ لڑکی اس سے شدید نفرت کرتی ہے۔۔ اس نفرت کی نوعیت کا اندازہ تو اسے اس دن ہوا تھا۔ جب شفاء نے اس پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔۔۔

وہ جس کے نزدیک اس لڑکی کی زیادہ اہمیت نہیں تھی۔۔۔ اس دن اپنے مقصد کو لے کر اس کی شدت پسندی کو دیکھتا وہ اس کے آگے گھائل ہوا تھا۔۔۔

جو لڑکی اپنے ایک مقصد کو لے کر اتنی شدت پسند تھی۔۔ اگر یہ لڑکی محبت کرنے پر آتی تو نجانے اس کی شدت کس مقام تک ہونی تھی۔۔۔

شاس بخش اس دنیا کی منفرد لڑکی کے اپنے لیے خونخوار ارادے جان کر اندر ہی اندر اس کے آگے اپنا دل ہار چکا تھا۔۔ شفاء داؤد بخش کے آگے امامہ کا خیال تو بہت پیچھے رہ گیا تھا۔۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ امامہ داؤد بخش کو صرف اس کی حیثیت اور پاور سے محبت تھی۔۔۔

جسے وہ اس لڑکی کی دیوانگی سمجھ کر اپنے دل میں اسے اپنانے کی خواہش کر بیٹھا تھا۔ امامہ بخش اپنی ایک غلطی کی وجہ سے اس کے

دل سے اتر چکی تھی۔۔۔ جبکہ شفاء بخش اپنی نادانیوں اور گستاخیوں کے باوجود اس کے دل و دماغ پر قابض ہوتی جارہی تھی۔۔۔

وہ خود اپنے دل کی جانب سے برتے جانے والے اس کھلے تضاد پر حیران ہونے کے ساتھ ساتھ بے بس ہوچکا تھا۔۔۔

مگر وہ جانتا تھا کہ نہ تو سیدھے طریقے سے یہ لڑکی اس کے ہاتھ آنے والی تھی۔۔۔ اور نہ ہی وہ انا پرست انسان اس کے آگے اپنی ہار قبول کرنے والا تھا۔۔۔

داؤد بخش سے انتقام تو اسے لینا تھا۔۔۔ اور شفاء بخش کو اپنی زندگی میں شامل کرنا بھی اس کی ضد بن چکی تھی۔۔۔

جو لڑکی اس کے دل کی اولین ترجیح بنتی جارہی تھی۔۔۔ وہی لڑکی اس کے انتقام کی بھینٹ بھی چڑھی تھی۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ اس کا اٹھایا گیا یہ قدم داؤد بخش کی پوری فیملی کے لیے بہت تکلیف دہ ہو گا۔۔۔ خاص کر امامہ کے لیے۔۔۔

جس لڑکی نے اس کی محبت کا مذاق اڑایا تھا۔۔۔۔

اسے سب نے ہی اپنی طرف سے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر وہ نہیں رکا تھا۔۔

وہ اپنے طریقے سے شفاء داؤد بخش کو اپنی زندگی میں شامل کر چکا تھا۔۔۔ لیکن یہ بھی بہت اچھے سے جانتا تھا کہ جب شفاء کو ساری سچائی پتا چلے گی تب وہ لڑکی کس بری طرح سے ٹوٹ جائے

گی۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ وہ شفاء کو جتنا ہو سکے اس حقیقت سے دور رکھنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ بظاہر لاپرواہ سی نظر آنے والی شفاء داؤد بخش کا بے حد حساس دل ٹوٹتے نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔

جسے امید تھی کہ اس کے پیرنٹس اب بھی شاید اس کے منتظر ہوں۔۔۔ اس بات سے انجان کہ اس کے پیرنٹس تو بہت پہلے ہی اس کے معصوم وجود کو دھتکار چکے تھے۔۔۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ شفاء کے سامنے یہ ساری حقیقت اتنے غلط طریقے سے لائی جائے گی۔۔۔ کہ ایک بار پھر سب کچھ ختم ہو جائے گا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"اگر اپنے پیرنٹس کے بارے میں سب جاننا چاہتی ہو تو کسی کو بھی بتائے بغیر میری حویلی آجاؤ۔۔ جس حقیقت کو جاننے کے لیے تم اپنی پوری زندگی انتظار کرتی آئی ہو۔۔۔ جس سے تمہیں تمہارا شوہر دور رکھے ہوئے ہیں۔۔۔ میں وہ ساری سچائی تمہیں بتانے کے لیے تیار ہوں۔۔۔

مگر اس کے لیے تم کسی کو بھی بتائے بغیر وہاں سے نکل کر یہاں آؤ گی۔۔۔"

شفاء روم سے نکلی تھی جب ایک ملازمہ نے اس کی جانب موبائل فون بڑھایا تھا۔۔۔

دوسری جانب سے شہناز بیگم کی بات سنتے شفاء ساکت ہوئی تھی۔۔۔

شہناز بیگم تو امامہ کی دادی تھیں۔۔۔ وہ اس کے بارے میں کیسے جانتی تھیں۔۔۔ اور اس کی اس حوالے سے مدد کیوں کرنا چاہتی تھیں۔۔۔

شفاء شش و پنج میں مبتلا ہوئی تھی۔۔۔

لیکن وہ اگر وہ واقعی اس کے بارے میں سب جانتی تھیں۔۔۔ اور اسے سب سچ بتا دینا چاہتی تھیں۔۔ تو وہ یہ موقع اپنے ہاتھ سے ضائع نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

شماس صبح سے غائب تھا۔۔۔ حویلی کے تمام مرد حضرات میں سے صبح سے اسے کوئی بھی نظر نہیں آیا تھا۔۔

حویلی میں ہر طرف ایک سوگواریت سی چھائی ہوئی تھی۔۔ تمام خواتین خجستہ خانم کے کمرے میں گھسی ہوئی تھیں۔۔ شفاء ان لوگوں کی اس پریشانی کی وجہ نہیں جانتی تھی۔۔ اور نہ ہی کوئی اسے بتانے کی خواہش رکھتا تھا۔۔۔

اسے رات کو شماس کی کہی بات یاد آئی تھی۔۔۔

وہ شخص اتنی آسانی سے پریشان ہونے والا نہیں تھا۔۔ شفاء جانتی تھی کہ ضرور کوئی بڑی بات تھی۔۔۔

وہ اتنے اختلافات اور خفگی کے باوجود بھی شماس بخش کی پریشانی کا سوچ اذیت کا شکار ہوئی تھی۔۔۔

شماس نے اسے بنا اجازت حویلی سے نکلنے سے منع کیا تھا۔۔ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ شماس امامہ کے گھر والوں کو سخت ناپسند کرتا تھا۔۔۔

شفاء کا وہاں جانا اسے مزید غصہ دلا سکتا تھا۔۔ لیکن وہ بھی تو اسے سچائی نہیں بتا رہا تھا۔۔ وہ اپنی جگہ مجبور تھی۔۔۔ اپنی شناخت جاننے کا یہ موقع وہ اپنے ہاتھوں سے گنوانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

اس وقت حویلی میں جو ماحول بنا ہوا تھا۔۔۔ کسی کی بھی توجہ شفاء پر نہیں تھی۔۔۔

وہ شہناز بیگم کی جانب سے بھیجے گئے ڈرائیور اور ملازمہ کی مدد لیتی آرام سے وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

اس کا دل اندر سے خوفزدہ تھا۔۔۔ کیونکہ اس عمل کے بعد شماس بخش کا جو غیض و غضب سامنے آنے والا تھا۔۔ اسکے بعد نجانے اس کا کیا حشر ہوتا۔۔۔

شفاء داؤد بخش کی حویلی پہنچی تھی۔۔۔ جہاں شہناز بیگم اور امامہ پہلے ہی سے اس کے انتظار میں بیٹھی تھیں۔۔۔

شفاء کو وہاں آتا دیکھ ان دونوں کے چہروں پر فاتحانہ مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

"آپ میرے بارے میں کیسے جانتی ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

شفاء کا پہلا سوال یہی تھا۔۔۔

"بد قسمتی سے خون ہو میرا۔۔۔"

شہناز بیگم کی حقارت آمیز نگاہیں شفاء کے دلفریب وجود پر تھیں۔۔۔ وہاں کی تمام خواتین شفاء کے بے پناہ حسن سے خائف تھیں۔۔۔

"کک کیا۔۔۔ کیا کہا آپ نے۔۔۔۔؟؟؟"

شفاء نے بے یقینی سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"سب بتا دوں گی۔۔۔ مگر پہلے تمہیں میری ایک شرط ماننی ہو گی۔۔۔"

شہناز بیگم شفاء کو مسلسل الجھا رہی تھیں۔۔۔

"کیسی شرط۔۔۔؟؟"

شفاء بے چینی سے ان کی بات کی منتظر تھی۔۔۔

"میں تمہیں اسی شرط پر یہ حقیقت بتاؤں گی کہ تم اس کے بعد شماس بخش کے دل میں اپنے لیے نفرت پیدا کر کے۔۔۔ اس کی زندگی سے بہت دور چلی جاؤ گی۔۔۔ کبھی نہ واپس لوٹنے کے لیے۔۔۔"

شہناز بیگم کی کہی بات پر شفاء کے آس پاس سناٹا سا چھا گیا تھا۔۔۔ وہ جو ہمیشہ سے یہ سچ جاننے کی خواہشمند تھی۔۔۔ آج اس سچ کے بدلے اس کے آگے جو شرط رکھی جا رہی تھی۔۔۔ اس نے شفاء کو ایک نئے امتحان میں ڈال دیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔ اتنا سوچنا کیوں پڑ رہا ہے تمہیں۔۔۔ شماس بخش میری محبت ہے۔۔۔ اسے ایک دن لوٹ کر میرے پاس ہی آنا ہے۔۔۔ تم زیادہ دیر تک ہمارے بیچ نہیں رہ پاؤ گی۔۔۔۔"

امامہ نے نفرت آمیز نگاہوں سے اسے وارن کیا تھا۔۔۔ شفاء کی حالت اسے اچھے سے باور کروا گئی تھی کہ شفاء شماس بخش کی محبت میں پور پور ڈوب چکی ہے۔۔۔۔

Don’t Copy Paste and Share Without My Permission

"مجھے منظور ہے آپ کی شرط۔۔۔۔"

شفاء نے دل پر پتھر رکھتے حامی بھر لی تھی۔۔۔

اس کے جواب پر شہناز بیگم اور امامہ کھل کر مسکرا دی تھیں۔۔ یہ لڑکی واقعی کافی معصوم تھی۔۔۔

جو ان کی چالوں کو سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

شفاء کے حامی بھرتے ہی شہناز بیگم نے اسے ساری حقیقت بتا دی تھی۔۔۔

جو سنتے شفاء کو لگا تھا وہ اب کبھی سانس نہیں لے پائے گی۔۔۔ وہ داؤد بخش اور ایک طوائف کی بیٹی تھی۔۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page “Farwa Khalid Novels”.

Also,Subscribe My Youtube Channel “Farwa Khalid Novels”.

یعنی ایک طوائف زادی۔۔۔

اسی وجہ سے اس کے خاندان والوں نے اسے قبول نہیں کیا تھا۔۔۔

شفاء کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر چہرے کو بھیگو رہے تھے۔۔۔

وہ جو ہمیشہ سے اس آس میں رہی تھی۔۔ کہ اپنے پیرنٹس کے

بارے میں جان کر وہ ان لوگوں کے پاس چلی جائے گی۔۔۔

اسے اس کے ہر غم کی دوا نہ جائے گی۔۔۔

مگر اس کی شناخت تو اس کی اذیت مزید بڑھا گئی تھی۔۔۔

وہ جو پوری دنیا کے لیے ہمیشہ ناپسندیدہ ٹھہری تھی۔۔ وہ اپنے ماں

باپ کی جانب سے بھی ٹھکرائی گئی تھی۔۔۔

نہ اس کی ماں اسے اپنے ساتھ رکھنے کو تیار تھی۔۔۔ اور نہ اس کا باپ۔۔۔

شفاء اپنا چہرا دونوں ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

اسے اس طرح بلکتا دیکھ امامہ کے اشارے پر شہناز بیگم اپنی جگہ سے اٹھی تھیں۔۔۔

انہیں سمجھ آ رہی تھی کہ انہوں نے بالکل ٹھیک جگہ وار کیا تھا۔۔۔

اب اس لڑکی کو اپنے ہاتھوں میں کرنا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔۔۔

شہناز بیگم نے اسے آدھا سچ اور آدھا جھوٹ بتایا تھا۔۔۔

انہوں نے شفاء سے یہ بات پوشیدہ رکھی تھی کہ وہ اسے مروانے کے لیے ملازمین کے حوالے کر چکی تھیں۔۔۔ قاسم بخش نے اس کی جان بچا کر اسے شہر بھجوا دیا تھا۔۔۔ اور قاسم بخش کے بعد اس کی زمہ داری شماس بخش نے اٹھائی تھی۔۔۔

انہوں نے شفاء کو یہی بتایا تھا کہ داؤد بخش تو اسے اپنے ساتھ رکھنا چاہتے تھے مگر قاسم بخش اور باقی حویلی والوں کے دباؤ میں آکر انہوں نے شفاء کو خود سے دور کر دیا تھا۔۔۔ شفاء کی وجہ سے ہی انہیں اس حویلی سے نکالا گیا تھا۔۔۔

اور اب شماس نے صرف اس کے حصے کی دولت جائیداد حاصل کرنے اور امامہ کے شادی سے انکار کرنے پر انتقاماً اس سے شادی کی تھی۔۔۔

جبکہ محبت وہ صرف امامہ سے ہی کرتا تھا۔۔

شہناز بیگم نے جس طرح روتے ہوئے یہ ساری باتیں کہیں تھیں۔۔ شفاء ان پر یقین کر چکی تھی۔۔۔ اس کا دل لہولہان تھا۔۔۔

اسے کہیں نہ کہیں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ شماس بخش کے لیے تھوڑی بہت اہمیت رکھتی ہے۔۔۔

مگر یہ سب جان کر اس کا دل پوری طرح اذیت میں ڈوب گیا تھا۔۔۔

"ہمیں معاف کردو بیٹا۔۔ ہم مجبور تھے۔۔ اور اب بھی اتنے ہی مجبور ہیں۔۔۔۔ ہم نے یہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔۔ تمہیں ہم سے چھینا گیا تھا۔۔۔۔ شماس بخش نے صرف امامہ سے انتقام لینے کے لیے اس کی سوتیلی بہن کو اس کی جگہ پر لا کھڑا کیا ہے۔۔۔ تاکہ امامہ یہ اذیت سہہ کر مر جائے۔۔ مگر واپس اپنی جگہ پانے کے لیے کچھ نہ کر سکے۔۔۔"

شہناز بیگم اسے اپنے سینے سے لگاتیں دکھاوے کے آنسو بہانے لگی تھیں۔۔۔ جبکہ امامہ اپنی دادی کی اس کمال اداکاری پر انہیں سراہے بغیر نہیں رہ پائی تھی۔۔۔

شفاء نجانے کتنے ہی لمحے ان کے سینے سے لگ کر آنسو بہاتی رہی تھی۔۔ اس کی زندگی کا ہر دروازہ جیسے بند ہو کر رہ گیا تھا۔۔۔ اس کے پاس جینے کے لیے کوئی ایک وجہ بھی نہیں بچی تھی۔۔۔

"تم یہ بھی نہیں جانتی ہو گی کہ جب سے شماس نے تم سے شادی کی ہے۔۔۔ اس کے بعد سے اسے قبیلے والوں کی بہت سی مخالفت برداشت کرنا پڑ رہی ہے۔۔ قبیلے والوں کا ایک ہی مطالبہ ہے کہ یا تو وہ گدی چھوڑ دے یا پھر تمہیں۔۔۔ قبیلے والے یہ بات برداشت

نہیں کرسکتے کہ ان کے گدی نشین کی بیوی ایک طوائف زادی ہو۔۔۔۔"

شہناز بیگم کے اس نئے انکشاف پر شفاء نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔ تو کیا شماس رات کو اسی بارے میں بات کررہا تھا۔۔۔

"تو کیا فیصلہ کیا انہوں نے۔۔۔۔؟؟"

شفاء کو اپنی آواز گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی تھی۔۔

"تمہیں لگاتا ہے کہ ایک انتقام کے تحت کی گئی شادی کی خاطر وہ اپنی گدی چھوڑے گا۔۔۔ شماس بخش تمہیں طلاق دے دے گا۔۔۔۔"

شہناز بیگم کی تلخ باتیں اس کا دل چیر رہی تھیں۔۔۔

"مجھے اب کیا کرنا چاہیے۔۔۔۔ ؟؟ "

شفاء نے سوالیہ نگاہوں سے شہناز بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ اب واپس لوٹ کر حویلی نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

"جہاں سے آئی تھی وہاں واپس لوٹ جاؤ۔۔۔ اسی میں بہتری ہے تمہاری۔۔۔۔ دوبارہ کبھی شماس بخش کے سامنے مت آنا۔۔۔"

شہناز بیگم اپنا کام کر چکی تھیں۔۔۔

اب وہ شفاء کو یہاں سے ایسے غائب کروانے والی تھیں کہ شماس چاہ کر بھی اسے نہ ڈھونڈ پاتا۔۔۔۔

شفاء نے ایک نظر امامہ کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو اس کی سوتیلی بہن تھی۔۔ مگر اس کی آنکھوں میں ہلکورے لیتی نفرت بتا رہی تھی کہ شفاء کی یہاں موجودگی اس کے لیے کتنی ناگوار تھی۔۔۔

شفاء نے اس گھر سے نکلتے ایک نظر ہر طرف دوڑائی تھی۔۔۔ یہ اس کے باپ کا گھر تھا۔۔ جن کے لمس کی خاطر وہ پوری زندگی تڑپتی آئی تھی۔۔۔ مگر انہوں نے تو اس پر ایک نگاہ ڈالنا بھی گوارہ نہیں کیا تھا۔۔۔

اس کا کیا قصور تھا کہ وہ ایک طوائف کی بیٹی تھی۔۔ قصور کسی اور کا تھا۔۔۔ مگر سزا وہ برداشت کر رہی تھی۔۔۔

شفاء آنسوؤں میں بھیگتی گاڑی میں آن بیٹھی تھی۔۔۔ جب اس کا موبائل وائبریٹ ہوا تھا۔۔۔

شفاء نے بنا نمبر دیکھے کال اٹینڈ کرتے کان سے لگایا تھا۔۔۔

"کہاں ہو اس وقت۔۔۔؟"

شماس کی سرد و سپاٹ آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

"آپ کو اس سے کیا لینا دینا میں جہاں بھی ہوں۔۔۔"

شفاء چڑ کر بولی تھی۔۔۔ اگر یہ شخص اسے پہلے دن سے ہی ساری حقیقت بتا دیتا تو شاید اس کے دل کی اتنی بربادی نہ ہوتی آج۔۔۔

"میں نے پوچھا ہے کہاں ہو اس وقت۔۔۔ اپنی لوکیشن شیئر کرو۔۔۔"

اب کی بار وہ دبی دبی آواز میں غرایا تھا۔

"نہیں بتاؤں گی۔۔۔ اور نہ ہی اب کبھی واپس لوٹ کر آپ کے پاس آؤں گی۔۔۔ مجھے طلاق چاہیے آپ سے۔۔۔ میں اب مزید آپ کے انتقام کا حصہ نہیں بن سکتی۔۔۔ اب ختم کریں اپنی اور امامہ کی سزا۔۔۔ اور اس سے شادی کر لیں۔۔۔ محبت میں چھوٹی موٹی غلطیوں کی معافی کی گنجائش تو ہوتی ہی ہے۔۔۔ زرا زرا سی بات پر محبت ختم نہیں ہوتی۔۔۔"

شفاء نے اپنی سسکیوں پر قابو پاتے کہا تھا۔۔۔

"بالکل ٹھیک کہا تم نے۔۔۔ زرا زرا سی بات پر محبت ختم نہیں ہوتی۔۔۔ اور جو بنا کسی ریزن کے ختم ہوجائے اسے محبت نہیں کہتے۔۔۔ تمہارے پاس ابھی بھی وقت ہے لوٹ آؤ۔۔۔"

شماس بخش اپنی بات مکمل کرتا کال کاٹ چکا تھا۔۔۔

"کاش مجھے تم سے محبت نہ ہوئی ہوتی شماس بخش تو آج میں اتنی اذیت کا شکار نہ ہوتی۔۔۔۔"

شفاء سیٹ کی بیک سے سر ٹکائے اپنے سب سے بڑے خسارے پر افسوس کرتے بولی تھی۔۔۔

اس کی زندگی میں اب کچھ نہیں بچا تھا۔۔۔

اس کی زندگی کا ہر مقصد ختم ہوچکا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شماس بخش کی گدی کے حوالے سے جرگہ ابھی شروع ہوا تھا۔۔۔ تمام بڑی شخصیت پہنچ چکی تھیں۔۔۔

یہ بہت بڑا فیصلہ تھا۔۔۔ جس کے لیے ایک جانب خواتین کے بیٹھنے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔۔۔۔

خجستہ خانم سب سے آگے براجمان تھی۔۔۔ جبکہ ان کے پیچھے شہناز بیگم اور باقی ساری خواتین موجود تھیں۔۔۔ امامہ بھی وہاں آچکی تھی۔۔۔ وہ بے پناہ خوش تھی۔۔

کیونکہ انہوں نے شفاء کو شماس بخش کی زندگی سے بہت دور بھیج دیا تھا۔۔۔

اب اس کے اور شماس کے بیچ کوئی نہیں آسکتا تھا۔۔۔

شماس سمیت وہاں موجود کسی بھی فرد کو اس بات کا پتا نہیں تھا کہ شفاء شماس کو چھوڑ کر جا چکی ہے۔۔۔اسی وجہ سے آج فیصلہ شماس کے حق میں نہیں ہونے والا تھا۔۔۔

اگر وہ شفاء کو چھوڑ تا تو اسی صورت اس کے پاس یہ گدی رہنے والی تھی۔۔۔

امامہ کو دونوں جانب سے اپنا فائدہ ہی نظر آرہا تھا۔۔۔کیونکہ شفاء تو اسے چھوڑ ہی گئی تھی۔۔۔اگر وہ ابھی شفاء کے پیچھے گدی چھوڑ دیتا تو شفاء تب بھی اسے نہیں ملنے والی تھی۔۔۔

اور گدی امامہ کے بابا کے پاس آجانی تھی۔۔۔

امامہ کا لالچ اپنا اتنا نقصان کروا لینے کے بعد بھی اس کے ساتھ ہی تھا۔۔۔

شاید یہی وجہ تھی کہ شماس اس لڑکی کو پہچان چکا تھا۔۔۔اور اب کبھی بھی اسے اپنی لائف میں دوبارہ شامل نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

جرگہ شروع ہو چکا تھا۔۔۔

شماس چاہتا تھا کہ شفاء اس جرگے میں نہ بیٹھے۔۔کیونکہ اگر وہ یہاں بیٹھتی تو اسے اس کی اصلیت پتا چل جانی تھی۔۔جو اس کے لئے شدید تکلیف کا باعث تھی۔۔۔

مگر ابھی نائلہ بیگم کی کال نے اسے پریشان کر دیا تھا۔۔۔شفاء حویلی میں نہیں تھی۔۔وہ صبح سے غائب تھی۔۔۔

کہاں گئی تھی کسی کو کچھ پتا نہیں تھا۔۔۔

شماس کا دماغ اس سر پھری لڑکی کی فکر میں الجھ چکا تھا۔۔۔

وہ ٹھیک سے جرگے میں حصہ نہیں لے پا رہا تھا۔۔۔

وہ اپنے آدمیوں کو شفاء کو ڈھونڈنے کے لیے روانہ کر چکا تھا۔۔۔ کیونکہ جس طرح شفاء نے کال پر بات کی تھی۔۔۔

اس کا یہی مطلب تھا کہ وہ شہر واپس جا رہی تھی۔۔۔

جرگے کے معزز لوگ ایک بے گناہ اور معصوم لڑکی پر طوائف زادی ہونے کی مہر لگاتے۔۔۔ اسے اس معزز خاندان کی بہو بننے کے قابل نہیں سمجھتے تھے۔۔۔

کافی دیر کے مذاکرات کے بعد یہی فیصلہ ہوا تھا کہ ان کا گدی نشین سید شماس بخش ایک طوائف زادی کو بیوی بنا کر نہیں رکھ سکتا تھا۔۔۔۔

اسے ہر حال میں اپنی بیوی کو چھوڑنا پڑے گا۔۔۔اگر اس نے ایسا نہ کیا تو اسے ابھی اور اسی وقت گدی سے ہٹ جانا ہو گا۔۔۔

مگر شماس نے ان کا فیصلہ سنتے ہی صاف صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔

وہ کسی بھی قیمت پر شفاء کو طلاق نہیں دینے والا تھا۔۔۔اس کا یہ اٹل فیصلہ خجستہ خانم سمیت وہاں موجود تمام افراد کو پریشان کر گیا تھا۔۔۔

ہمیشہ کی طرح شماس بخش نے وہاں سب کو ایسے دلائل دیئے تھے کہ وہ لوگوں شماس کی کسی بھی بات سے انکاری نہیں ہو سکے تھے۔۔۔مگر وہاں موجود مخالفین اس بار ہر حال میں شماس کو اس گدی سے اتارنا چاہتے تھے۔۔۔

درپردہ ان مخالفین کے پیچھے اصل ہاتھ داؤد بخش کا تھا۔۔۔

شفاء نے اگر ایک طوائف کی کوک سے جنم لیا تھا تو اس کی رگوں میں پیر مخدوم شاہ کا خون بھی موجود تھا۔۔۔ اور اس کی پرورش ایک بہت ہی پرہیز گار شخص کے گھر پر ہوئی تھی۔۔۔ اس پر اپنی ماں کی پرچھائی دور دور تک نہیں تھی۔۔

پھر ایسی لڑکی کو دھتکارنا کہاں کا انصاف تھا۔۔۔

شماس بخش پیر مخدوم بخش کا جانشین تھا۔۔۔ وہ بھلا اتنی آسانی سے یہ گدی کیسے جانے دیتا۔۔۔ جس پر اس کے چچا اور ان کے بیٹوں کی بری نظر تھی۔۔۔

شماس نے اپنی باتوں سے تمام باتوں کا رخ ہی بدل دیا تھا۔۔۔

داؤد بخش اور باقی مخالفین نے بہت کوشش کی تھی۔۔۔وہ لوگ آدھے سے زیادہ لوگوں کو اپنے ساتھ پہلے سے ہی ملا چکے تھے۔۔۔جس کے بعد یہی فیصلہ ہوا تھا کہ شماس بخش اب مزید اس گدی کا حقدار نہیں ٹھہر سکتا تھا۔۔۔

اور اگلا حقدار داؤد بخش کو بنایا جانا تھا۔۔۔

یہ فیصلہ سنتے جہاں داؤد بخش اور ان کے خاندان والوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا تھا۔۔۔وہیں خجستہ خانم اپنا سینہ تھام کر رہ گئی تھیں۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔اس گدی کا حقدار صرف اور صرف ان کا پوتا تھا۔۔۔

وہ سمجھ چکی تھیں کہ ان کے پوتے کے خلاف سازش کی گئی ہے۔۔۔

انہوں نے پلٹ کر شہناز بیگم سے گلے ملتی امامہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کے چہرے کی خوشی دیکھ انہیں بے حد افسوس ہوا تھا۔۔۔انہیں اب سمجھ آئی تھی کہ شماس اس لڑکی کو اپنانے کے حق میں کیوں نہیں تھا۔۔۔

لیکن جس لڑکی کی خاطر وہ اپنی گدی تک چھوڑ چکا تھا۔۔وہ بھی تو پائیدار نہیں لگتی تھی انہیں۔۔۔

یہاں اپنے مرحوم باپ کی جانب سے سونپی گئی بہت اہم شے گنوا کر جانے والا۔۔وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ گھر آکر اسے وہ لڑکی نہیں ملے گی۔۔جس کی خاطر وہ اتنے سارے لوگوں سے جنگ لڑ رہا تھا۔۔۔

شفاء کہاں گئی تھی کسی کو کچھ پتا نہیں تھا۔۔۔

اس کے آدمیوں کو بھی ابھی تک شفاء کا کچھ پتا نہیں چل سکا تھا۔۔۔

شماس کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ شفاء کو غلط طریقے سے سچائی کا علم ہو۔۔۔وہ حالات ٹھیک کر کے اسے سب کچھ خود بتانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

مگر شفاء نے اسے ایسی کوئی مہلت نہیں دی تھی۔۔۔

وہ اس سے بدگمان ہو کر حویلی چھوڑ کر جا چکی تھی۔۔۔

شماس کے چہرے سے پریشانی ٹپک رہی تھی۔۔۔

"سرکار سائیں روایات کے مطابق آپ کو اپنی پگڑی اتار کر داؤد بخش کو اپنے ہاتھوں سے سونپنی ہو گی۔۔۔"

شماس جو اپنے تخت سے اٹھنے والا تھا۔۔۔دوسری جانب سے دی گئی یہ ہدایت شماس کے ماتھے پر شکنوں کا جال بن گئی تھی۔۔۔جس انسان کی صورت دیکھ کر راضی نہیں تھا وہ۔۔۔

اسے اپنے ہاتھوں سے یہ پگڑی سونپ کر معتبر کرنا تھا اسے۔۔۔

بخش حویلی کے تمام لوگ اس وقت اذیت میں تھے۔۔۔

وہ جانتے تھے شماس کے لیے یہ کتنا مشکل وقت تھا۔۔۔۔

داؤد بخش کے لیے اس کی نفرت سے سب واقف تھے۔۔۔۔

مگر اس وقت شماس کو صرف شفاء کی فکر تھی۔۔۔جو نجانے خود کہیں غائب ہوئی تھی یا اسے غائب کروایا گیا تھا۔۔۔

داؤد بخش چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ سجائے اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

شماس کے چہرے کے تاثرات خطرناک حد تک بگڑ چکے تھے۔۔اس نے جیسے ہی ہاتھ اپنی پگڑی کی جانب بڑھایا وہاں گونجتی شفاء داؤد بخش کی آواز سب کو ساکت کر گئی تھی۔۔۔

"ایک منٹ رک جائیں سرکار سائیں۔۔۔"

شماس نے جھٹکے سے نگاہیں اٹھا کر سامنے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جہاں اس کی وہ خونخوار جنگلی بلی اس وقت بھی اس کی جانب پنجے جھاڑے کھڑی تھی۔۔۔

اسے صحیح سلامت اپنے سامنے کھڑے دیکھ شماس کا بے چین دل پر سکون ہوا تھا۔۔۔

وہ جو کب سے جرگے والوں کی باتوں کو غائب دماغی سے سن رہا تھا۔۔۔شفاء کو وہاں دیکھ وہ واپس اپنی اصل حالت میں لوٹ چکا تھا۔۔۔

"یہ کہاں سے آگئی۔۔۔اگر اس نے شماس کو بتا دیا کہ ہم نے اسے کیا کیا بولا ہے پھر۔۔۔"

امامہ گھبرا کر شہناز بیگم سے سرگوشی کرتے بولی تھی۔۔۔

جو خود شفاء کو وہاں دیکھ پریشان ہوئی تھیں۔۔۔

"یہ جرگہ میری وجہ سے لگایا گیا ہے نا۔۔۔تو زرا آپ معزز ترین لوگ اس طوائف زادی کی بات بھی سن لیں۔۔۔مجھے نہیں رہنا آپ کے اس گدی

نشین کے ساتھ۔۔۔نہ ہی بخش حویلی والوں کے بیچ۔۔۔میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جارہی ہوں یہ سب۔۔۔۔میں یہاں صرف یہی بتانے آئی ہوں کہ میری وجہ سے آپ کو سید شماس بخش سے یہ عہدہ چھیننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

شفاء کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سوج چکی تھیں۔۔جبکہ پوری شدت سے یہ الفاظ ادا کرتی وہ اس وقت بہت ہی خستہ حالت کا شکار لگی تھی۔۔۔۔

شماس دور کھڑا اس کی تکلیف اپنے دل میں اترتی محسوس کر رہا تھا۔۔۔وہیں شفاء کے اپنے لیے بولے گئے توہین آمیز الفاظ اسے شدید غصہ دلا گئے تھے۔۔۔

خجستہ خانم ساکت سی اس لڑکی کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔ جسے وہ کیا سمجھ رہی تھیں۔۔۔ اور وہ کیا نکلی تھی۔۔

آج پہلی بار انہیں محسوس ہوا تھا۔۔ کہ اپنے تمام فیصلوں کی طرح شفاء کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کا شماس جا فیصلہ بالکل ٹھیک تھا۔۔۔

حویلی کے باقی سب افراد بھی شفاء کو وہاں دیکھ کر حیران تھے۔۔۔ سب سے زیادہ افسوس میں نائلہ بیگم تھیں۔۔۔ انہیں شفاء کی حالت دیکھ کر اس پر بیتی قیامت کا اندازہ ہو چکا تھا۔۔ کہ وہ ساری حقیقت جان چکی ہے۔۔۔

اس وقت حویلی کے تمام لوگ وہاں پر جمع تھے۔۔ شماس بھی اس کی حالت دیکھ کر سمجھ چکا تھا۔۔۔ وہ لڑکی اس کے لیے اہم تھی۔۔۔ وہ امامہ کا خیال اپنے دل سے بہت پہلے ہی نکال چکا تھا۔۔

اس کی زندگی میں اب شفاء کے علاوہ کسی کی کوئی جگہ نہیں تھی۔۔۔

مگر اس لڑکی تک پہنچنے کے لیے بھی ابھی اسے ایک امتحان سے گزرنا تھا۔۔۔

اس ٹوٹی بکھری لڑکی کو اس کی اہمیت کا احساس دلانا تھا۔۔۔اپنے اس عمل کا ازالہ کرنا تھا۔۔۔جو اس نے شفاء کو چوٹ پہنچا کر کی تھی۔۔۔

امامہ کو بھی گزشتہ رات وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنی زندگی سے بے دخل کر چکا تھا۔۔امامہ کی حالت دیکھ اسے تکلیف ہوئی تھی۔۔مگر وہ اسے کوئی بھی ہمدردی دکھا کر اپنی لائف کی اتنی بڑی قربانی نہیں دینا چاہتا تھا۔۔

اسے اپنی لائف گزارنی تھی تو صرف اور صرف شفاء کے ساتھ۔۔۔

جس لڑکی کے قریب ہوتے اسے سب سے زیادہ سکون ملتا تھا۔۔۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ جس لڑکی کو وہ محض ایک مہرے کے طور پر استعمال کر رہا تھا۔۔وہ اس کے لیے اتنی اہم ہو جائے گی۔۔۔

"یہ سب کیا ہے سرکار سائیں۔۔۔؟ یہ کیا کہہ رہی ہیں۔۔؟؟"

شفاء کی بات سن کر سب لوگ اپنی جگہ حیران تھے۔۔۔

جبکہ ایک دم سے وہاں کا ماحول بدلتے دیکھ داؤد بخش اور ان کے خاندان والوں میں غصے کی شدید لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔

"بہت بڑی غلطی کر دی اس لڑکی کو زندہ چھوڑ کر۔۔۔اسے زہر دے کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندان خانے میں دفن کر دینا چاہیے تھا۔۔یہ ہم سب کے لیے ہمیشہ سے منحوس ہی رہی ہے۔۔۔اب پھر سے اپنی منحوسیت لیے یہاں آن پہنچی ہے۔۔۔سب گڑبڑ کر دے گی۔۔۔"

شہناز بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا شفاء کو یہاں سے غائب کر دیں۔۔۔ جو ایک بار پھر داؤد بخش کے پاس آیا تخت چھیننے پہنچ گئی تھی۔۔۔

انہوں نے تو بہت ہوشیاری سے اسے شماس کے خلاف کر کے یہاں سے بھیجا تھا۔۔ پھر یہ لڑکی یہاں شماس بخش کی وکالت کرنے کیسے پہنچ گئی تھی۔۔۔

"یہ جو کہہ رہی ہیں وہ ہمارا آپسی معاملہ ہے۔۔۔ آپ لوگوں نے اپنا جس فیصلہ سنانا تھا وہ آپ سنا چکے ہیں۔۔۔ اور معذرت کے ساتھ میں آپ کا یہ آخری فیصلہ نہیں مان سکتا۔۔۔ آپ لوگوں کے فیصلے کا احترام کرتے میں یہ گدی چھوڑ چکا ہوں۔۔۔ اب آگے آپ لوگ جانیں آپ نے کیا کرنا ہے۔۔۔۔"

شماس اپنی جگہ سے نیچے اترتے شفاء کی جانب بڑھتے بولا تھا۔۔۔ بات کرتے اس کی نگاہیں شفاء پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

سب لوگ حیرت سے شماس کا یہ انداز دیکھ رہے تھے۔۔۔ خجستہ خانم بھی سمجھ نہیں پائی تھیں کہ اس وقت ان کے پوتے کے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔۔۔

"ہمارا آپسی معاملہ نہیں ہے یہ۔۔۔ مجھے آپ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھنا۔۔۔ تو پھر آپ سے گدی کیوں چھوڑ رہے ہیں۔۔ جب میرا آپ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے تو۔۔۔۔"

شفاء نے آنسوؤں کے بیچ یہ الفاظ ادا کرتے اسے گھورا تھا۔۔۔

جو نجانے اس سے کیا چاہتا تھا۔۔

مگر شماس اس کی کسی بھی بات کا جواب دیئے بغیر اس کی کلائی تھامتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

نائلہ بیگم کے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ بکھر گئی تھیں۔۔۔کیونکہ شماس کا یہ انداز دیکھ وہاں موجود تمام لوگوں پر شفاء کی شماس بخش کے آگے اہمیت بہت اچھے سے واضح ہو چکی تھی۔۔۔۔

امامہ اور اس کے خاندان والوں نے خون آشام نگاہوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔گدی تو ان کے ہاتھ آچکی تھی۔۔۔مگر شماس بخش ہمیشہ ہمیشہ کے لیے امامہ کے ہاتھ سے نکل چکا تھا۔۔۔جو امامہ کے لیے بہت بڑی اذیت کا باعث تھا۔۔۔

پہلے وہ جس شخص کے لیے اہم ہوا کرتی تھی۔۔۔اب اس شخص کی زندگی میں وہ کہیں نہیں تھی۔۔۔ امامہ کے لیے یہ ہار برداشت کرپانا آسان نہیں تھا۔۔۔

داؤد بخش کو گدی سونپ دی گئی تھی۔۔۔ جس پر بخش خاندان کا کوئی بھی فرد خوش نہیں تھا۔۔۔نہ ہی قبیلے کے لوگ۔۔۔

مگر شماس بخش کے شفاء کو نہ چھوڑنے کے فیصلے نے ان سب کو جرگے کا یہ فیصلہ ماننے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"شماس بخش چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔بہت کھیل لیے تم میری زندگی کے ساتھ۔۔اب مزید نہیں۔۔۔۔مجھے تمہارے ساتھ ایک پل کے لیے نہیں رہنا۔۔۔تم نے مجھے ایک طوائف زادی ہی سمجھ کر یا پھر شاید اپنی رکھیل سمجھ کر جس مقصد کے لیے یہ شادی کا ناٹک شروع کیا تھا وہ اب ختم ہو چکا ہے۔۔۔تمہاری محبت تمہارے پاس واپس لوٹ چکی ہے۔۔۔اب خدا کے لیے میری جان چھوڑ دو۔۔۔مزید اذیت سہنے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔۔۔بہت تکلیف میں ہوں میں۔۔۔خدا کے لیے مجھ پر رحم کھاؤ۔۔۔جانے دو مجھے یہاں سے۔۔۔میں تم جیسے بے رحم لوگوں کے بیچ نہیں رہ سکتی۔۔۔۔"

شماس اسے واپس حویلی لے آیا تھا۔۔۔

روم میں آتے ہی وہ شماس سے اپنا ہاتھ چھڑواتی ہزیانی انداز میں چیخ اٹھی تھی۔۔۔

اس کا دل اس وقت خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔

وہ اپنے پیرنٹس کا اتنے سالوں سے انتظار کر رہی تھی۔۔۔اسے لگا تھا اس کی زندگی کی آزمائشیں اب ختم ہو جائیں گی۔۔۔مگر یہاں تو اس کا بالکل الٹ ہوا تھا۔۔

اپنے پیرنٹس کے بارے میں جان کر اس کی تکلیف میں کئی گنا اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔

شاید یہی وجہ تھی کہ شماس اسے اس حقیقت سے دور رکھنا چاہتا تھا۔۔۔وہ اس لڑکی کی آنکھوں میں چمکتی امید ختم نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

شماس جو خاموشی سے اس کی بات سن رہا تھا۔۔۔

اس کو یوں بری طرح روتا دیکھ وہ اس کی کلائی تھام کر کمر پر موڑتا اسے خود سے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

"بس۔۔۔اب مزید ایک لفظ بھی مت بولنا۔۔۔ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

شماس اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھتا اسے خاموش کروا گیا تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔میں کیوں مانوں تمہاری بات۔۔۔مجھے تمہارے ساتھ کوئی رشتہ نہیں رکھنا۔۔۔۔"

شفاء اس سے بھی بہت زیادہ بدگمان تھی۔۔۔ شہناز بیگم نے اسے جو باتیں شماس کے حوالے سے کہیں تھیں وہ ان سب پر یقین کر چکی تھی۔۔۔

"میں جانتی ہوں تم صرف جائیداد کی خاطر مجھے اپنے ساتھ جوڑے ہوئے ہو۔۔۔ تم میرا سب کچھ لے لو۔۔۔ مگر پلیز مجھے یہاں سے جانے دو۔۔۔"

شفاء بہت زیادہ اذیت برداشت کر چکی تھی۔۔ مگر اب وہ شماس کو اپنی آنکھوں کے سامنے کسی اور کا ہوتا دیکھ اپنے دل کا مزید خون ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

وہ ہمیشہ سے محبت کرنے سے ڈرتی تھی۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر اسے اس کی محبت نہ ملی تو وہ مر جائے گی۔۔۔

اور اب وہ پل پل مر رہی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی شماس بخش اس کا کبھی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

اور امامہ اس کی سوتیلی بہن تھی۔۔ جس سے شادی کرنے سے پہلے شماس کو اسے طلاق دینا لازم تھا۔۔۔

یہ سب سوچ کر اس کی سانسیں تھمنے لگتی تھیں۔۔۔

اس کی جائیداد والی بات پر شماس کے ہونٹوں پر محظوظ کن مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ شفاء تک یہ ساری حقیقت غلط طریقے سے رکھنے والا کون تھا۔۔۔

"داؤد بخش کے پاس پھوٹی کوری نہیں بچی۔۔ وہ اپنی ساری زمین جائیداد اپنی عیاشیوں میں اڑا چکا ہے۔۔۔ اس لیے وہ بھوکے کتوں کی طرح اس گدی کے پیچھے پڑا ہوا تھا۔۔۔ تمہارے نام پر کوئی زمین جائیداد نہیں ہے مسز۔۔۔ تمہارے نام پر صرف شماس بخش ہے۔۔۔"

شماس کا مذاق اڑاتا انداز شفاء کو مزید آگ لگا گیا تھا۔۔۔

وہ اس قدر تکلیف میں تھی اور اس شخص کو مذاق سوجھ رہا تھا۔۔۔

"مجھے شماس بخش بھی نہیں چاہیے۔۔۔"

شفاء اس شخص کے تیور دیکھ چڑھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

جب شماس اس کو پوری طرح اپنے شکنجے میں دبوچے اسے بالکل بے بس کر گیا تھا۔۔۔

"مگر شماس بخش کو تو تم ہی چاہیے ہو۔۔۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔"

وہ اس وقت بلیک کلر کے شیفون کے خوبصورت سے لباس میں ملبوس روتی بسورتی شماس کو اپنے دل میں اترتی محسوس ہوئی تھی۔۔

اس کے ہونٹوں آج بھی سوجے ہوئے تھے۔۔ہمیشہ کی طرح اس نے اپنا سارا غصہ اپنے ہونٹوں پر اتارا تھا۔۔۔چٹیا میں سے بال نکل کر اسکے چہرے کے گرد ہالہ بنائے ہوئے تھے۔۔۔جبکہ دوپٹہ سر سے پھسل کر شانوں کے گرد آن ٹھہرا تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے اس کی دودھیا گردن شماس کی نگاہوں کے بالکل سامنے تھی۔۔۔اس کی نرم و گداز سے شفاف جلد پر چمکتا سیاہ تل بھی آج شماس بخش کو بہت خفا خفا سا لگا تھا۔۔۔

وہ جھکا تھا اور اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس کے تل پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

شفاء جو اس سے دور ہونے کی کوشش کرتی مسلسل مزاحمت کر رہی تھی۔۔۔اس کی اس حرکت پر بالکل ساکت ہوئی تھی۔۔۔

شماس کے دہکتے لمس کی شدت اس قدر تھی کہ شفاء کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

شماس رکا نہیں تھا۔۔۔اس کی گردن سے ہوتا وہ اس کے زخمی ہونٹوں پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

شفاء نے بے ترتیب ہوتی سانسوں کے ساتھ شماس کی شرٹ کو کندھوں سے دبوچ لیا تھا۔۔۔

"میں نے تم سے انتقام کے تحت رشتہ جوڑا تھا۔۔۔مگر میں یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ انتقام سب سے زیادہ بھاری مجھ پر ہی پڑے گا۔۔۔اس دل کو تمہاری

عادت ہو چکی ہے۔۔۔ تمہارے بغیر رہ پانا ناممکن ہو چکا ہے۔۔۔ کبھی کسی کے آگے نہ ہارنے والا شماس بخش آج تمہارے آگے ہار تسلیم کر رہا ہے۔۔۔"

شماس اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے محسوس کرتا۔۔۔ اپنی تشنگی کم کرنے کی کوشش کرتا بالکل مدہوش ہو چکا تھا۔۔۔

جبکہ شفاء تو شاک کی کیفیت میں کھڑی اس کی یہ بات سن رہی تھی۔۔۔

اسے کئی بار شماس کی جانب سے یہ احساس فیل ہوا تھا۔۔۔ جسے ہر بار وہ اپنا وہم ہی سمجھی تھی۔۔۔

مگر شماس بخش کا آج کیا گیا یہ اظہار۔۔۔ اسے چکرا کر رکھ گیا تھا۔۔۔ اسے اپنی سماعتوں پر یقین کرنا مشکل ہوا تھا۔۔۔

شماس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں جماتے وہ ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔

"اب پھر کونسا نیا کھیل کھیلنا چاہتے ہو سید شماس بخش۔۔۔ کیا قصور کیا ہے میں نے۔۔۔ کیوں ہر بار پہلے سے بھی زیادہ درد ناک سزا منتخب کرتے ہو میرے لیے۔۔۔"

شفاء اپنی اس قدر خوش بختی پر یقین نہیں کر پائی تھی۔۔۔ آج تک اسے اپنی خواہش اور مرضی کے مطابق کچھ نہیں ملا تھا۔۔ اسے ہر جانب سے دھتکارا گیا تھا۔۔

یہاں تک کے اس کے ماں باپ اس کو پہچاننے سے انکاری تھے۔۔۔اس کے لیے شماس بخش جیسے اپنے خاندان اور قبیلے کے چہیتے انسان کے منہ سے اظہار محبت سننا کسی شاک سے کم نہیں تھا۔۔۔۔۔

"تم امامہ داؤد بخش سے محبت کرتے ہو۔۔۔تمہارا پورا قبیلہ یہ بات جانتا ہے۔۔۔میں جب سے یہاں آئی ہوں مجھے بس ایک یہی بات سننے کو مل رہی ہے کہ میں دو محبت کرنے والوں کے بیچ آئی ہوں۔۔۔مجھے اپنے سر مزید کوئی الزام نہیں لینا۔۔۔مجھے نہیں رہنا یہاں۔۔۔"

شفاء کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔

وہ چاہ کر بھی اس بات پر خوش نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔

جب شماس اس کے گرد اپنا حصار قائم کرتا اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا۔۔۔اس کا سہارا پاتے ہی شفاء شدت سے رو دی تھی۔۔۔

اس کی زندگی ہر بار اس کے ساتھ کوئی نیا کھیل کھیل دیتی تھی۔۔۔وہ ایک طوائف کی بیٹی تھی۔۔۔اس کا باپ اس کی صورت بھی دیکھنے سے انکاری تھا۔۔

وہ یہاں کے لوگوں کے لیے نفرت کا باعث تھی۔۔۔

یہ ساری باتیں مل کر شفاء کو توڑ کر رکھ گئی تھیں۔۔۔وہ جو ہر بات کا ڈٹ کر مقابلہ کرتی تھی۔۔وہ بالکل کمزور پڑ چکی تھی۔۔کیونکہ اب اس کے پاس کچھ بھی نہیں بچا تھا۔۔۔

اس نے بخش حویلی والوں کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھی تھی۔۔۔

وہ شماس کی محبت سمجھ کر بھی اس شخص کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔۔

کیونکہ ایسا کرنے سے شماس سے اس کی گدی چھن گئی تھی۔۔۔ جس کے بعد بخش حویلی والوں کی نفرت اس کے لیے مزید بڑھنے والی تھی۔۔۔

شماس کے چوڑے سینے میں منہ چھپائے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

"کاش مجھے اسی وقت ختم کر دیا جاتا تو آج میں اپنے اور باقیوں کے لیے اتنی اذیت کا باعث نہ ہوتی۔۔۔ پلیز مجھ پر رحم کھائیں اور جانے دیں مجھے۔۔۔۔"

شفاء کی سسکیاں شماس کے ضبط کو ختم کر گئی تھیں۔۔۔ بہت دیر سے وہ یہ سب بہت مشکل سے برداشت کیے ہوئے تھا۔۔۔

وہ اس کا چہرا دونوں ہاتھوں میں تھامتا اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔

"انف از انف۔۔۔۔ تم کسی کے لیے بھی اذیت کا باعث نہیں ہو۔۔۔ تم شماس بخش کی بیوی ہو۔۔۔ جسے اب کوئی نہیں دھتکار سکتا۔۔۔ تم محبت ہو میری۔۔ جسے میں اب کبھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا۔۔۔ اب اگر تم نے یہ کوئی بھی فضول بکواس کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔ اب دوبارہ ان آنکھوں میں آنسو نہ دیکھوں۔۔۔۔"

شماس اس کے آنسو پوروں پر چنتا اسے سختی سے وارن کر گیا تھا۔۔۔

جبکہ شفاء کتنے ہی لمحے خفگی بھری نگاہوں سے اسے تکے گئی تھی۔۔۔

"امامہ آپ سے بہت محبت کرتی ہے۔۔۔ وہ نہیں رہ پائے گی آپ کے بغیر۔۔۔۔"

شفاء نے اسے سمجھانا چاہا تھا۔۔۔

"میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر۔۔۔"

شماس اسی کے انداز میں دوبدو بولا تھا۔۔

"اچھا۔۔۔ یہ محبت کب اور کیسے ہوئی آپ کو۔۔۔ آپ کے لیے تو میں انتقام کے تحت لائی ایک عام سی لڑکی تھی نا۔۔۔ جسے صرف امامہ کو واپس لانے کی خاطر یہاں لائے تھے آپ۔۔۔"

شفاء کو بھی اب شدید غصہ آچکا تھا اس کھیل سے۔۔۔

وہ دونوں اس وقت ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ایک دوسرے کی آنکھوں میں جھانک رہے تھے۔۔۔۔

شفاء کی بات پر شماس کے ہونٹ مسکرائے تھے۔۔۔

"ایسا کبھی بھی نہیں تھا۔۔۔۔ تمہیں میں نے پہلے دن سے ہی دل سے قبول کیا تھا۔۔۔ تم سے ملنے کے بعد مجھے پتا چلا کہ امامہ داؤد بخش سے تو مجھے صرف انسیت تھی۔۔۔۔ محبت تو وہ ہے جو میں شفاء شماس بخش کے لیے محسوس کرتا ہوں۔۔۔ اور خود کو یہ سوچ کر ہلکان کرنا چھوڑ دو کہ تم امامہ داؤد بخش کی جگہ لے رہی ہو۔۔۔ اس کی جگہ بہت پہلے ہی میرے دل اور اس گھر سے ختم ہو چکی تھی۔۔۔ وہ لڑکی مجھ سے محبت نہیں کرتی۔۔۔ اور کبھی بھی اس غلط فہمی میں مت رہنا کہ تمہیں امامہ کی طرح اپنی زندگی سے جانے دوں گا۔۔۔

وہ محبت نہیں تھی اس لیے جانے دیا۔۔۔تم محبت بھی ہو اور عادت بھی۔۔۔جو کبھی نہیں چھوٹ سکتی۔۔۔۔"

شماس دھیرے دھیرے اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔

شفاء الٹے قدموں چلتی دیوار سے جا لگی تھی۔۔۔۔

آج تک کبھی کسی نے اسے اتنا معتبر نہیں کیا تھا جتنا یہ شخص کر رہا تھا۔۔۔

وہ جسے ہر کوئی اپنے زندگی سے نکالنے کو تیار رہتا تھا۔۔وہ آج کسی کے لیے اتنی اہم ہو گئی تھی۔۔۔وہ بھی شماس بخش کے لیے شفاء سے اپنی خوشی پر قابو پانا مشکل ہوا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں مسکرا اٹھی تھیں۔۔۔

اداسی اور اذیت کا خاتمہ ہو چکا تھا۔۔۔

مگر اچانک سے اس کے دماغ میں آتا "ملک "نامی آسیب۔۔۔اسے پھر سے خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔جو شماس کو ایک بار مارنے کا کہہ چکا تھا۔۔۔

"اگر ملک نے مجھے آپ سے چھین لیا پھر۔۔۔۔۔"

شفاء کی آنکھوں میں ایک خوف ہلکورے لے رہا تھا۔۔۔۔

اس کے اس خوف پر شماس نے محظوظ کن مسکراہٹ کے ساتھ اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اس کی اتنی جرأت نہیں ہے کہ وہ شماس بخش کی بیوی پر بری نظر ڈال سکے۔۔۔کاٹ کر رکھ دوں گا میں اسے۔۔۔۔"

شفاء کے ارد گرد اپنی دونوں ہتھیلیاں جماتے وہ اس پر حاوی ہوا تھا۔۔۔

"وہ بہت خطرناک ہے۔۔۔۔"

شفاء نے شماس کو آگاہ کرنا چاہا تھا۔۔۔

"ہو گا۔۔۔ مگر مجھ سے زیادہ نہیں۔۔۔"

شماس شفاء کی پیشانی پر اپنے لب رکھتا محبت سے چور لہجے میں بولتا اس کے چہرے کو اپنے گرم سانسوں سے جھلسا گیا تھا۔۔۔

شفاء بالکل دیوار کے ساتھ لگی کھڑی تھی۔۔۔ اس کی دھڑکنیں اس کے کنٹرول سے باہر ہو چکی تھیں۔۔۔

"اگر وہ سامنے آگیا تو۔۔۔"

شفاء شماس کے خطرناک ارادوں سے بچنے کے لیے اپنے سب سے بڑے دشمن کا ذکر کرتے شماس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔

"ملک کی تو جرأت نہیں ہے تمہارا بال بھی بیکار کر سکے۔۔۔ہاں مگر تم چاہے آج میرے ساتھ مسئلہ کشمیر بھی ڈسکس کر لو۔۔ مگر مجھ سے بچنا ناممکن ہے تمہارے لیے۔۔۔۔"

شماس دھیرے سے جھک کر اس کے سوجے ہونٹوں پر اپنے لبوں کا مرہم چھوڑتا اسے وارن کر گیا تھا۔۔

اس کی ذو معنی لہجے میں دی گئی وارننگ شفاء کو سر سے پیر تک لال کر گئی تھی۔۔۔

"دوبارہ ان ہونٹوں کو تکلیف دینے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

شماس اس کی ٹھوڑی کے خم پر اپنے ہونٹ رکھتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

اسے ابھی باہر جا کر اپنے خاندان کو بھی سنبھالنا تھا۔۔۔جو اس کی وجہ سے پریشانی کا شکار تھے۔۔۔

اس کے جانے کے بعد شفاء کتنے ہی لمحے آنکھیں موندے گہری گہری سانسیں لیتی اپنے اعصاب نارمل کرنے کی کوشش کرتی رہی تھی۔۔۔

اس کے چہرے پر جیسے بہار آن ٹھہری تھی۔۔۔وہ بھی اس دنیا میں کسی کے لیے بہت زیادہ اہم تھی۔۔۔یہ سوچ ہی اس عام سی بے ضرر لڑکی کو دنیا کی خوش قسمت لڑکیوں میں شامل کر گئی تھی۔۔۔

اسے جیسا نڈر اور مغرور انسان پسند تھا۔۔ بالکل ویسا ہی مل چکا تھا۔۔۔

"تم صرف میرے ہو شماس بخش۔۔۔ ہم دونوں کو ایک دوسرے سے کوئی نہیں چھین سکتا۔۔۔"

شفاء کے ہونٹوں پر دلفریب سی مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔ وہ بھی آج شام شماس سے اپنی محبت کا اظہار کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔

وہ بھی اسے بتانا چاہتی تھی کہ اس کی بے رونق روکھی پھیکی زندگی میں رنگ بھرنے والا بھی وہی انسان تھا۔۔۔

وہ بے پناہ خوش تھی۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی اس خوشی کی مدت بہت کم ہونے والی تھی۔۔۔ آنے والا وقت اس کی زندگی کے ساتھ ایک نیا کھیل کھیلنے والا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"میں پہلے بھی بہت بار یہ بات کرچکا ہوں۔۔۔ اور اب ایک بار پھر سے کرنا چاہتا ہوں کہ امامہ داؤد بخش کی اب میری لائف میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔۔ وہ اسی دن میرے دل سے نکل چکی تھی۔۔۔ اگر وہ میری محبت ہوتی تو کچھ بھی کر کے میں اسے حاصل کر چکا ہوتا۔۔۔ داؤد بخش میرے نزدیک کسی قسم کی اہمیت کا حامل نہیں ہے۔۔۔

مگر میری محبت شفاء بخش ہے۔۔۔۔ جس کے بغیر نہ تو میں جی سکتا ہوں اور نہ ہی اسے خود سے جدا کر سکتا ہوں۔۔۔ وہ بہت بے ضرر اور معصوم لڑکی

ہے۔۔۔اگر اس نے ایک طوائف کی کوک سے جنم لیا ہے تو اس میں اسکی کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔اصل گنہگار داؤد بخش ہے۔۔۔جب آپ لوگ داؤد بخش کو قبول کر سکتے ہیں تو پھر شفاء کو کیوں نہیں۔۔۔وہ لڑکی نفرت کے قابل بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔میرے اور میری زندگی کے لیے بہت اہم ہے۔۔۔میں چاہتا ہوں آپ لوگ اسے وہی عزت اور محبت دیں جو شماس بخش کی بیوی ڈیزرو کرتی ہے۔۔اور رہی بات گدی کی۔۔تو وہ مجھ سے چھینی نہیں گئی میں اپنے ہاتھوں سے داؤد بخش کو سونپ کر آیا ہوں۔۔۔

اس کے ساتھیوں کے آگے اس کی اصلیت کھولنا چاہتا ہوں کہ وہ کس قدر مطلبی انسان ہے۔۔۔جرگے کے جن لوگوں کو ساتھ ملا کر اس نے یہ گدی حاصل کی ہے۔۔۔بہت جلد وہی لوگ وہ گدی مجھے واپس لوٹائیں گے۔۔۔

آپ لوگ پریشان مت ہوں۔۔۔ پیر مخدوم بخش کا پوتا انہیں کبھی شرمندہ نہیں ہونے دے گا۔۔۔"

شماس اس وقت اپنے خاندان کے تمام لوگوں کے بیچ بیٹھا ان سب کو شفاء کے حوالے سے اپنی محبت سے آگاہ کر گیا تھا۔۔۔ آج جو ہوا تھا خاندان کے سب لوگ پہلے ہی شفاء کی شماس کے نزدیک اہمیت کا اندازہ لگا چکے تھے۔۔۔ اور جس طرح شفاء نے وہاں شماس کی طرف داری کی تھی۔۔۔ وہ بات ان سب کے دل شفاء کی جانب سے صاف کر گئے تھے۔ خجستہ خانم کے لیے ہمیشہ سے اپنے بچوں کی خوشی اہم رہی تھی۔۔۔ اور شماس میں تو ان کی جان بستی تھی۔۔۔۔

جو اپنے پیرنٹس کی وفات کے بعد پہلی بار انہیں یوں خوش اور مطمئین نظر آیا تھا۔۔۔

وہ اب اس لڑکی کو بھی شماس سے دور کر کے اس کی خوشی نہیں چھیننا چاہتی تھیں۔۔۔

اس لیے بخش خاندان کے ہر فرد نے شماس بخش کی خاطر شفاء کو قبول کر لیا تھا۔۔۔۔

نائلہ بیگم بہت زیادہ خوش تھیں۔۔۔وہ تو پہلے دن سے یہی چاہتی تھیں۔۔۔

"میرے قاسم اور شماس کے کیے گئے فیصلے ہمیشہ درست ثابت ہوئے ہیں۔۔۔مجھے آپ کے کسی بھی فیصلے سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔میں

جانتی ہوں ہم سب نے اس بچی کے ساتھ بہت برا سلوک کیا ہے۔۔ جس کی حقدار نہیں تھی وہ۔۔۔ اس بچی میں پیر مخدوم بخش کا خون ہے۔۔۔ وہ اس گھر کی بہو بننے کے لائق ہے۔۔ کیونکہ اس کی پرورش امامہ سے زیادہ اچھے سے کی گئی ہے۔۔۔"

خجستہ خانم کی بات شماس کو مطمئن کر گئی تھی۔۔

وہ جانتا تھا اس کے گھر والے ہمیشہ اس کا ساتھ ہی دیں گے۔۔۔ وہ سب اس کے لیے سوگوار تھے۔۔۔

کیونکہ گدی اس سے چھن گئی تھی۔۔۔

مگر شماس اپنی بات سے انہیں پر سکون کر گیا تھا۔۔۔

انہیں شماس پر پورا یقین تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شماس نے فائزہ اور فخر کا رشتہ طے کر دیا تھا۔۔ فخر اپنی فیملی میں واحد ایسا شخص تھا۔۔ جس کی خصلت نہ تو اپنے باپ داؤد بخش جیسی تھی اور نہ ہی اس پر شہناز بیگم کا ہولڈ چلتا تھا۔۔۔

اس کی انگلینڈ میں جاب ہو چکی تھی۔۔۔ وہ فائزہ کو وہاں اپنے ساتھ لے جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

فائزہ بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔ جو موجودہ حالات چل رہے تھے۔۔ اسے یہی لگ رہا تھا کہ اس کا اور فخر کا ساتھ ہمیشہ کے لیے چھوٹ جائے گا۔۔۔ مگر

شفاء نے اپنا کیا وعدہ پورا کر دکھایا تھا۔۔۔اس نے شماس سے بات کر کے اسے فائزہ اور فخر کی محبت کے بارے میں آگاہ کیا تھا۔۔۔

شماس کو فخر سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔۔۔فائزہ کی رضامندی اور محبت کا سن کر اس نے روایتی مردوں کی طرح غیرت کو بیچ میں لائے بغیر اسلام کے شرعی احکام کے مطابق اپنی بہن کو بھی اس کی پسند کے مطابق شادی کرنے کا اختیار دے دیا تھا۔۔۔

جویریہ بیگم بھی بہت خوش تھیں۔۔۔بہت بڑا مسئلہ اتنی آسانی سے حل ہو چکا تھا۔۔۔

وہ دل سے شفاء کی مشکور تھیں۔۔۔جس لڑکی کو وہ اتنا غلط سمجھی تھیں۔۔۔ وہی ان کے حق میں سب سے بہتر نکلی تھی۔۔۔۔

"بھابھی آپ کو بھائی اپنے روم میں بلا رہے ہیں۔۔۔"

شفاء جو مسلسل شماس سے چھپنے کی کوششوں میں تھی۔۔ تانیا کے دیئے جانب والے پیغام پر اس کے گال دہک اٹھے تھے۔۔۔ آج فائزہ اور فخر کی مہندی کا فنکشن تھا۔۔۔ جس کے ساتھ ہی ان دونوں کا نکاح بھی ہونا تھا۔۔۔

وہ سب لوگ بخش حویلی آچکے تھے۔۔۔

امامہ آگ اگلتی نگاہوں سے شفاء کو اس گھر کی بہو کی حیثیت سے ملازمین کو ہر کام کی ہدایت دیتے اور سب گھر والوں میں گھلتے ملتے دیکھ رہی تھی۔۔۔ جس جگہ کی خواب اس نے دیکھے تھے وہ اب اس لڑکی کو مل رہی تھی۔۔۔ یہ بات امامہ کو ہضم کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

اب شماس کی جانب سے دیا جانے والا پیغام اسے مزید انگاروں پر لوٹنے کا باعث بنا تھا۔۔

شفاء کو کل سے شماس کے ہاتھ نہیں آئی تھی۔۔۔ ابھی سب کے سامنے بھیجے گئے اس کے پیغام پر انکار نہیں کر پائی تھی۔۔۔

وہ اس وقت ییلو اور اورنج کنٹراسٹ کا شرارہ پہنے۔۔ پھولوں کے زیورات سے سجی سنوری بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

شادی کے بعد وہ آج پہلی بار اس طرح تیار ہوئی تھی۔۔۔نائلہ بیگم نے اسے خاص طور پر اپنی نگرانی میں تیار کروایا تھا۔۔۔شفاء نے دونوں ہاتھوں میں کانچ کی چوڑیوں کے ساتھ گجرے پہن رکھے تھے۔۔۔

جبکہ لمبے بالوں کو بھی اس وقت پھولوں کی مدد سے چٹیاں کی شکل میں مقید کر کے آگے کی جانب ڈال رکھا تھا۔۔۔ پیچھے سے گلا تھوڑا ڈیپ ہونے کی وجہ سے اس نے دوپٹے کو اچھے سے پن اپ کر کے خود کو اچھے سے کور کر رکھا تھا۔۔۔

سب کی نگاہوں کو خود پر مرکوز دیکھ وہ چہرے پر اٹھکیلیاں کرتی بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے اڑستی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

روم کی جانب بڑھتے اس کا دل بہت بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ جبکہ چہرے کی حالت بتا رہی تھی جیسے جسم کا سارا خون وہاں سمٹ آیا ہو۔۔۔

پلکوں لرزاہٹ اور ہاتھوں کی کپکپاہٹ اس کے روپ کو مزید سہانا بنا رہی تھی۔۔۔

شفاء روم کے سامنے جا کر رکی تھی۔۔۔

اس کی گھبراہٹ اب کئی گنا بڑھ چکی تھی۔۔۔دل بری طرح لرز رہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ نجانے مزید کتنی ہی دیر اپنی دھڑکنوں کو نارمل کرنے کی کوشش کرتے ایسے ہی کھڑی رہتی۔۔۔دروازہ کھلا تھا اور مقابل نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

شفاء اس افتاد کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔وہ سیدھی اس کے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔

شماس اسے دیوار سے لگاتا اس کے اوپر حاوی ہوا تھا۔۔۔

"میں کل سے انتظار کر رہا ہوں تمہارا۔۔میرے سامنے کیوں نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔"

اس کے ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتا وہ اس کے دائیں بائیں دیوار کے ساتھ ٹکا گیا تھا۔۔۔کمرے کی خاموش پر سوز فضا میں چوڑیوں کی کھنکھناہٹ نے عجیب سا ارتعاش پیدا کیا تھا۔۔۔

شفاء کے وجود سے اٹھتی پھولوں کی دلفریب مہک شماس کے مدہوش کر رہی تھی۔۔۔اس کی نگاہیں شفاء کے نچلے سوجے ہونٹ سے اٹک کر رہ گئی تھیں۔۔۔

"مم میں وہ۔۔۔۔"

شفاء نے کچھ بولنا چاہا تھا۔۔۔جب شماس نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھتے اسے جھوٹ بولنے سے روک دیا تھا۔۔۔

"مجھے تڑپانا چاہتی ہو۔۔۔۔"

شماس نے اس کی ٹھوڑی کو اپنی گرفت میں لیتے اس کے نچلے ہونٹ پر انگوٹھا پھیرتے اسے سہلایا تھا۔۔۔اس کی گہری پر تپش نگاہوں اور گرم سانسوں پر شفاء کو اپنے وجود سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اتنی مشکل آج تک اسے کسی کنڈیشن میں پیش نہیں آئی تھی۔۔۔اسے اپنی ساری بہادری خاک ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔وہ بولنا چاہتی تھی مگر اس کی جانب سے الفاظ ادا نہیں ہو پائے تھے۔۔

جو شخص آپ کے دل کی مسند پر اپنی پوری اجاداری قائم کر چکا تھا۔۔۔اس کی یہ قربت جان لیوا ہی ثابت ہونی تھی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔میں خود تڑپ رہی ہوں۔۔۔۔"

شفاء نے اپنی لرزتی پلکوں کو اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔جب ایک خوفزدہ سا آنسو اس کی پلکوں کی باڑ توڑتا گالوں پر لڑھک آیا تھا۔۔۔

"تو خود کو سونپ دو مجھے۔۔۔بہت سنبھال کر رکھوں گا۔۔۔"

شماس نے اس کے چہرے پر جھک کر دونوں گالوں پر اپنے ہونٹوں کا شدت بھرا لمس چھوڑتے شفاء کی سانسوں کو مزید مشکل میں ڈال دیا تھا۔۔۔

"مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔"

شفاء بمشکل بول پائی تھی۔۔

جب شماس بخش اس کے گلابی لپسٹک سے سجے ہونٹوں کی کپکپاہٹ کو دیکھتا آخر کار خود پر ضبط نہ رکھ پاتے ان کی جانب جھکا تھا۔۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

اس کے جارحانہ کاروائی کا اندازہ لگاتے شفاء نے جلدی سے اس کے کالر کو اپنی گرفت میں دبوچ لیا تھا۔۔۔ مگر تب تک وہ اس کی سانسوں کو اپنی قید میں لے چکا تھا۔۔۔

"اپنے تمام ڈروں کو میرے حوالے کر دو۔۔۔"

اس کی سانسوں کو اپنے اندر انڈیلتے وہ اس کی کان کی لوح پر جھکتا سر گوشیانہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔ اس کے ہر ہر انداز سے شفاء کی قربت کا خمار بول رہا تھا۔۔۔

"میں آپ سے جدا نہیں ہونا چاہتی۔۔۔ کبھی بھی۔۔۔"

شفاء نے اسے اپنے خدشات بتائے تھے۔۔۔

وہ ابھی بھی اس کا گریبان اپنی مٹھیوں میں دبوچے اس کے بہت زیادہ نزدیک کھڑی تھی۔۔۔ایک انجانہ سا خوف شفاء کے اندر ہلکورے لے رہا تھا۔۔۔ جیسے ان کا یہ ساتھ بہت کم وقت کے لیے لکھا گیا ہو۔۔۔

"ہم کبھی جدا نہیں ہونگے شفاء۔۔۔ آخر ایسا کیا ہے جو تمہیں ڈسٹرب کر رہا ہے۔۔۔۔"

شماس نے اس کا چہرا اپنی مضبوط ہتھیلی میں لیتے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے ہونٹوں سے چھوتے اس کے خوف کے احساس کو زائل کرنا چاہا تھا۔۔۔

"ملک۔۔۔"

شفاء کے ہونٹوں سے وہی نام نکلا تھا۔۔ جس نے نجانے کب سے اس کی راتوں کی نیندیں حرام کر رکھی تھیں۔۔۔

اس کی بات سنتے شماس بخش دھیرے سے مسکرایا تھا۔۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا ہے کہ تمہیں اس سے زیادہ مجھ سے ڈرنے کی ضرورت ہے۔۔اس سے تو تم بچ جاؤ گی۔۔۔ مگر مجھ سے نہیں بچ پاؤ گی۔۔۔"

شماس اس کی دونوں کلائیاں تھام کر کمر کے پیچھے موڑتا اس کو اپنے سے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

"وہ بہت زیادہ خطرناک ہے۔۔۔۔"

شفاء نے اسے پھر سے آگاہ کیا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی بات پر شماس اپنے ہونٹ بھینچتے اس کا رخ دوسری جانب موڑتے اس کی پشت اپنے سینے سے لگاتے اسے مرر کے سامنے لے آیا تھا۔۔۔

شفاء نے گھبرا کر اپنی بے حد لال رنگت دیکھی تھی۔۔۔ اس کا پورا وجود دھیرے دھیرے لرز رہا تھا۔۔۔

جب شماس نے اس کی گردن سے چٹیاں ہٹاتے وہاں اپنے دھکتے لب رکھ دیئے تھے۔۔۔ اس کی مونچھوں کی چبھن محسوس کرتے شفاء بری طرح کسمسائی تھی۔۔

"میں اس چہرے پر صرف اپنی قربت کا فسوں دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ جہاں صرف میرا اثر ہو۔۔۔ تمہارے سر سے لے کر پیر تک صرف میری اجارہ داری ہے۔۔۔ تم صرف میری ہو۔۔۔۔"

شماس کی نگاہیں بے قراری سے اس کی کمر پر موجود وہ تل ڈھونڈ رہی تھیں۔۔۔ جس نے پہلی رات ہی اس کے دل میں آگ بھڑکا دی تھی۔۔۔ جس تل کی وجہ سے وہ آج تک بے قرار و بے چین رہا تھا۔۔۔

اس کے دوپٹے کو ہٹاتے شماس کی نگاہیں اس کی گردن سے زرا نیچے کمر پر بنے سیاہ تل کو دیکھ جیسے مدہوش ہوئی تھیں۔۔ ایک سرور سا اس کے رگ و پے میں سرایت کر گیا تھا۔۔

شفاء جو مرر سے اس کی نگاہوں کا ارتکاز نوٹ کر چکی تھی۔۔۔ شماس بخش کے خطرناک تیور دیکھ اس نے وہاں سب ہٹنا چاہا تھا۔۔۔ مگر شماس اسے ایسی کوئی بھی مہلت دیئے بغیر اس کے پیٹ پر اپنا بازو پھیلا کر اس کے وجود پر اپنی گرفت مضبوط کرتا اس کی کمر پر عین تل کے مقام پر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا۔۔

اس کا انگاروں جیسا دہکتا لمس شفاء کی جان نکال گیا تھا۔۔ شفاء نے اپنی مٹھیوں کو سختی سے بھینچ لیا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ شخص آج اپنی اتنے عرصے کی تشنگی پوری کیے بغیر اسے چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔

"تم نے میری بے رنگ زندگی میں بہاریں شامل کر کے۔۔مجھے جینے کے قابل بنا دیا ہے۔۔۔پہلے تو میں صرف اپنی زندگی گزار رہا تھا۔۔۔ مگر اب میں یہ زندگی جینا چاہتا ہوں تمہارے سنگ۔۔۔"

شماس اس کی غیر ہوتی حالت کو والہانہ نگاہوں سے دیکھتا اسے خود میں بھینچ گیا تھا۔۔۔

جبکہ شفاء کی حالت اس قابل نہیں تھی کہ اس کے اس خوبصورت اقرار کا کوئی جواب دے پاتی۔۔۔

اس نے شماس کا کالر مضبوطی سے جکڑا ہوا تھا۔۔۔وہ اس کے سینے پر سر ٹکائے گہرے گہرے سانس لیتی اس کے دل پر قیامت برپا کر رہی تھی۔۔۔

"میری ایک خواہش پوری کرو گی۔۔۔؟؟"

شماس نے اس کی دونوں ہتھیلیوں کو اپنی گرفت میں لیتے انہیں اپنی نگاہوں کے سامنے کیا تھا۔۔۔

شفاء نے اس کے سینے سے سر اٹھا کر سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میں ان پر ہر لمحہ ہر پل اپنے نام کی مہندی سجی دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ان کو یوں خالی دیکھنا سخت ناپسند ہے مجھے۔۔"

شماس بخش نے نہایت ہی محبت بھرے لہجے میں اپنا حکم صادر کیا تھا۔۔۔

جس پر شفاء اسی محبت کے ساتھ سر تسلیم خم کر گئی تھی۔۔۔

"تو پھر میں جاؤں۔۔۔؟"

شفاء نے پوچھا تھا۔۔۔

"کہاں؟؟"

شماس نے اس کو فرار ہونے کے لیے پر تولتے دیکھ پوچھا تھا۔۔۔

"مہندی لگوانے۔۔.."

نہایت معصومیت سے جواب دیا گیا تھا۔۔۔

جس پر شماس اپنے ہونٹوں پر آنے والی دلفریب مسکراہٹ نہیں روک پایا تھا۔۔۔

وہ اثبات میں سر ہلاتا اس کے ماتھے پر مہر محبت ثبت کرتا اسے آزاد کر گیا تھا۔۔۔

اسے ابھی ایک بہت اہم کام کرنا تھا۔۔۔

شفاء مسکراتی ہوئی روم سے نکل گئی تھی۔۔۔

اس کے جاتے ہی شماس نے موبائل آن کرتے کسی کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

"تم آگ سے کھیل رہے ہو۔۔۔۔ابھی بھی موقع ہے پیچھے ہٹ جاؤ۔۔۔
ایک بار بچ گئے تھے۔۔۔بار بار ایسی مہلت نہیں ملے گی۔۔۔"

شماس بخش فون پر دوسری جانب موجود شخص سے مخاطب ہوتا اسے سرد ترین لہجے میں وارن کر گیا تھا۔۔۔

"تم نے مجھ سے میری قیمتی شے چھینی ہے۔۔ تمہیں کیوں لگتا ہے میں تمہیں سکون سے تمہاری زندگی گزارنے دوں گا۔۔۔ تم بھی اپنی سب سے قیمتی

شے کو کھوؤ گے وہ بھی اپنی آنکھوں کے سامنے۔۔۔یہ وعدہ ہے میرا تم سے۔۔۔"

دوسری جانب اس سے بھی زیادہ نفرت آمیز لہجے میں جواب دیا گیا تھا۔۔۔

"وہ تمہاری کبھی تھی ہی نہیں۔۔ہمیشہ سے میری تھی۔۔۔"

شماس کے لہجے میں چنگاریاں بھڑک اٹھی تھیں۔۔۔

"نہیں تم اسے مجھ سے چھیننے کے خطاوار ہوئے ہو۔۔۔اب میں اسے تم سے چھین لوں گا۔۔۔نہ وہ تمہاری رہے گی اور نہ ہی میری۔۔۔۔ہمارے درمیان کی دشمنی بھی ختم ہو جائے گی۔۔۔"

دوسری جانب سے نہایت ہی پر اسرار لہجے میں یہ بات کی گئی تھی۔۔۔جو شماس بخش کو لمحے کے ہزارویں حصے میں کسی انہونی کا پتا دے گئی تھی۔۔۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔۔۔؟؟"

شماس اتنی شدت سے دھاڑا تھا کہ کمرے کی ہر شے لرز اٹھی تھی۔۔۔

"وہی جو تم سمجھ چکے ہو۔۔ تمہاری پہلی معشوقہ کہ ہاتھوں سے تمہاری بیوی کو زہر دلوادیا ہے میں نے۔۔۔ اور افسوس صد افسوس اس سب کام میں تمہارا سسر بھی شامل ہے۔۔۔ آخر کو گدی نشین جو بنوایا ہے میں نے اسے۔۔۔ بات تو اس نے میری ماننی تھی نا۔۔۔۔"

دوسری جانب ابھی وہ مزید بھی بول رہا تھا۔۔۔ جب شماس اپنے سائیں سائیں ہوتے کانوں کے ساتھ موبائل وہیں پھینکتا باہر کی جانب بھاگا تھا۔۔۔

مگر اس کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی اس کی بربادی کا سامان تیار کر دیا گیا تھا۔۔۔ شفاء کے ہاتھ میں موجود خالی گلاس چھوٹ کر زمین بوس ہوا تھا۔۔۔

کچھ ہی لمحوں کا کھیل تھا۔۔۔

وہ اپنی گردن کو دونوں ہتھیلیوں میں تھامتی چلا اٹھی تھی۔۔ سب لوگ اس کے قریب جمع ہو چکے تھے۔۔۔ اس کے منہ سے نکلتی جھاگ دیکھ وہاں موجود ہر فرد شاک میں جا چکا تھا۔۔۔

"شفاء۔۔۔"

شماس اس تک پہنچتا اس کی حالت دیکھ تڑپ اٹھا تھا۔۔

"شفاء آنکھیں بند مت کرنا۔۔۔ تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔"

شماس اس کے بے جان ہوتے وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھاتا باہر کی جانب بھاگا تھا۔۔۔ جبکہ گھر کے باقی افراد منہ پر ہاتھ رکھے بے یقینی کے عالم میں یہ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔

شفاء کو زہر دیا گیا تھا۔۔۔ وہ بھی بخش حویلی کے اندر ان سب کی آنکھوں کے سامنے۔۔۔ اور انہیں خبر بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"یا اللہ رحم فرما۔۔۔ مجھ میں مزید کسی کو کھونے کی ہمت نہیں ہے۔۔۔ اے میرے پروردگار میرے بچوں کی حفاظت فرما۔۔۔ میری شفاء کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔"

خجستہ خانم اپنے دل پر ہاتھ رکھتیں وہیں بیٹھتی چلی گئی تھیں۔۔۔

ایک جانب کھڑی امامہ نے نگاہیں موڑ کر کچھ فاصلے پر کھڑے داؤد بخش کو دیکھا تھا۔۔۔جو اپنی جگہ بالکل ساکت سے کھڑے تھے۔۔۔اور خالی خالی نگاہوں سے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

ایک بیٹی کی خوشی کی خاطر انہوں نے اپنی دوسری بیٹی کی زندگی ختم کر دی تھی۔۔۔کیا کوئی باپ اتنا ظالم اور بے رحم ہو سکتا تھا۔۔جو بیٹی پوری زندگی اپنے جس باپ کے بارے میں جاننے کے لیے خوار ہوتی آئی تھی۔۔۔اسی باپ نے اپنے ہاتھوں سے اپنی اس بدنصیب بیٹی کی جان لے لی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شماس بخش آئی سی یو کے باہر کھڑا اندر مشینوں میں جکڑے وجود کو دیکھتا بالکل پتھر کا ہو چکا تھا۔۔۔وہ بار بار اپنے خوف کا اظہار کرتی رہی تھی۔۔۔

اور وہ سمجھ ہی نہیں پایا تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی سے کیا وعدہ نبھانے میں ناکام رہا تھا۔۔ہمیشہ اسے ہر مصیبت سے بچانے والا۔۔۔

اس بار کیسے چوک گیا تھا۔۔۔

وہ اتنی بڑی غفلت کیسے کر سکتا تھا۔۔۔

شماس بخش کا دل چاہ رہا تھا کہ اس وقت پوری دنیا کو تہس نہس کر کے رکھ دے۔۔۔

"کیا ہوا اشفاء کو۔۔۔۔"

مولوی یحییٰ اور خدیجہ شماس کی اطلاع پر فوراً وہاں پہنچے تھے۔۔۔

شماس اس وقت شفاء کے معاملے میں صرف ان لوگوں پر ہی بھروسہ کر سکتا تھا۔۔۔شفاء کی حالت آہستہ آہستہ سنبھل رہی تھی۔۔۔

اسے جو زہر کی مقدار دی گئی تھی۔۔۔وہ اتنی زیادہ نہیں تھی۔۔شاید اس کا دشمن اسے مارنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

وہ بس شفاء کے ذریعے شماس بخش کو کمزور کرنا چاہتا تھا۔۔

شماس بخش کی حالت اس وقت اچھے سے ظاہر کر گئی تھی کہ وہ اس کے معاملے میں کتنا کمزور تھا۔۔۔وہ اس لڑکی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

خدیجہ نے شماس کی بے حد لال آنکھوں کو دیکھتے اس کی اندر کی اذیت کا اندازہ لگایا تھا۔۔۔اسے بے اختیار اپنی لاڈلی بہن کی قسمت پر رشک آیا

تھا۔۔۔ جسے یہ خوبرو شہزادوں جیسی آن بان والا شخص اس قدر چاہتا

تھا۔۔۔

وہ پوری رات شدید ٹھنڈ میں آئی سی یو کے دروازہ کے باہر کھڑا رہا تھا۔۔۔

جب تک کہ شفاء کو ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔

شفاء کے ہوش میں آتے ہی وہ مولوی صاحب اور خدیجہ کو اس کی جانب

سے خاص ہدایت کرتا ہاسپٹل سے نکل آیا تھا۔۔۔ وہ اس وقت خود کو شفاء

سے سامنا کرنے کے قابل نہیں سمجھ پا رہا تھا۔۔۔

اب کی بار وہ دونوں کے بیچ موجود تمام رکاوٹیں ہٹا کر ہی اس تک جانا چاہتا

تھا۔۔۔ تاکہ ان کہ بیچ کسی قسم کا خوف اور دشمنوں کی بد نظر باقی نہ

رہے۔۔۔

ہوا کے دوش پر گاڑی چلاتا وہ اپنی مطلوبہ جگہ کی جانب رواں دواں تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے نکلتی آگ اس کے اندرونے انتشار کا صاف پتا دے رہی تھی۔۔۔

وہ کس قدر غصے اور اشتعال میں تھا اس وقت۔۔۔ اس کی پیشانی پر بنے شکنوں کے جال ہر بات بیان کر رہے تھے۔۔۔ وہ پولیس بھیج کر امامہ اور داؤد بخش کو اریسٹ کروا چکا تھا۔۔۔ کیونکہ داؤد بخش کی پلاننگ سے اور امامہ کے ہاتھوں سے شفاء کو زہر دیا گیا تھا۔۔۔

جس کے بعد گنجائش کی کوئی راہ باقی نہیں بچتی تھی۔۔۔ ان دونوں کا انجام تو اب عبرت ناک ہونے ہی والا تھا۔۔۔ مگر اس سے بھی زیادہ بڑا انجام کسی اور کا لکھنے والا تھا وہ اپنے ہاتھوں۔۔۔۔۔۔

شماس بخش بنا کسی ساتھی کے اس ڈیرے پر پہنچا تھا۔۔۔جہاں اس کا جانی دشمن پہلے ہی اس کا منتظر بیٹھا تھا۔۔۔

ہر جگہ پر گارڈز تعینات تھے۔۔جن پر ایک قہر آلود نگاہ ڈالتا وہ اندر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

راہداریاں بالکل سنسان پڑی تھیں۔۔۔وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔۔۔

"آیئے ملک صاحب۔۔۔۔ تشریف رکھیئے ہم آپ ہی کے منتظر تھے۔۔۔"

وہ جیسے ہی تاریکی میں ڈوبے اس سیاہ کمرے میں داخل ہوا تو اس کی سماعتوں سے یہ آواز ٹکرائی تھی۔۔۔

جو اسے اندر تک جھلسا گئی تھی۔۔۔

"لگتا ہے تمہاری موت میرے ہاتھوں ہی لکھی ہے۔۔۔اور تم نے صبری سے میرے ہاتھوں مرنے کے منتظر ہو۔۔۔۔"

شماس زہر خند لہجے میں بولتا اس روم میں جلتا اکلوتا بلب روشن کر گیا تھا۔۔۔ جس بلب کے نیچے بیٹھے شخص کو دیکھ شماس کا دل چاہا تھا کہ وہ اسے گولیوں سے بھون کر رکھ دے۔۔۔

یہ شخص ہی اس کی شفاء کو تکلیف پہنچانے کی وجہ تھا۔۔۔

شماس کی بات پر اس شخص نے قہقہ لگایا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔تم مجھے نہیں مار سکتے شماس بخش۔۔۔تمہارے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔۔۔اگر تم نے مجھے مار دیا تو ہمیشہ کے لیے اپنی بیوی کی محبت کو کھو دو گے۔۔۔وہ آدھے سچ پر یقین کر کے تم سے اتنی نفرت کرے گی۔۔۔کہ

پوری زندگی تم اسے اپنا یقین دلاتے گزار دو گے۔۔۔ مگر اس کی محبت واپس حاصل نہیں کر پاؤ گے۔۔۔"

اس شخص کے ہر ہر انداز سے فتح کا نشہ بول رہا تھا۔۔۔

وہ بہت خوش تھا۔۔ آج پہلی بار اس نے شماس بخش کو مات دی تھی۔۔۔ ایسی شدید مات کہ جس نے اسے بالکل جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔ جو شخص دوسروں کی شہہ رگ پر وار کرتا تھا۔۔

آج اسی شخص کی شہہ رگ پر خنجر رکھ دیا گیا تھا۔۔۔

"اپنی بکواس بند کرو۔۔۔ ورنہ ابھی اور اسی وقت تمہاری زبان کاٹ دوں گا۔۔۔۔"

شماس نے مٹھیاں بھینچتے بہت مشکل سے اپنے غیض وغضب پر قابو پایا تھا۔۔۔

"نہ نہ سرکار سائیں۔۔۔ ایسا ظلم مت کیجیے گا۔۔۔ خسارے میں آپ ہی رہیں گے۔۔۔ یہ زبان آپ کی زندگی کے لیے بھی بہت اہم ہے۔۔۔"

وہ شخص مسلسل شماس بخش کے ضبط کا امتحان لے رہا تھا۔۔۔۔۔۔

شماس آگے بڑھا تھا اور غصے سے کھولتے ہوئے دماغ کے ساتھ اس کی پیشانی پر گن رکھ گیا تھا۔۔۔

"رک جاؤ شماس بخش۔۔۔ ایسا ظلم مت کرنا۔۔۔ تمہاری بیوی تک آدھا سچ پہنچ چکا ہے۔۔۔ اس کو بتا دیا گیا ہے ک "ملک "نامی صیاد جو ہمیشہ سے اس کی زندگی کو کنٹرول کرتا آیا ہے۔۔۔ وہ کوئی اور نہیں بلکہ اس کا اپنا شوہر شماس

بخش ہے۔۔۔اور جانتے ہو یہ سب سچ اسے کس نے بتایا ہے۔۔۔اس کی اپنی سگی ماں نے۔۔۔جسے آج تک تم شفاء سے دور رکھتے آئے ہو۔۔۔کتنے بڑے ظالم اور بے رحم انسان ہونا تم۔۔۔۔اس معصوم سی لڑکی پر ہمیشہ سے اتنا ظلم کرتے آئے ہو۔۔۔اب یہ سب جان کر کس قدر نفرت ہو گئی ہو گی نا اسے تم سے۔۔۔تمہاری شکل دیکھنے کی روادار بھی نہیں ہو گی۔۔۔چچ چچ چچ۔۔۔۔خدا ایسا ظالم شوہر کسی کو نہ دے۔۔۔۔"

وہ شخص مسلسل بول رہا تھا۔۔۔جبکہ شماس اپنی جگہ بالکل سن ہو چکا تھا۔۔۔اس نے یہ تو سوچا ہی نہیں تھا کہ شفاء کو اس کی جانب سے ایسے بدگمان بھی کیا جاسکتا ہے۔۔۔

اس کے تمام دشمن ایک ساتھ مل کر بہت بڑی پلاننگ کے ساتھ اس پر حملہ آور ہوئے تھے۔۔۔

جن کے ہے در پے وار۔۔۔اس کا اور شفاء کا رشتہ کمزور کرنے کے در پر تھے۔۔۔

ملک کے مطابق شماس چاہنے کے باوجود اس شخص کو ختم نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

کیونکہ ابھی اسے اس شخص کی ضرورت تھی۔۔۔

کہیں نہ کہیں یہ سچ بھی تھا۔۔۔

وہ آج پہلی بار خوفزدہ ہوا تھا۔۔۔شفاء کی نفرت کا سوچ کر شماس بخش کمزور پڑا تھا۔۔۔ مگر وہ شخص ابھی بھی اتنا کمزور نہیں تھا کہ اپنی بیوی کو اپنا یقین دلانے کے لیے اسے کسی اور کی ضرورت پڑتی۔۔۔

"تم نے غلط لڑکی سے محبت کر کے اپنی زندگی کو برباد کیا ہے۔۔۔ سفینہ ہمارے ملک کے لیے کتنا بڑا خطرہ تھی۔۔۔ تم یہ بات بہت اچھے سے جانتے ہو۔۔۔ مگر تم نے اب تک اپنے آپ کو فریب ہی دیا ہے۔۔۔ تم کمزور پڑی اور ہار گئے کیونکہ تمہاری محبت کمزور تھی۔۔۔ تمہارا اپنی محبت پر ایمان کمزور تھا۔۔۔ مگر میری محبت اتنی کمزور بالکل بھی نہیں ہے کہ اسے حاصل کرنے کے لیے مجھے تم جیسے انسان کی گواہی دے کر اسے اپنے پاس واپس لانا پڑے۔۔۔ وہ میری ہے اور ہمیشہ میری ہی رہے گی۔۔ چاہے تم جیسے کتنے ہی درندہ بیچ میں آنے کی کوشش نہ کر لیں۔۔۔ تم ہمیشہ ہار جاؤ گے۔۔۔ آج تک میرے دشمنوں میں تک واحد ایسے ہو جسے مار کر مجھے بہت بڑا الگ رہا ہے۔۔۔ کاش تمہاری محبت تمہیں تباہ کرنے کے بجائے راہ راست پر لے آتی تو تم اس حال کو کبھی نہ پہنچتے۔۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔"

شماس کی بات سن کر آج پہلی بار ملک کی آنکھوں میں خوف ابھرا تھا۔۔۔وہ تو یہی سمجھ رہا تھا کہ شماس کو شفاء تک جانے کے لیے اس کی گواہی کی ضرورت پڑے گی۔۔۔ مگر شماس کا اپنی محبت پر اتنا یقین دیکھ وہ ہار گیا تھا۔۔۔

ملک جس کے پاس ہمیشہ کوئی دوسرا پلان تیار رہتا تھا۔۔۔ آج اسے پھر سے محبت کے نام نے ہرا دیا تھا۔۔۔

وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گرتا شماس کے آگے سرینڈر کر گیا تھا۔۔۔

شماس نے اس انسان کو بہت موقع دیئے تھے۔۔۔ مگر اس نے ہر بار شماس کی پیٹھ میں خنجر کھونپا اس بار وہ اسے کوئی مہلت نہیں دے پایا تھا۔۔۔ کیونکہ

اس بار ملک نے اس کی شفاء کو تکلیف دے کر سیدھا اس کے سینے پر وار کیا تھا۔۔۔ جس کی سزا موت کے سوا کچھ نہیں تھی۔۔۔

کچھ دیر کے لیے وہ پورا کمرہ گولیوں کے شور سے گونج اٹھا تھا۔۔۔ ملک کا وجود بے جان ہوتا زمین پر جا گرا تھا۔۔۔

شماس ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ایک الوداعی نظر اس پر ڈالتا وہاں سب نکل گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شماس بخش جو اپنے خاندان اور دنیا والوں کے لیے ایک گدی نشین اور قبیلے کا سردار تھا۔۔۔ جس کا کام اپنے قبیلے والوں کی خوشحالی کے لیے کوشاں رہنا

تھا۔۔ مگر اس سے بڑی حقیقت یہ تھی۔۔ کہ وہ شفاء داؤد بخش کا محافظ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک خفیہ ایجنٹ بھی تھا۔۔۔

اس کا تعلق ایک خفیہ ایجنسی سے تھا۔۔۔ جس کا کام گمنام رہ کر ملک سے تمام شرپسند عناصر کا خاتمہ کرنا تھا۔۔۔ شماس کے اس کام کا علم صرف قاسم بخش کو تھا۔۔۔ وہ اکثر حویلی سے غائب اسی لیے رہا کرتا تھا۔۔۔ اس کی ہر وقت ہر چیز پر نظر رہا کرتی تھی۔۔۔

اس کے بابا قاسم بخش نے مرتے وقت اس سے وعدہ لیا تھا۔۔ کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔ وہ ان کے خون کی حفاظت ضرور کرے گا اور اسے واپس اس حویلی میں لا کر رہے گا۔۔۔

قاسم بخش کو وہ معصوم بچی بہت زیادہ عزیز تھی۔۔ جس کے ماں باپ نے اس کو اس دنیا میں لا کر لاوارث چھوڑ دیا تھا۔۔۔ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ داؤد بخش اور ان کے خاندان والے شفاء کو مارنے کی کوشش ضرور کریں گے۔۔۔ کیونکہ شفاء کا وجود ہی داؤد بخش کو بخش حویلی سے نکالنے کا باعث بنا تھا۔۔۔

اور ایسا ہوا بھی بہت بار تھا۔۔۔ داؤد بخش نے اپنے آدمی کے ذریعے شفاء پر بہت بار قاتلانہ حملے کروائے تھے۔۔۔

مگر پہلے قاسم بخش اور پھر شماس بخش شفاء کی حفاظت کرتے آئے تھے۔۔۔

شماس بخش کے سائے تلے آنے کے بعد شفاء پوری طرح سے محفوظ ہو چکی تھی۔۔۔ مگر اس لڑکی کی اپنی نادانیاں اس کی جان مشکل میں ڈال دیتی تھیں۔۔

دو سال پہلے شماس کو اپنی ایجنسی کی طرف سے مشن ملا تھا۔۔۔ جس میں اس نے "ملک" نامی ڈان کو زندہ پکڑنا تھا۔۔ جو یہاں رہ کر بیرونے ملک سے آنے والی ملک دشمنوں کو نہ صرف پناہ دیتا تھا۔۔

بلکہ ان کے ساتھ مل کر ہر طرح کے جرائم پیشہ عناصر میں پوری طرح سے شریک رہتا تھا۔۔۔ "ملِک" کو پکڑ کر ملک میں چھپے دشمنوں کے بارے میں ساری معلومات آرام سے نکلوائی جاسکتی تھی۔۔۔۔

اس لیے اسے زندہ پکڑنے کے آرڈر دیئے گئے تھے۔۔۔

مگر شماس کو اس بات کا بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ اپنے مشن کی کامیابی کے اتنے نزدیک پہنچ کر وہ ناکام ٹھہرا دیا جائے گا۔۔ جس کی وجہ صرف شفاء کو اچانک سے ملک کے سامنے آجانا تھا۔۔۔

ملک بہت اچھے سے واقف تھا کہ شماس بخش اسے پکڑنا چاہتا ہے۔۔ کیونکہ ملک ہمیشہ سے مافیہ کا ڈان نہیں تھا۔۔۔ وہ پہلے شماس کی طرح اسی ایجنسی کا ایک حصہ تھا۔۔۔ ملک سفینہ نامی اپنی ساتھی سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔۔۔ جب ایک مشن کے دوران سفینہ کی جانب سے کی جانے والی غداری پر حالات کو دیکھتے ہوئے شماس کے لیے اسے وہیں پر ختم کرنا ضروری ہو گیا تھا۔۔۔

ورنہ اس کے اپنے سارے ساتھی مارے جاتے۔۔۔

مگر ملک اس کی یہ بات سمجھ نہیں پایا تھا۔۔۔وہ نہ صرف شماس کا دشمن بن بیٹھا تھا۔۔۔بلکہ ایجنسی اور اپنے ملک سے بھی غداری کر بیٹھا تھا۔۔۔

شماس نے اسے سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔مگر ملک کی جانب سے یہ غداری اس قدر بڑھ گئی تھی۔۔کہ شماس کو بھی اپنے دوستی بھرے قدم پیچھے ہٹانے پر گئے تھے۔۔۔

اس کے بعد سے یہ دشمنی بڑھتی چلی گئی تھی۔۔۔

بہت وقت کے بعد ملک کو شماس بخش سے بدلہ لینے کا موقع ملا تھا۔۔۔مگر شماس بخش یہاں بھی اس سے جیت گیا تھا۔۔۔

اس سے اس کے بابا نے وعدہ لے رکھا تھا شفاء کی حفاظت کرنے کا۔۔پھر بھلا وہ پیچھے کیسے ہٹ پاتا۔۔۔

اس نے ملک کو شفاء سے دور رکھنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہ پھر بھی اس کے بارے میں ساری معلومات نکلواتا اسے اغوا کرنے اس کے آفس کے باہر پہنچ گیا تھا۔۔۔

شفاء جیسے ہی آفس سے نکلی تھی ملک کا ارادہ اسے وہیں سے اٹھا لینے کا تھا۔۔۔

مگر اسی لمحے شماس نے وہاں پہنچتے اس کا ارادہ ناکام بنا دیا تھا۔۔ اس نے ملک پر حملہ کر دیا تھا۔۔۔ ان دونوں کی آپسی لڑائی میں ملک کو تین گولیاں لگی تھیں۔۔۔

شماس کا ارادہ اسے جان سے مارنے کا نہیں تھا۔۔۔ ملک کو زندہ رکھنا اس کے مشن کے لیے بہت ضروری تھا۔۔۔

ملک کو خفیہ طور پر ہاسپٹل میں شفٹ کیا گیا تھا۔۔۔

مگر خون بہت زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے وہ کومہ میں چلا گیا تھا۔۔۔

ڈاکٹرز پر امید تھے کہ وہ جلد ہی ہوش میں آجائے گا۔۔۔اسے پوری طرح سے سیکورٹی میں رکھا گیا تھا۔۔۔

یہ خبر ابھی تک کسی کو بھی نہیں دی گئی تھی کہ ملک کومہ میں ہے۔۔۔

کیونکہ شماس نے "ملک" کی جگہ لے کر اس کے باقی کارندوں تک رسائی حاصل کر لی تھی۔۔۔جس سے وہ سارے شرپسند عناصر کو پکڑ بھی چکا تھا۔۔۔

جبکہ دوسری جانب اس نے جان بوجھ کر شفاء کے سامنے اپنی تمام معلومات میں ملک کا نام شامل کیا تھا۔۔۔ مولوی صاحب سے ان کے گھر میں ملنے آنے والا شخص شماس بخش تھا۔۔۔

اس نے ہی شفاء کی جانب سے نمبر ٹریس کروانے پر اس کے باس باسط شیخ کی جانب سے "ملک" کا نام کہلوایا تھا۔۔۔

تاکہ شفاء اتنے بڑے مافیہ کا نام سن کر ڈر کر پیچھے ہٹ جائے۔۔۔ مگر یہ لڑکی اس کی سوچ سے زیادہ ضدی نکلی تھی۔۔۔ وہ ڈری نہیں تھی۔۔۔ بلکہ وہ ملک سے ملنے کی خاطر اس کے اڈے پر جا پہنچی تھی۔۔۔

جہاں اسے آگے سے ملک کے روپ میں شماس بخش ہی ملا تھا۔۔۔ اس لڑکی کی اپنے لیے اتنی نفرت دیکھ وہ واقعی گہرے شاک میں رہ گیا تھا۔۔۔

جو اسے مارنے تک کو تیار تھی۔۔۔شفاء کے پاس جوگن تھی اس کی نقلی گولیاں تھیں۔۔۔

شفاء کی نفرت کی وجہ وہ بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

کیونکہ شفاء یہی سمجھتی تھی کہ اسے اس کے پیرنٹس سے دور رکھنے کے پیچھے اس کا کوئی خاص مقصد یا فائدہ ہے۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ شاس ایسا صرف اسی کی بھلائی کی خاطر ہی کر رہا تھا۔۔۔

اگر ایک طرف شفاء کا باپ داؤد بخش اسے قتل کروا کر اپنے سر سے اس کے نام کا داغ ہٹانا چاہتا تھا تو دوسری جانب اسکی ماں اسے استعمال کر کے داؤد بخش سے دھوکے کا بدلہ لینا چاہتی تھی۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

مگر شماس اسے دونوں سے بچائے ہوئے تھا۔۔۔ جس بات کا اندازہ شفاء کو ابھی تک نہیں ہو پایا تھا۔۔۔ شفاء کی جانب پھول بھیجنے والا بھی شماس بخش ہی تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی کو احساس دلانا چاہتا تھا کہ وہ پل پل اس کے ساتھ ہے۔۔۔ ایک بار صرف شفاء کی نفرت کا اندازہ لگانے کے لیے اس نے شفاء کو شماس بخش کو جان سے مارنے کا کہا تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی کی نفرت کی شدت کو اس مقام پر جانچنے کا خواہشمند تھا۔۔۔

مگر شفاء کی جانب سے ملنے والا شدید ردعمل اسے خوشگوار حیرت میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔ اس کے لیے وہ دن بہت بڑی خوشی کا دن تھا۔۔۔ کہ صرف وہی

نہیں بلکہ شفاء بھی محبت کے اس سفر میں اس کے ساتھ برابر کی شریک تھی۔۔۔

وہ بھی خود کو محبت کرنے سے روک نہیں پائی تھی۔۔۔۔

شماس جس نے شفاء سے ایک مقصد کے تحت شادی کی تھی۔۔۔وہ کب اس لڑکی کا دیوانہ ہوتا چلا گیا تھا اسے پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔۔

جس لڑکی پر وہ پہلے ہی کسی کی زرا سی نظر برداشت نہیں کر پاتا تھا۔۔۔اس سے محبت ہو جانے کے بعد تو وہ اس کے معاملے میں مزید پوزیسو ہو چکا تھا۔۔۔

شفاء کو وہ آرام سے ساری حقیقت سے آگاہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔مگر اسے ایسا کرنے کی مہلت ہی نہیں دی گئی تھی۔۔۔

ملک اپنے ناپاک ارادوں کے ساتھ واپس لوٹ آیا تھا۔۔۔

اب کی بار جس طرح شفاء کو اس سے چھیننے کی کوشش کی گئی تھی وہ شماس بخش برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔

اسے اطلاع ملی تھی کہ "ملک" کومہ سے باہر آچکا تھا۔۔۔

اور آتے ساتھ ہی اس کے شماس اور شفاء کے بارے میں ساری معلومات لے کر اسی کے آدمیوں کو بلیک میل کر کے داؤد بخش سے رابطہ کیا تھا۔۔۔

داؤد بخش گدی حاصل کرنے کے لالچ میں آرام سے اس کی باتوں میں آگیا تھا۔۔۔امامہ کو اور چاہیے ہی کیا تھا۔۔۔وہ تو ویسے ہی شفاء کو راستے سے ہٹانا چاہتی تھی۔۔۔

اس لیے اس نے شفاء کو زہر دینے والے پلان پر آرام سے حامی بھر لی تھی۔۔۔یہ سوچ سمجھے بغیر کہ اس طرح وہ نہ صرف ہمیشہ ہمیشہ کے لیے شماس کی نظروں سے گر جائے گی۔۔۔بلکہ قتل کی پلاننگ میں ملوث ہو کر اپنی زندگی برباد کر لے گی۔۔۔

اس کی محبت اور لالچ نے مل کر اسے برباد کر دیا تھا۔۔۔

"ملک" کا ارادہ شفاء کو شماس سے بدگمان کر کے حاصل کرنا کا تھا۔۔۔ تاکہ وہ شماس کو بھی اسی درد کا احساس دل سکے۔۔جو شماس نے اس کی محبت چھین کر اسے دیا تھا۔۔۔

یہی سب کرنے کے لیے اس نے یہ سارا ڈرامہ رچایا تھا۔۔۔ شماس اسے اسی کے اڈے پر نظر بند کیے ہوئے تھا۔۔۔ جہاں اب اس کے آدمی پہرا دے رہے تھے۔۔۔

شماس کو اس کے اپنے لوگوں نے مات دی تھی۔۔۔ اگر امامہ اور داؤد بخش اس پلان میں شامل نہ ہوتے تو ملک کی جرأت نہیں تھی اس کی حویلی تک رسائی حاصل کرنے کی۔۔۔

مگر اب سب کچھ اس کے ہاتھوں سے نکل چکا تھا۔۔۔ شفاء موت کے منہ سے تو بچ کر آگئی تھی۔۔۔ مگر آدھا سچ جان کر اس سے بری طرح بد ظن ہو چکی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"شفاء کہاں ہے۔۔۔؟؟؟ "

شماس سیدھا مولوی صاحب کے گھر پہنچا تھا۔۔۔جہاں خجستہ خانم اور باقی حویلی کے افراد بھی آ چکے تھے۔۔۔

سب لوگوں کے چہروں پر پریشانی کے عالم میں ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔۔۔وہ جانتے تھے ان کی بات سن کر شماس کاری ایکشن کس قدر شدید ہونے والا تھا۔۔۔

"مولوی صاحب شفاء کہاں ہے۔۔۔؟؟؟"

شماس نے خود کو حتی الامکان نارمل رکھنے کی کوشش کرتے دوبارہ اپنا سوال دوہرایا تھا۔۔۔

مولوی صاحب کا جھکا سر اسے غلط ہونے کا پتا دے گیا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔وہ اس کی ماں اسے لے گئی ہے۔۔۔ ہم نے بہت کوشش کی شفاء کو روکنے کی۔۔۔ مگر شفاء خود اس کے ساتھ جانا چاہتی تھی۔۔۔ ہم بہت کوشش کے باوجود اسے روک نہیں پائے۔۔۔اس نے شفاء کو آپ کے بارے میں جھوٹ سچ کی ملاوٹ کر کے سب کچھ بتا دیا ہے۔۔۔

وہ "ملک" کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔۔۔ شفاء کو ہم سے پوری طرح بدگمان کر دیا ہے اس نے۔۔۔۔"

مولوی صاحب نے ڈرتے ڈرتے اسے ساری بات بتا دی تھی۔۔۔ جو سنتے شماس غصے کے عالم میں مٹھیاں بھینچتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ خجستہ خانم خوفزدہ نگاہوں سے اپنے پوتے کو خطرے کی جانب بڑھتا دیکھ رہی تھیں۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ شفاء ان کے پوتے کی زندگی میں داخل ہو۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھیں کہ ان کے پوتے کو خطروں سے کھیلنے کی عادت تھی۔۔۔

اور اس بار تو ویسے بھی جنگ اس کی زندگی اور موت کے بیچ تھی۔۔۔شفاء بخش اس کے لیے کتنی ضروری ہو چکی تھی۔۔۔وہ اب بہت جلد اس احساس سے اس لڑکی کو روشناس کروانے والا تھا۔۔۔

وہ بہت اچھے سے جانتا تھا کہ حسن آرا (شفاء کی ماں) شفاء کو کہاں لے کر گئی ہو گی۔۔۔

شماس سیدھا اس کے بنگلے پر پہنچا تھا۔۔۔

جہاں اس کی گاڑی دیکھ کر ہی گیٹ کھول دیا گیا تھا۔۔۔ جیسے وہاں کہ لوگ اسی کے منتظر ہوں۔۔۔

اس کی گاڑی جیسے ہی پورچ میں رکی وہاں ایک جانب کھڑی انتہائی ماڈرن سی نازیبا لباس پہنے کھڑی لڑکی جلدی سے اس کے قریب آتی اس کی سائیڈ کا دروازہ کھول گئی تھی۔۔۔

مگر شماس اس کے ہاتھ سے دروزاہ کھینچ کر بند کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

اردگرد کا ماحول دیکھ تک اس کا دماغ کھول اٹھا تھا۔۔۔ اس کی سرپھری نے اس سے چھپ کر پناہ ڈھونڈی بھی تھی تو کیسی جگہ پر۔۔۔

وہ اس وقت سیاہ پینٹ شرٹ میں ملبوس سلیوز کو کہنیوں تک فولڈ کیے ہوئے تھا۔۔۔ جس میں سے جھانکتے اس کے وجاہت سے بھرپور مضبوط مردانہ بازو، چوڑا مضبوط سینہ اور شکنوں سے مزین کشادہ پیشانی۔۔۔

وہ مردانہ وجاہت کا شہکار تھا۔۔۔

وہاں موجود لڑکیوں پہلی نظر میں اس کی دیوانی ہوئی تھیں۔۔۔ اپنی ڈارک براؤن آنکھوں کو سیاہ گاگلز سے چھپائے وہ بنا کسی پر بھی کوئی نظر ڈالے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"آیئے داماد جی۔۔۔ بہت دیر کر دی آتے آتے۔۔۔ اتنا لمبا انتظار کروانا بھی اچھی بات نہیں ہے۔۔۔"

حسن آرا لال رنگ کی ساڑھی پہنے سر سے پیر تک سجی سنوری شماس کی آنکھوں کی ناگواری کئی گنا بڑھا گئی تھی۔۔۔

"شفاء کہاں ہے۔۔۔۔؟؟"

شماس نے سرد ترین لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

اس نے ایک کے بعد دوسری نظر سامنے بیٹھی عورت پر ڈالنا گوارہ نہیں کی تھی۔۔۔

"آرام سے داماد جی اتنی جلدی بھی کیا ہے۔۔۔ زرا ہمارے پاس بھی بیٹھیں۔۔۔ ہمیں بھی تھوڑا سا ٹائم دیں۔۔۔"

حسن آرا کا لہجہ انتہائی دلربانہ تھا۔۔

اگر اس وقت شفاء اس عورت کے پاس نہ ہوتی تو وہ اس کی صورت دیکھنا بھی گوارہ نہ کرتا۔۔۔

مگر اب تک جتنا وہ شفاء کو تڑپا چکا تھا۔۔۔اب وہ بھی اس کے ساتھ وہی سب کر رہی تھی۔۔۔

"میرے پاس تمہاری بکواس سننے کا زیادہ وقت نہیں ہے۔۔۔ تم خود بتا رہی ہو یا میں اپنا طریقہ اختیار کروں۔۔۔"

شماس نے پاکٹ سے گن نکالتے حسن آرا کے سامنے لہرائی تھی۔۔۔ جس کے جواب میں حسن آرا کا قہقہ گونجا تھا۔۔۔

"آپ مجھے نہیں مار سکتے داماد جی۔۔۔ کیونکہ آپ کی جان جس سونے کی چڑیا میں قید ہے وہ اس وقت میرے پاس ہے۔۔۔ آپ میرا کچھ نہیں بگاڑ

سکتے۔۔۔ہاں البتہ ایک شرط پر میں آپ کو اپنی پیاری بیٹی سے ملنے دے سکتی ہوں۔۔۔"

حسن آرا اپنے بالوں کی لٹ کو انگلی پر لپیٹتے اک ادا سے بولی تھی۔۔۔

"کیسی شرط۔۔۔؟؟"

شماس بخش اس عورت کا لالچ جانتے ہوئے بھی انجان بنا تھا۔۔۔

"بخش حویلی میرے نام کرنی ہوگی۔۔۔ہمیشہ سے وہاں رہنے کی خواہش تھی۔۔۔اپنی یہ خواہش پوری کروانے کا اس سے اچھا موقع اور کوئی نہیں ہو سکتا۔۔۔"

حسن آرا نے شماس کی سوچ کے عین مطابق بات کی تھی۔۔۔

"میں اپنی بیوی کے لیے ہر طرح کی قیمت ادا کرنے کو تیار ہوں۔۔۔"

شماس فوراً سے بولا تھا۔۔۔ جبکہ اسکی بات سن کر حسن آرا خوشی سے جھوم اٹھی تھی۔۔۔ اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ شماس اتنی آسانی سے مان جائے گا۔۔۔

اسے اب احساس ہوا تھا کہ اس کی بیٹی اس سامنے بیٹھے شخص کے لیے کس قدر اہمیت کی حامل تھی۔۔۔۔

"آج تک آپ نے میری قیمت ہی تو لگائی ہے۔۔۔ اور کر بھی کیا سکتے ہیں آپ۔۔۔"

شماس حسن آرا کے منگوائے گئے پیپرز پر سائن کرنے ہی لگا تھا۔۔۔ جب شفاء کی سرد آواز پر اس نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

حسن آرا نے بھی شفاء کو غلط ٹائم پر وہاں آتے دیکھ اپنی ملازمین کو خون آشام نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔

اس نے سب کو سختی سے منع کر رکھا تھا کہ کچھ بھی ہو جائے شفاء ان کی مرضی کے بغیر شماس کے سامنے نہیں آنی چاہئے تھی۔۔۔

مگر وہ بھول چکی تھیں کہ یہ شفاء تھی جو کسی سے رکنے والی نہیں تھی۔۔۔

"آپ پلیز اس شخص کو کہیں یہ یہاں سے چلے جائیں۔۔۔"

شفاء شماس کو اٹھ کر اپنی جانب آتا دیکھ حسن آرا سے بولی تھی۔۔۔

جس کا دل چاہ رہا تھا اپنی ہی بیٹی کا منہ توڑ دے۔۔۔ جس نے نہایت ہی غلط وقت پر انٹری مار کر اس کا سارا پلان چوپٹ کر دیا تھا۔۔۔

اچھا بھلا شماس اپنی حویلی اس کے نام کرنے والا تھا۔۔

"تم پر تو پورے کا پورا شماس بخش قربان ہے۔۔۔ یہ چھوٹی موٹی قیمتیں کوئی معنی نہیں رکھتیں۔۔۔"

آنکھوں کی سرد تاثر جبکہ مبہم لہجے میں بولتا وہ شفاء کے سر پر آن پہنچا تھا۔۔۔

شفاء کی طبیعت اب کافی حد تک بہتر تھی۔۔۔ مگر اتنی بھی نہیں کہ وہ اس شخص کا مقابلہ کر سکے۔۔۔

"شماس بخش نہیں ملک۔۔۔۔ وہ ملک جس نے میری پوری زندگی وہ تماشا بنا کر رکھ دیا ہے۔۔۔ جس کے لیے شفاء کسی مذاق سے کم نہیں ہے۔۔"

شفاء کی آنکھوں سے بہتے آنسو شماس کے دل کو تڑپا گئے تھے۔۔۔۔۔

"شفاء۔۔۔ تمہیں کوئی بھی میرے بارے میں کچھ بھی بولے گا اور تم مان لو گی۔۔۔"

شماس اسکی خراب طبیعت کے خیال سے بہت نرمی بھرے انداز میں گویا ہوا تھا۔۔۔

"تو کیا آپ ہی ملک نہیں تھے۔۔۔ وہ انسان جس نے میری پوری زندگی کو اب تک کنٹرول کیا ہے۔۔۔ میری ماں کو پیسے دے کر مجھے خریدا ہے۔۔۔"

شفاء اس وقت شدید غصے میں تھی اس لیے وہ کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو چکی تھی۔۔۔

خجستہ خانم، خدیجہ، مولوی صاحب اور خاندان کے باقی سب لوگ بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔۔۔ جو سب شفاء کو یہ سب بولنے سے روک رہے تھے۔۔۔۔

مگر شفاء کو ان سب پر ہی اتنا غصہ تھا کہ وہ کسی کی کوئی بات سن ہی نہیں رہی تھی۔۔ان سب لوگوں نے کہیں نہ کہیں بہت ساری باتیں چھپا کر اسے دھوکا دیا تھا۔۔۔

"تم بھول رہی ہو۔۔۔میں ابھی بھی وہی انسان ہوں جو تمہیں یہاں سے لے جانے کی طاقت رکھتا ہوں۔۔۔"

شماس اس کے الفاظ پر اسے گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

جو اس عورت کی خاطر اتنے سارے لوگوں کے سامنے اسے بے اعتبار ٹھہرا رہی تھی۔۔۔

"شفاء سوچ سمجھ کر بولو۔۔۔ تم بہت غلط بول رہی ہو۔۔۔ جو انسان تمہاری خاطر اپنے آبائی حویلی تک قربان کرنے کے لیے تیار ہو چکا ہے۔۔۔ تم اسے غلط بول رہی ہو۔۔۔"

خدیجہ شفاء کے قریب آتے دھیرے سے بولی تھی۔۔

جس پر شفاء نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"جو انسان ہمیشہ تمہارا خیر خواہ رہا ہے تم اس پر الزام لگا رہی ہو۔۔۔ وہ بھی اس طوائف کی باتوں پر یقین کر کے۔۔۔"

خدیجہ زیادہ دیر خاموش نہیں رہ پائی تھی۔۔۔ وہ اپنی بہن کو اپنے ہاتھوں اتنی محبت کرنے والے انسان بدگمان کرتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔

خدیجہ کی بات پر شفاء نے نگاہیں موڑ کر شماس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اپنی سرد ساکن نگاہیں اسی پر گاڑھے ہوئے تھا۔۔شفاء کو ایک لمحے کے لیے لگا تھا کہ شاید وہ کچھ غلط کر چکی ہے۔۔۔اسے شماس سے بے اختیار خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

"تم میری باتوں پر تو یقین نہیں کرو گی۔۔۔ تمہیں جس جس انسان کی گواہی چاہیے میں وہ دلوانے کو تیار ہوں۔۔۔"

شماس نے سرد و سپاٹ لہجے میں شفاء کو مخاطب کرتے حسن آرا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جسے ابھی خبر ملی تھی کہ ملک مر چکا ہے۔۔۔اور وہ شماس بخش سے الجھ کر اپنے ہی پیر پر کلہاڑی مار چکی ہے۔۔۔ مگر ابھی بھی اس کے پاس وقت تھا۔۔ وہ اس سچویشن کو سنبھال سکتی تھی۔۔

حسن آرا آگے بڑھی تھی۔۔۔شفاء اور شماس کے آگے اپنے دونوں ہاتھ جوڑتی گھٹنوں کے بل زمین پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

"داوَر بخش نے میرے ساتھ دھوکا کیا تھا۔۔۔ صرف اس کا بدلہ لینے کے لیے میں نے شفاء کا استعمال کیا۔۔۔ آج تک میں نے جب بھی شفاء تک جانا چاہا ہمیشہ شماس نے درمیان میں آکر پیسوں کی عوض میرا منہ بند کروا دیا۔۔۔ کیونکہ وہ جانتا تھا میں ایک لالچی عورت ہوں۔۔۔ پیسوں کی وجہ سے ہی شفاء کو اس کے باپ کے خلاف استعمال کرنا چاہتی تھی۔۔۔

میں نے کبھی شفاء کو اپنی بیٹی کے طور پر قبول ہی نہیں کیا۔۔۔شفاء شماس نے کبھی تمہاری قیمت نہیں لگائی بلکہ صرف تمہیں اذیت سب بچانے کے لیے اس نے تمہیں مجھ سے اور تمہارے باپ سے دور رکھا۔۔۔کیونکہ وہ جانتا تھا اگر ہم تمہارے سامنے آئے تو تم اسی اذیت کا شکار ہو گئی۔۔۔جس کا ابھی ہو رہی ہو۔۔۔"

حسن آرا اپنے منہ سے شفاء کے سامنے ہر بات کا اقرار کر گئی تھی۔۔۔

مولوی صاحب نے بھی شماس کا ملک بن کر اس کی حفاظت کرنے کا مقصد اسے بتا دیا تھا۔۔۔

جبکہ شفاء شاک کی کیفیت میں کھڑی تھی۔۔۔اس کے شوہر کی گواہیاں اور لوگ دے رہے تھے اسے۔۔۔کیونکہ اس نے اس شخص کو صفائی پیش کرنے کا موقع نہیں دیا تھا۔۔۔

مگر اپنی جگہ وہ بھی غلط نہیں تھی۔۔۔اس کے سامنے جس طرح سچائی رکھی گئی تھی۔۔۔اور جو حالات اس کے ساتھ پیش آئے تھے۔۔۔

شماس سے اس کا اس طرح بدگمان ہونا بنتا تھا۔۔۔

شفاء نے نگاہیں موڑ کر شماس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جواب اس کی جانب متوجہ نہیں تھا۔۔۔وہ سب کو واپس گھر جانے کی ہدایت کر رہا تھا۔۔۔

شفاء کو بے اختیار شدید ندامت نے آن گھیرا تھا۔۔۔جو شخص پوری زندگی صرف اس کے بارے میں سوچتا آیا تھا۔۔۔اس نے آج اسی انسان کا اتنے سارے لوگوں کے سامنے مذاق بنا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

وہ سب لوگ وہاں سے نکل آئے تھے۔۔۔۔

حسن آرا نے یہی سمجھا تھا کہ وہ معافی مانگ کر بچ جائے گی۔۔۔مگر اس نے اب تک شماس کا جس طرح شفاء کے حوالے سے بلیک میل کیا تھا۔۔۔شماس وہ سب بھول بھی جاتا مگر شفاء کو یہاں لا کر حسن آرا نے جو غلطی کی تھی وہ کسی قیمت پر قابلِ قبول نہیں تھی۔۔۔

Don’t Copy Paste and Share Without My Permission

جس کی سزا کے طور پر شماس نے اس کے بنگلے پر ریڈ کروا کر۔۔۔اس کا دھندا بند کروا دیا تھا۔۔۔ حسن آرا کی ساری زندگی کے لیے یہ سزا کافی تھی۔۔

جس جس نے شفاء کو اس سے دور کرنے کی کوشش کی تھی ان سب کو وہ ان کے انجام تک پہنچا گیا تھا۔۔۔اب عقل سکھانے کی باری اس کی بیوی کی تھی۔۔۔ جس نے اس کے پاس آنے کے بجائے باقی لوگوں کی باتوں کا یقین کیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ سب لوگ گھر آ چکے تھے۔۔۔شفاء نے ان سب کے ساتھ آنے سے انکار کر دیا تھا۔۔وہ ایک دو دن کے بعد آنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

جو بات پہلے سے غصے میں موجود شماس کو مزید خفا کر گئی تھی۔۔۔یہ لڑکی جتنا اس سے بھاگ رہی تھی۔۔۔وہ ان سب باتوں کا اس سے اچھے سے بدلہ لینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

آج فخر اور فائزہ کی شادی تھی۔۔۔جس میں شفاء نے بھی شرکت کرنی تھی۔۔۔مولوی صاحب اور خدیجہ کو وہاں آتا دیکھ شماس کی بے قراری بھری نگاہوں نے شفا کو تلاشا تھا۔۔۔مگر وہ ان لوگوں کے ساتھ نہیں تھی۔۔۔

جو بات شماس کو شدید غصہ دلا گئی تھی۔۔۔بہت ہو گیا تھا۔۔۔اب یہ لڑکی اس کے ہاتھوں نہیں بچنے والی تھی۔۔۔

شماس اوپر روم کی جانب آیا تھا۔۔۔

اس کا ارادہ چینج کر کے شفاء کو لینے جانے کا تھا۔۔۔

جب اسے کوریڈور میں کچھ کھنکھار سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔سب لوگ نیچے تھے۔۔پھر یہاں کون تھا۔۔۔

شماس آواز کے تعاقب میں اس جانب بڑھا تھا۔۔۔وہ آواز آہستہ آہستہ حویلی کے چھت کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔

شماس کسی احساس کے تحت اس جانب بڑھا تھا۔۔۔

جب چھت پر پہنچتے سامنے ہی اسے شفاء دوسری جانب رخ موڑے کھڑی نظر آئی تھی۔۔۔۔

اسے وہاں دیکھ شماس کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے۔۔۔

وہ اسی سرخ عروسی لباس میں ملبوس تھی۔۔۔جو شماس نے اسے اپنی شادی کی رات پہنے دیکھا تھا۔۔وہ مکمل تیار تھی۔۔۔دوپٹے کو سر کے بجائے کمر کے گرد پن اپ کیا گیا تھا۔۔۔اس کا جگمگاتا حسین سراپا دور سے ہی نمایاں تھا۔۔

"اگر تم آج یہاں نہ آتی تو قسم سے تمہاری خیر نہیں ہونے والی تھی آج میرے ہاتھوں۔۔۔"

وہ اس کے قریب آتے بولا تھا۔۔۔

جبکہ شفاء کے وجود سے اٹھتی مہندی کی خوشبو اس کے مزاج پر خوشگوار تاثر چھوڑ گئی تھی۔۔۔

"اگر آپ کو فرق پڑتا میرے آنے نہ آنے سے تو مجھے لینے آجاتے۔۔"

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

شفاء اس کی جانب پلٹتی شماس کے ہوش اڑا گئی تھی۔۔۔

وہ اس وقت سرخ رنگ کے عروسی لباس میں سر سے پیر تک سجی اپنے ہاتھوں پیروں کو مہندی سے سجائے دوپٹے کو ایک جانب کندھے پر ڈال کر کمر پر پن اپ کیے۔۔۔ بالوں کی آبشار کو اپنی نازک کمر پر کھلا چھوڑے وہ پوری طرح اس کی پسند میں ڈھلی کھڑی شماس کی ساری ناراضگی ختم کر گئی تھی۔۔۔

"تمہارے شکوے اب بھی ختم نہیں ہوئے۔۔۔"

شماس درمیانی فاصلہ طے کرتا اس کے قریب تر ہوا تھا۔۔۔

"مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا یہ سب۔۔۔۔ پوری دنیا کے ہاتھوں بے وقوف بنتی رہی میں۔۔"

شفاء اپنی اذیت میں گزری زندگی یاد کرتے افسردہ ہوئی تھی۔۔۔ مگر اب اسے شماس سے کوئی شکوہ نہیں تھا۔۔ شماس نے جو بھی کیا تھا صرف اس کی بھلائی کے لیے ہی کیا تھا۔۔

تا کہ اسے کسی قسم کی تکلیف یا اذیت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

یہ شخص اسے ہر مصیبت سے بچاتا آیا تھا اور وہ اسی کو ہی ہمیشہ سے غلط سمجھ کر اس کی جان لینے تک آن پہنچی تھی۔۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔۔۔"

اس کے قریب کرنے پر اس کے سینے پر ہاتھ رکھے شفاء دھیرے سے بولی تھی۔۔ جبکہ شماس تو اس کے اس حسین روپ کے آگے پگھل رہا تھا۔۔۔

اب تک اس نے اس لڑکی کو بہت مہلت دی تھی۔۔۔ مگر اب وہ ایسا بالکل بھی نہیں کرنے والا تھا۔۔

"تمہاری کسی بھی بات میں کوئی غلطی نہیں ہے میری جان۔۔۔ تم نے وہی کیا جو اس سچویشن میں اگر میں بھی ہوتا تو وہی سب کرتا۔۔۔ہاں سب سے خوبصورت بات یہ ہے کہ چاہے ہماری زندگی میں جو کچھ بھی ہوا آخر میں ہم ایک ساتھ کھڑے ہیں۔۔۔ کوئی شے ہمیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کر پائی۔۔۔اور نہ آگے کبھی کر پائے گی۔۔۔"

شماس نے جھک کر اس کے کپکپاتے ہونٹوں کو چھوا تھا۔۔۔ جس پر شفاء تیز ہوتی سانسوں کے ساتھ اس کے مزید قریب سرک آئی تھی۔۔۔

"تھینکس۔۔۔"

شماس اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر مہندی کی خوشبو اپنی سانسوں میں اتارتا بہکے بہکے لہجے میں بولا تھا۔۔

ہلکی ہلکی بارش شروع ہو چکی تھی۔۔۔ مگر وہ دونوں وہیں ایک دوسرے میں گم ایک ساتھ کھڑے تھے۔۔

"میری وجہ سے آپ کی گدی آپ سے چھن گئی۔۔۔ میں آخر آپ کے کتنے احسانوں کا بدلہ اتاروں گی۔۔۔ شاید میں اتنی محبت کبھی نہ کر سکوں آپ سے۔۔۔ جتنی آپ نے کی ہے مجھ سے۔۔۔"

شفاء کو یہ بات ابھی تک اذیت میں مبتلا کیے ہوئے تھی۔۔۔

جب شماس کی بتائی جانے والی خبر پر اس کا چہرا خوشی سے کھل اٹھا تھا۔۔۔

"میری گدی مجھے واپس مل چکی ہے۔۔۔ سب کو احساس ہو چکا ہے کہ وہ داؤد بخش کو گدی سونپ کر کس قدر غلطی پر تھے۔۔۔ تمہیں میرے کسی بھی احسان کو بدلہ اتارنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ہاں تمہیں صرف میری محبت کا جواب اسی محبت سے دینا ہو گا۔۔۔"

شاس بخش اسے اپنے قریب تر کرتا ہلکی ہلکی بوندا باندی میں اس کے نازک وجود کو اپنے اندر سمیٹ گیا تھا۔۔۔ شفاء ٹھنڈ سے کانپ رہی تھی۔۔۔ جبکہ ہونٹوں پر چھائی شرمگیں مسکراہٹ شاس کو مزید اس کا دیوانہ بنا رہی تھی۔۔۔ شفاء کو بارش ہمیشہ سے بہت زیادہ پسند رہی تھی۔۔۔ وہ اسی برستی بارش میں اس گھر میں آئی تھی۔۔۔ اور آج اسی برستی بارش میں ان کا خوبصورت ملن ہو رہا تھا۔۔۔

شماس کی شوخیوں اور محبت بھری سرگوشیوں پر شرماتی وہ اپنا سر اس کے کندھے پر ٹکاتے خود کو پوری طرح سے اس کے سپرد کر چکی تھی۔۔۔شماس اس کے حسین روپ کو آنکھوں کے راستے دل میں اتارتا اس کے نازک وجود کو مہکتے ہوئے پھول کی طرح خود میں سمیٹتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

شماس ہمیشہ شفاء کی زندگی میں اس کا سایہ بن کر رہا تھا۔۔۔اسے ہر ان دیکھی مشکل سے محفوظ رکھا تھا۔۔۔اور اب آگے والے وقت میں بھی اس کی زندگی کی تمام محرومیوں کو ختم کر دینا چاہتا تھا۔۔۔بخش حویلی میں شفاء کو وہ مقام مل چکا تھا جس کی وہ حقدار تھی۔۔۔

شماس شفاء کی سنگت میں اپنی زندگی کی بہت حسین شروعات کر چکا تھا۔۔

ختم شد۔۔۔۔۔